# شاعری سیکھیں۔(ابتدائی تین قسطیں)۔قوافی کی ابتدائی پہچان

محمد اسامہ سَرسَری نے 'تعلیم وتدریس' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، فروری 25, 2013

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

## ”شاعری سیکھیں“ سلسلے کی ابتدائی تین قسطیں

### پہلی قسط

محترم قارئین! آج ہم آپ کو ایک خوشی کی بات بتاتے ہیں، مگر پہلے یہ بتائیے کہ کیا آپ نے کبھی کوئی شعر یا نظم بنائی ہے؟ اگر نہیں تو ہم آپ کو سکھاتے ہیں۔

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ حروف سے مل کر لفظ بنتا ہے اور لفظوں سے مل کر جملہ اور جملوں سے مل کر مضمون یا کہانی وغیرہ بنتا ہے۔

بالکل اسی طرح نظم بنتی ہے شعروں سے مل کر اور شعر بنتا ہے مصرعوں اور قافیے سے مل کر اور مصرع بنتا ہے ارکان سے مل کر اور قافیہ بنتا ہے دماغ سے۔

معلوم ہوا کہ اگر آپ کو قافیہ اور ارکان بنانا آگیا تو مصرع اور شعر بنانا بھی آجائے گا اور جب شعر بنانا آجائے گا تو کچھ اشعار بنا کر آپ ایک نظم بھی بنالیں گے، پھر آپ کی نظم پڑھ کر لوگ آپ کو ڈھیر ساری داد دیں گے تو آپ کو کتنی خوشی ہوگی۔

ہے نا خوشی کی بات!

تو آیئے، اب ہم شعر مصرع، ارکان اور قافیہ بنانا سیکھتے ہیں...

سب سے پہلے ہم آپ کو قافیے سے متعلق کچھ فائدے کی باتیں بتاتے ہیں:

شعر کے آخر میں جو باوزن الفاظ آتے ہیں انھیں ”قافیہ“ کہتے ہیں، جیسے:

خوشیوں کو کرلیں عام کہ ہے عید کا یہ دن!
سب کو کریں سلام کہ ہے عید کا یہ دن!

اس شعر میں ”عام“ اور ”سلام“ قافیے ہیں۔

ان دونوں لفظوں میں غور کریں، دونوں کے آخر میں ”م“ ہے، اس کو ”حرفِ روی“ کہتے ہیں۔

آپ کے ذہن میں سوال پیدا ہو رہا ہو گا کہ ''عام''اور ''سلام'' قافیہ ہیں تو ان دونوں کے بعد ''کہ ہے عید کا یہ دن'' بھی تو آ رہا ہے، یہ کیا ہے؟ تو یہ بھی جان لیجیے کہ ایسے الفاظ جو نظم میں قافیے کے بعد بار بار آ رہے ہوں، انھیں ''ردیف'' کہا جاتا ہے۔

ماشاءاللہ اب تک آپ نے تین چیزیں سمجھ لی ہیں:

1۔ قافیہ

2۔ حرفِ روی

3۔ ردیف

اب انھی تین چیزوں کو ایک اور مثال سے سمجھ لیتے ہیں:

ہر اک ہے مجھ سے تنگ تو میرا ہے کیا قصور!
مجھ کو نہیں ہے ڈھنگ تو میرا ہے کیا قصور!

اس شعر میں ''تنگ''اور ''ڈھنگ'' قافیہ ہیں۔
ان دونوں لفظوں میں ''گ'' حرفِ روی ہے۔
''تو میرا ہے کیا قصور'' ردیف ہے۔

## کام:

کسی بھی نظم میں غور کیجیے اور اس کے تمام قافیے، ان قافیوں میں آنے والا حرفِ روی اور ردیف لکھیے۔

## دوسری قسط

پچھلی قسط میں ہم نے قافیہ، ردیف اور حرفِ روی کو مثالوں سے سمجھا تھا، اس دفعہ ان شاءاللہ تعالیٰ ہم قافیہ خود بنانا سیکھیں گے۔
یہ تو معلوم ہو ہی گیا ہے کہ شعر کے آخر میں جو ہم آواز الفاظ آتے ہیں انھیں ''قافیہ'' کہتے ہیں۔ اب اسے مثالوں سے سمجھیں:
مثال نمبر ۱: کامل، عامل، شامل، عادل، ساحل، باطل، قاتل، جاہل، کاہل، حاصل، قابل، نازل۔
مثال نمبر ۲: رحمان، ارمان، مہمان، نعمان، احسان، انسان، سنسان، گھمسان، سلطان، شیطان۔
مثال نمبر ۳: آم، بام، تام، جام، خام، دام، شام، عام، کام، گام، لام، نام۔
مثال نمبر ۴: اور، بور، چور، ، زور، شور، ، مور۔
مثال نمبر ۵: اٹک، بھٹک، پھٹک، چٹک، کھٹک، لٹک، کسک، چسک، سسک، بلک، پلک، جھلک، چھلک، ڈھلک، فلک، چمک، دھمک، نمک، کمک۔
اب ہم آپ کو قافیے سے متعلق کچھ اہم باتیں بتاتے ہیں:
☆ قافیہ عربی زبان کا لفظ ہے، اس کی عربی جمع ''قوافی''اور اردو جمع ''قافیوں''اور ''قافیے'' ہے۔
☆ قافیوں میں آخری اصلی حرف کا بالکل ایک جیسا ہونا ضروری ہے، دیکھیے مثال نمبر ۱ میں ہر لفظ کے آخر میں ''ل'' آ رہا ہے۔ اسی طرح مثال نمبر ۲ میں ہر لفظ کے آخر میں ''ن''۔ مثال نمبر ۳ میں ہر لفظ کے آخر میں ''م''۔ مثال نمبر ۴ میں ہر لفظ کے آخر میں ''ر''اور مثال نمبر ۵ میں ہر لفظ کے آخر میں ''ک'' آ رہا ہے، اسی کو حرفِ روی کہتے ہیں۔

☆ قافیوں میں آخری اصلی حرف اگر ساکن ہو تو اس سے پہلے والے حرف کی حرکت کا ایک ہونا بھی ضروری ہے، دیکھیے مثال نمبر ا میں ہر لفظ کے آخر میں ''ل'' سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہے۔

☆ اگر پہلے قافیے میں آخری اصلی ساکن حرف سے پہلے 'و'، 'ی' یا 'ا' ہو اور ساکن ہو تو ہر قافیے میں آخری اصلی ساکن حرف سے پہلے اس 'و'، 'ی' یا 'ا' کا ہونا ضروری ہے۔ دیکھیے مثال نمبر ۲ میں ہر لفظ کے آخر میں ''ن'' ہے اور ''ن'' سے پہلے ''ا'' ہے، اسی طرح مثال نمبر ۳ میں ہر لفظ کے آخر میں ''م'' اور اس سے پہلے ''ا'' ہے، اسی طرح مثال نمبر ۴ میں ہر لفظ کے آخر میں ''ر'' سے پہلے ''و'' ہے۔

☆ قافیوں کے آخر میں کم از کم ایک حرف کا بار بار آنا تو ضروری ہے، مگر ایک سے زیادہ جتنے حروف بار بار آئیں گے تو قافیوں میں اتنا ہی حسن پیدا ہو گا، دیکھیے مثال نمبر ا میں عامل اور کامل، ان دونوں میں آخر میں ''ل'' ہے اور دونوں میں ''ل'' سے پہلے ''ام'' بھی ہے۔ اسی طرح مثال نمبر ۲ میں رحمان، ارمان، مہمان، نعمان۔ ان چاروں کے آخر میں ''م''، ''ا'' اور ''ن'' تینوں آ رہے ہیں۔

## کام:

''اطاعت''، ''کریم''، ''عابد''، ''ولی''، ''انوار''، ''معصوم''، ''اقوال''، ''آباد'' ان میں سے ہر ایک کے وزن پر کم از کم دس دس الفاظ لکھیے۔

## تیسری قسط

محترم قارئین! سب سے پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ کیا پچھلی دونوں قسطوں میں دیا گیا کام آپ نے کر لیا ہے یا نہیں؟ اگر کر لیا ہے تو ''الحمدُ للہ!'' کہیں۔

اور اگر آپ نے پچھلا کام نہیں کیا تو پہلے پچھلا کام کریں، پھر یہ قسط حل کریں۔

پچھلی قسط میں ہم نے ''قافیہ'' خود بنانا سیکھا۔ قافیے سے متعلق بہت سی اہم اہم باتیں بھی سامنے آئیں، اب ہم ان شاءاللہ قافیے سے متعلق مزید دل چسپ باتیں سیکھیں گے۔

قافیوں کے آخر میں جتنے حروف ایک جیسے ہوں گے، قوافی اتنے ہی عمدہ ہوں گے، اس لحاظ سے قوافی کے ہم عقلی طور پر چار درجات بنا سکتے ہیں:

1۔ درست قافیے 2۔ اچھے قافیے 3۔ بہتر قافیے 4۔ بہترین قافیے۔

1۔ درست قافیے: وہ قافیے جن میں صرف آخری حروف ایک جیسے ہوں، باقی سب الگ الگ ہوں، جیسے: جمالی اور گاڑی۔ یہ دونوں لفظ باوزن تو ہیں، مگر ان میں عمدگی نہیں ہے۔

2۔ اچھے قافیے: وہ قافیے جن کے آخر میں ایک سے زیادہ حروف ایک جیسے ہوں، جیسے: جمالی اور چنبیلی، ان دونوں کے آخر میں ''ی'' بھی ہے اور ''ل'' بھی، لہٰذا یہ قافیے پہلی قسم کی نسبت اچھے ہیں۔

3۔ بہتر قافیے: وہ قافیے جن میں زیادہ تر حروف ایک جیسے ہوں، جیسے جمالی اور کمالی، ان دونوں میں صرف ''ج'' اور ''ک'' کا فرق ہے۔ دونوں میں ''مالی'' آ رہا ہے، لہٰذا یہ قافیے دوسری قسم سے بھی زیادہ اچھے اور بہتر ہیں۔

4۔ بہترین قافیے: وہ قافیے جن میں سارے حروف ایک جیسے ہوں، جیسے جمالی (جمال سے) اور جمالی (جمانا سے)، ان دونوں میں سارے حروف ایک جیسے ہیں، مگر لفظ دونوں الگ الگ ہیں، لہٰذا یہ سب سے اچھے اور عمدہ قافیے ہیں۔

بالآخر ہم نے بھی محفل جمالی ہے
یہ محفل کتنی پیاری اور جمالی ہے

ایک اور مثال ملاحظہ کریں: ''بتانا'' اس لفظ کے بھی ہم چار طرح کے قافیے بنا سکتے ہیں:

1۔ درست قافیے: سہارا، تماشا، تقاضا، گوارا، نکھارا، نکالا، جھماکا، پکایا۔

2۔ اچھے قافیے: بہانہ، زمانہ، سہانا، خزانہ، فسانہ

3۔ بہتر قافیے: جتانا، ستانا۔

4 بہترین قافیہ: بتانا (امر تاکیدی) اور بِتانا (گزارنا)

## کام:

لفظِ ''بہانہ'' سے پہلی قسم (درست قافیے) کی آٹھ مثالیں، دوسری قسم (اچھے قافیے) کی پانچ مثالیں، تیسری قسم (بہتر قافیے) کی تین مثالیں اور چوتھی قسم (بہترین قافیے) کی ایک مثال لکھیے۔

(واضح رہے کہ ''ہ'' اور ''ا'' ایک ہی حرفِ روی شمار ہوتے ہیں۔)

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 25, 2013  #1

زبردست × 8  پسندیدہ × 2  معلوماتی × 2

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

اس سلسلے کی چوتھی قسط یہاں اور تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

آخری تدوین: مئی 15, 2014

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 28, 2013  #2

تابش کفیلی
محفلین
مراسلے: 20
جھنڈا:
موڈ:

بہت ہی عمدہ جناب

تابش کفیلی, نومبر 5, 2013 #3

پسندیدہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تابش کفیلی نے کہا: ↑

بہت ہی عمدہ جناب

بہت شکریہ جناب
جزاکم اللہ خیرا۔
خوش رہیں۔

محمد اسامہ سَرسَری, نومبر 6, 2013 #4

سلمان انصاری
محفلین
مراسلے: 17
جھنڈا:
موڈ:

بہت اعلی جناب۔۔بہت اچھے سے پڑھ لیا سب میں نے۔۔آج سے ہی میری پہلی کلاس شروع انشاللہ۔۔۔

سلمان انصاری, جنوری 5, 2014 #5

زبردست × 2

سلمان انصاری نے کہا: ↑

بہت اعلی جناب۔۔بہت اچھے سے پڑھ لیا سب میں نے۔۔آج سے ہی میری پہلی کلاس شروع انشاللہ۔۔۔

کل ایک پین یا بال پوائنٹ کر آئیے گا اور کچھ خالی صفحے۔ کل پہلا ٹیسٹ بھی ہو گا

قیصرانی
لائبریرین
مراسلے: 44,360
جھنڈا:
موڈ:

قیصرانی, جنوری 5, 2014 #6

پسندیدہ × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

سلمان انصاری نے کہا: ↑

> بہت اعلی جناب۔۔ بہت اچھے سے پڑھ لیا سب میں نے۔۔ آج سے ہی میری پہلی کلاس شروع انشاللہ۔۔۔

السلام علیکم۔
محترم جناب سلمان انصاری صاحب!
محفل پر خوش آمدید۔
آپ کو اس اردو محفل اور بالخصوص اس کے ادبی زمروں میں ان شاءاللہ بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا، کیوں کہ ہم بھی قریب ایک سال سے مسلسل یہاں کے شاگردوں میں شامل ہیں۔
بہت خوشی ہوئی یہ جان کر کہ آپ اس سلسلے میں دل چسپی لے رہے ہیں۔

محمد اسامہ سَرسَری, جنوری 6, 2014 #7

---

معاویہ منصور
محفلین
مراسلے: 571
جھنڈا:
موڈ:

بہت معلوماتی۔ ویسے کافی قسطیں پہلے ہی پڑھ لی ہوئی ہیں۔

معاویہ منصور, جنوری 7, 2014 #8

پسندیدہ × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404

معاویہ منصور نے کہا: ↑

> بہت معلوماتی۔ ویسے کافی قسطیں پہلے ہی پڑھ لی ہوئی ہیں۔

حوصلہ افزائی کا بہت شکریہ جناب!
جزاکم اللہ خیرا۔

محمد اسامہ سَرسَری, جنوری 7, 2014 #9

دوستانہ × 1

جھنڈا:

موڈ:

سیدذیشان صاحب کا بنایا ہوا عروض انجن۔۔۔جو آپ کو مطلوبہ شعر کا نہ صرف وزن بتائے گا،بلکہ ملتے جلتے اوزان کی نشان دہی بھی کرے گا۔مزید تفصیل اور تبصرہ جات

محمد اسامہ سَرسَری

لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری, جنوری 22, 2014 #10

معلوماتی × 1

Thanks................جزاک اللہ خیراً

طارق راحیل

محفلین

مراسلے: 314

جھنڈا:

موڈ:

طارق راحیل, فروری 17, 2014 #11

دوستانہ × 1

طارق راحیل نے کہا: ↑

Thanks................جزاک اللہ خیراً

اللہ خوش رکھے۔

محمد اسامہ سَرسَری

لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 17, 2014 #12

السلام علیکم

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

جناب محمد اسامہ سَرسَری آپ کے شروع کیے گئے سلسلے "شاعری سیکھیں" سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے بھی شوق چرایا ہے۔ پہلی قسط کی پہلی مشق حاضر ہے "جنت کی خوشبوئیں" نامی نظم تو مجھے ملی نہیں اس لیے اس غزل سے پہلی مشق حاضر ہے۔ جو غلطیاں میری مشق میں پائیں مجھے ان کے بارے میں بتادیا کریں۔
آپ نے مجھے پہلی قسط کی ایک اور مشق دینی ہے۔ یعنی قافیہ، حرف روی اور ردیف نکالنے کے لیے کوئی نظم یا غزل دینی ہے۔

جس طرف بزم میں وہ آنکھ اٹھادیتے ہیں
دل عشاق میں ہلچل سی مچادیتے ہیں

جام و میناہی پہ موقوف نہیں ان کا کرم
موج میں آئیں تو آنکھوں سے پلادیتے ہیں

مسلک فقر کے وارث ہیں حقیقت میں وہی
گالیاں سن کے بھی جو لوگ دعادیتے ہیں

کوئی بیٹھے تو سہی اہل نظر میں جاکر
دل کو اک آن میں آئینہ بنادیتے ہیں

حال دل اس نے جو پوچھا تو بھر آئے آنسو
نرم الفاظ بھی زخموں کو ہوا دیتے ہیں

تو نے دیکھا کے تیرے ہجر میں رونے والے
ہنستے ماحول میں اک آگ لگادیتے ہیں

ایک لغزش پہ ہمیں جنت ارضی بخشی
دیکھنا یہ ہے کہ اس بار وہ کیا دیتے ہیں

خود شناسی بھی ہے تعلیم فنا کا حصہ
کون کہتا ہے کہ ہم درس انا دیتے ہیں

وجہ بربادی دل اگر کوئی پوچھتا ہے
رونے والے تیری تصویر دکھادیتے ہیں

اب یہی شغل ہے دن رات محبّت میں نصیر

اشک بیتے ہوئے لمحوں کو صدا دیتے ہیں

قافیہ: اٹھا، مچا، پلا، دعا، بنا، ہوا، لگا، کیا، فنا، انا، دکھا، صدا

حرف روی: ا (الف)

ردیف: دیتے ہیں

ساقی۔, مارچ 2, 2014 #13

زبردست × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

السلام علیکم

جناب محمد اسامہ سَرسَری آپ کے شروع کیے گئے سلسلے "شاعری سیکھیں" سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے بھی شوق چرایا ہے۔ پہلی قسط کی پہلی مشق حاضر ہے

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

جس طرف بزم میں وہ آنکھ اٹھا دیتے ہیں
دل عشاق میں ہلچل سی مچا دیتے ہیں

جام و مینا ہی پہ موقوف نہیں ان کا کرم
موج میں آئیں تو آنکھوں سے پلا دیتے ہیں

مسلک فقر کے وارث ہیں حقیقت میں وہی
گالیاں سن کے بھی جو لوگ دعا دیتے ہیں

کوئی بیٹھے تو سہی اہل نظر میں جا کر
دل کو اک آن میں آیئنہ بنا دیتے ہیں

حال دل اس نے جو پوچھا تو بھر آئے آنسو
نرم الفاظ بھی زخموں کو ہوا دیتے ہیں

تو نے دیکھا کہ تیرے ہجر میں رونے والے
ہنستے ماحول میں اک آگ لگا دیتے ہیں

ایک لغزش پہ ہمیں جنت ارضی بخشی
دیکھنا یہ ہے کہ اس بار وہ کیا دیتے ہیں

خود شناسی بھی ہے تعلیم فنا کا حصہ
کون کہتا ہے کہ ہم درس انا دیتے ہیں

وجہ بربادیٔ دل اگر کوئی پوچھتا ہے
رونے والے تیری تصویر دکھا دیتے ہیں

اب یہی شغل ہے دن رات محبّت میں نصیر
اشک بیتے ہوئے لمحوں کو صدا دیتے ہیں

بہت خوب جناب-----

اب اس غزل کے قوافی، حرف روی اور ردیف کا تعین فرمادیں:

وہ فراق اور وہ وصال کہاں
وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں

فرصتِ کاروبارِ شوق کسے
ذوقِ نظارۂ جمال کہاں

دل تو دل وہ دماغ بھی نہ رہا
شورِ سودائے خطّ و خال کہاں

تھی وہ اک شخص کے تصّور سے
اب وہ رعنائیِ خیال کہاں

ایسا آساں نہیں لہو رونا
دل میں طاقت، جگر میں حال کہاں

ہم سے چھوٹا "قمار خانۂ عشق"
واں جو جاویں، گرہ میں مال کہاں

فکرِ دنیا میں سر کھپاتا ہوں

میں کہاں اور یہ وبال کہاں

مضمحل ہو گئے قویٰ غالبؔ
وہ عناصر میں اعتدال کہاں

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 2, 2014 #14

پسندیدہ × 1

---

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

بہت خوب جناب۔۔۔۔۔

اب اس غزل کے قوافی، حرف روی اور ردیف کا تعین فرمادیں:

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

وہ شب و روز و ماہ و سال کہاں

فرصتِ کاروبارِ شوق کسے
ذوقِ نظارۂ جمال کہاں

دل تو دل وہ دماغ بھی نہ رہا
شورِ سودائے خطّ و خال کہاں

تھی وہ اک شخص کے تصوّر سے
اب وہ رعنائیِ خیال کہاں

ایسا آساں نہیں لہو رونا
دل میں طاقت، جگر میں حال کہاں

ہم سے چھوٹا "قمار خانۂ عشق"

واں جو جاویں، گرہ میں مال کہاں

فکرِ دنیا میں سر کھپاتا ہوں

بہت شکریہ، نوازش۔

قافیہ: وصال، سال، جمال، خال، خیال، حال، مال، وبال، اعتدال

حرف روی: ل

ردیف: کہاں

ساقی۔, مارچ 2, 2014 #15

پسندیدہ × 1 زبردست × 1

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

قسط نمبر دو کی اسائنمنٹ حاضر ہے۔ بھائی محمد اسامہ سَرسَری

اطاعت، شجاعت، ذراعت، عنایت، فراغت، حفاظت، رقابت، نیابت، کتابت، اشاعت، نقاہت، امامت

کریم، سلیم، ندیم، نسیم، حطیم، شمیم، حلیم، نیم، میم،

عابد، زاہد، ساجد، جدوجہد، واجد، ماجد، حاسد، واحد، احد، بد، قاصد

ولی، علی، کلی، نلی، گلی، قلی، چلی، ملی، املی، دلی، کھلی، جھلی

انوار، احرار، اقرار، اقتدار، شاہسوار، قرار، پیار، ہزار، بیوپار، سزاوار، پیداوار

معصوم، مسموم، نجوم، قیوم، مقسوم، مخدوم، کرموسوم، موم، ہجوم،

اقوال، احوال، اشکال، نکال، دجال، کمال، ہلال، حلال، زوال، شوال، غزال، قوال

آباد، برباد، شداد، اجداد، حماد، کماد، ضماد، شمشاد، شہزاد، اضداد

مزید اپنی طرف سے اضافہ

کرسی، جرسی، چرسی، سی سی، پیپسی، حبیبی، برسی، جلیبی، جالی، کالی، مالی، لالی، حالی، سوالی، دجالی، قوالی

انعام، غلام، اکرام، اسلام، انتقام، حمام، نظام، انتظام، اختتام، اختشام، کلام، مقام، زکام، کام، نام، ناکام، بدنام، ہم نام، گم نام، بے نام، انضمام، عظام

موبائل، حمائل، رزائل، آئل، مائل، دلائل، میکائل، عزائیل، اسرائیل، جبرائیل،

کمپیوٹر، کبوتر، کمتر، برتر، مہتر، بہتر، بدتر، شتر، چلتر، سوتر

کتاب، مہتاب، آفتاب، عقاب، گلاب، شراب، شباب، نواب، حجاب، ثواب، عذاب، شتاب، خراب

ملک، فلک، جھلک، ملک، تک، بک، شک، کسک، دھک، چک

جلدی، ہلدی،

حیدری،الماری،دری،چوہدری،سرسری،ہری،شہری،انصاری،اقراری،زرداری،بیماری،غمخواری،افطاری،مداری،کٹاری،کستور
کوٹ،بوٹ،لوٹ،سوٹ،ریموٹ،ہوٹ،چوٹ،کھوٹ،ووٹ،نوٹ،چنیوٹ،اخروٹ
شیشہ،تیشہ،پیشہ،تیسہ،تپسیہ،سندیسہ،ہریسہ،سیسہ،نفیسہ،حریصہ
ملالہ،لالہ،نوالہ،حلالہ،سلالہ،پیالہ،شملہ،شمیلہ،لیلہ،ژالہ

ساقی۔، مارچ 3, 2014 #16

زبردست × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

اطاعت،شجاعت،ذراعت(زراعت)،عنایت،فراغت،حفاظت،رقابت،نیابت،کتابت،اشاعت،نقاہت،امامت
کریم،سلیم،ندیم،نسیم،حطیم،شمیم،حلیم،نیم،میم،
عابد،زاہد،ساجد،جدوجہد،احد،بد(حرف روی ساکن ہو تو ما قبل کی حرکت میں مطابقت ضروری ہے)
،واجد،ماجد،حاسد،واحد،قاصد
ولی،علی،کلی،نلی،گلی،قلی،چلی،ملی،اہلی،دلی،کھلی،جھلی
انوار،احرار،اقرار،اقتدار،شاہسوار،قرار،پیار،ہزار،بیوپار،سزاوار،پیداوار
معصوم،مسموم،نجوم،قیوم،مقسوم،مخدوم،موسوم،ہجوم،موم(اگر حرف روی ساکن ہو اور اس کا ما قبل بھی ساکن ہو تو ما قبل کی مطابقت ضروری ہے،جبکہ تمام قوافی میں میم ساکن سے پہلے و ساکن معروف ہے،لہٰذا موم جس میں و مجہول ہے معصوم وغیرہ کا قافیہ نہیں بن سکتا)
اقوال،احوال،اشکال،نکال،دجال،کمال،ہلال،حلال،زوال،شوال،غزال،قوال
آباد،برباد،شداد،اجداد،حماد،کماد،ضماد،شمشاد،شہزاد،اضداد

مزید اپنی طرف سے اضافہ (بہت عمدہ)

کرسی،جرسی،چرسی،سی سی،پیپسی،جیبی،برسی،جلیبی،جالی،کالی،مالی،لالی،حالی،سوالی،دجالی،قوالی
انعام،غلام،اکرام،اسلام،انتقام،حمام،نظام،انتظام،اختتام،اختشام،کلام،مقام،زکام،کام،نام،ناکام،بدنام،ہم نام،گم نام،بے نام،انضمام،عظام
موبائل،حمائل،رزائل،آئل،مائل،دلائل،میکائیل،عزائیل،اسرائیل،جبرائیل،(آخری چار الفاظ شروع کے تمام الفاظ کا قافیہ نہیں بن سکتے،کیوں کہ شروع کے تمام قوافی میں حرف روی جو کہ ل ہے اس کا ما قبل مکسور ہے،جبکہ آخری چاروں الفاظ میں حرف روی کا ما قبل ی ساکن ہے)
کمپیوٹر،کبوتر،کمتر،برتر،مہتر،بہتر،بدتر،شتر،چلتر،سوتر
کتاب،مہتاب،آفتاب،عقاب،گلاب،شراب،شباب،نواب،حجاب،ثواب،عذاب،شتاب،خراب
ملک،فلک،جھلک،ملک،تک،بک،شک،کسک،دھک،چک
جلدی،ہلدی،حیدری،الماری،دری،چوہدری(اس کا درست املا ہے:چودھری)،سرسری،ہری،شہری،انصاری،اقراری،
زرداری،بیماری،غمخواری،افطاری،مداری،کٹاری،کستوری،
کوٹ،بوٹ،لوٹ،سوٹ،ریموٹ،ہوٹ،چوٹ،کھوٹ،ووٹ،نوٹ،چنیوٹ،اخروٹ(و معروف اور مجہول کا فرق ضروری ہے)

شیشہ، تیشہ، پیشہ، پتیسہ، تپسیہ، سندیسہ، ہریسہ، سیسہ، نفیسہ، حریصہ

ملالہ، لالہ، نوالہ، حلالہ، سلالہ، پیالہ، شملہ، شمیلہ، لیلہ، ژالہ

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 3, 2014 #17

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

بھائی جی محمد اسامہ سَرسَری جی وضاحت درکار ہے۔

عابد، زاہد، ساجد، جدوجہد، احد، بد (حرف روی ساکن ہو تو ما قبل کی حرکت میں مطابقت ضروری ہے) (تھوڑی سی وضاحت کریں ۔۔ سمجھا نہیں)، واجد، ماجد، حاسد، واحد، قاصد

معصوم، مسموم، نجوم، قیوم، مقسوم، مخدوم، موسوم، ہجوم، موم (اگر حرف روی ساکن ہو اور اس کا ما قبل بھی ساکن ہو تو ما قبل کی مطابقت ضروری ہے، جبکہ تمام قوافی میں میم ساکن سے پہلے و ساکن معروف ہے، لہذا موم جس میں و مجہول ہے معصوم وغیرہ کا قافیہ نہیں بن سکتا) (یہ معروف و مجہول کس بلا کا نام ہے)

موبائل، حمائل، رزائل، آئل، مائل، دلائل، میکائیل، عزائیل، اسرائیل، جبرائیل، (آخری چار الفاظ شروع کے تمام الفاظ کا قافیہ نہیں بن سکتے، کیوں کہ شروع کے تمام قوافی میں حرف روی جو کہ ل ہے اس کا ما قبل مکسور ہے، جبکہ آخری چاروں الفاظ میں حرف روی کا ما قبل ی ساکن ہے) (شکریہ)

ملک، فلک، جھلک، ملک، تک، بک، شک، کسک، دھک، چک (ملک، ملک)

کوٹ، بوٹ، لوٹ، سوٹ، ریموٹ، ہوٹ، چوٹ، کھوٹ، ووٹ، نوٹ، چنیوٹ، اخروٹ (و معروف اور مجہول کا فرق ضروری ہے) (یہ بلا پھر آگئی)

ساقی۔, مارچ 3, 2014 #18

محمد اسامہ سَرسَری

> عابد، زاہد، ساجد، جدوجہد، احد، بد (حرف روی ساکن ہو تو ما قبل کی حرکت میں مطابقت ضروری ہے) (تھوڑی سی وضاحت کریں ۔۔ سمجھا نہیں)

حرف روی قوافی کے آخر میں آنے والے اس حرف کو کہتے ہیں جس کا تمام قوافی میں آنا ضروری ہے، جیسے عابد، زاہد ساجد تینوں قوافی ہیں، ان کے آخر میں د ہے جو کہ حرف روی ہے، اب اگر حرف روی ساکن ہو یعنی اس پر زبر زیر اور پیش نہ ہو تو اس سے پہلے والے حرف کی حرکت یعنی زبر، زیر یا پیش کا ایک جیسا ہونا ضروری ہے جیسے عابد، زاہد اور ساجد میں د سے پہلے والے حرف کے نیچے

زیر ہے،اب ان تینوں مثالوں کے مقابلے میں ہم لفظ ''جہد'' کو دیکھیں،اس کے آخر میں د تو ہے مگر د سے پہلے والے حرف یعنی ہ کے نیچے زیر نہیں ہے بلکہ ہ ساکن ہے لہذا ''جہد'' کو ''ساجد''، ''زاہد'' وغیرہ کا قافیہ نہیں بنایا جاسکتا۔

آخری تدوین: مارچ 3, 2014

لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 3, 2014 #19

زبردست × 1 معلوماتی × 1

---

قیصرانی
لائبریرین
مراسلے: 44,360
جھنڈا:
موڈ:

> محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑
>
> حرف روی قوافی کے آخر میں آنے والے اس حرف کو کہتے ہیں جس کا تمام قوافی میں آنا ضروری ہے، جیسے عابد، زاہد ساجد تینوں قوافی ہیں، ان کے آخر میں د ہے جو کہ حرف روی ہے، اب اگر حرف روی ساکن ہو یعنی اس پر زبر زیر اور پیش نہ ہو تو اس سے پہلے والے حرف کی حرکت یعنی زبر، زیر یا پیش کا ایک جیسا ہونا ضروری ہے جیسے عابد، زاہد اور ساجد میں د سے پہلے والے حرف کی نیچے زیر ہے، اب ان تینوں مثالوں کے مقابلے میں ہم لفظ ''جہد'' کو دیکھیں، اس کے آخر میں د تو ہے مگر د سے پہلے والے حرف یعنی ہ کے نیچے زیر نہیں ہے بلکہ ہ ساکن ہے لہذا ''جہد'' کو ''ساجد''، ''زاہد'' وغیرہ کا قافیہ نہیں بنایا جاسکتا۔

ایک سوال ذہن میں آیا ہے، سو پیشِ خدمت ہے:
بعض الفاظ جیسا کہ مُلحد ہے، میں ح اور د کے جوڑ میں ح پر نہ توزبر ہے، نہ زیر اور نہ ہی پیش اور نہ ہی کچھ اور علامت، پھر بھی یہ ح ساکن نہیں ہے۔ اس علامت یا اس کو کیا نام دیں گے؟

قیصرانی, مارچ 3, 2014 #20

معلوماتی × 1

صفحہ 1 از 3 | 1 | 2 | 3 | اگلا >

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: سرسری اردو, سرسری شاعری سیکھیں, سرسری معلومات, محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

## اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0

سرورق > فورم > روزمرہ زندگی کے منتخب موضوعات > تعلیم وتدریس

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید

رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (چوتھی قسط)۔ مقفّی جملے

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزم سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، فروری 6, 2013

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ: خوشگوار

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

چوتھی قسط:

محترم قارئین!

پچھلی قسطوں میں ہم نے ”قافیے“ سے متعلق مفید معلومات حاصل کرنے کے ساتھ قافیہ سازی کی مشق بھی الحمدللہ! کسی حد تک کرلی ہے۔

ایک اہم بات یہ ذہن نشین کرلیجیے کہ قافیے کی اصطلاحات جو کتابوں میں موجود ہیں، وہ حد سے زیادہ ہونے کے ساتھ ساتھ کافی مشکل بھی ہیں، اس لیے ہم نے انھیں ذکر نہیں کیا، البتہ ان ابتدائی اسباق سے گزرنے کے بعد آپ ان کا مطالعہ ضرور کرلیں۔

اب اس قسط میں ہم ان شاءاللہ تعالیٰ مقفّٰی (قافیے والے) جملے بنانا سیکھیں گے۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ جب مقفّٰی جملے بنالیں گے تو ان جملوں سے مل کر پوری نظم بن جائے گی اور اس طرح آپ شاعر بن جائیں گے تو براہِ مہربانی زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں...ع... قوافی سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔

اب آپ مندرجہ ذیل جملوں کو غور سے دیکھیں:

”اللہ کی **عبادت** کریں... نبی کی **اطاعت** کریں... قرآن کریم کی **تلاوت** کریں... ماں باپ کی **خدمت** کریں... بڑوں کی **عزت** کریں... چھوٹوں پر **شفقت** کریں... نیکیوں کی **کثرت** کریں... گناہوں سے **نفرت** کریں... یوں حاصل **جنت** کریں۔“

یہ سب جملے مقفّٰی ہیں... ان ”عبادت، اطاعت، تلاوت، خدمت، عزت، شفقت، کثرت، نفرت، جنت“ قافیے ہیں اور سب قافیوں میں ”ت“ حرفِ روی ہے اور ”کریں“ ردیف ہے۔

مقفّٰی جملے بنانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ سب سے پہلے ایک موضوع متعین کریں، پھر اس موضوع سے متعلق ہم قافیہ الفاظ سوچ سوچ کر لکھ لیں۔

مثال کے طور پر آپ کو اپنے اسکول سے متعلق مضمون بنانا ہے اور مضمون بھی ایسا جو پورا کا پورا مقفّٰی ہو تو پہلے آپ اسکول کے بارے میں جو جو باتیں آپ کے ذہن میں ہیں، ان سے متعلق ہم قافیہ الفاظ جمع کرلیں جیسے: **اسکول، اسٹول، قبول، معمول، دھول، طول، پھول، مشغول** وغیرہ۔

اب ان الفاظ کو مدِّ نظر رکھ کر اسکول سے متعلق جملے بناتے جائیں:

”میں جب گیا **اسکول**... فاصلے کا تھا کافی **طول**... اور راستے میں تھی **دھول**... مگر اسکول سے باہر تھے **پھول**... کلاس روم میں تھیں کرسیاں، ٹیبل اور **اسٹول**... اسکول جانا ہے میرا روز کا **معمول**... گھر آکر بھی میں اسکول کے کاموں میں رہتا ہوں **مشغول**... اللہ تعالیٰ میرے اس عمل کو کرلے **قبول**۔“

اسی طرح مثال کے طور پر اگر آپ کسی شرارتی بچے کے بارے میں مقفّی جملے بنانا چاہتے ہیں تو پہلے اس شرارتی بچے سے متعلق ہم قافیہ الفاظ سوچ کر کسی صفحے پر نوٹ کر لیں... مثلاً:

نوجواں، مستیاں، رواں رواں، عیاں، انگڑائیاں، ناتواں، وہاں، بے دھیاں، تھیلیاں، کہاں، پشیماں، ساماں، طوفاں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب ان قافیوں کو سامنے رکھ کر مقفّی جملے بناتے جائیں:

"ایک پیارا سا نوجواں...
کرتا ہے بہت مستیاں...
شرارت سے بھرا ہے اس کا رواں رواں...
ایک دن اس نے دیکھا کہ جارہا ہے ایک مردِ ناتواں...
اور اس کے ہاتھ میں ہے کچھ ساماں...
شرارت نے فوراً لی انگڑائیاں...
اس نے اس سے کہا: "وہ دیکھو وہاں"...
جیسے ہی وہ شخص ہوا بے دھیاں...
اس نے چھین لی اس کی سب تھیلیاں...
چھینتے ہی اسے بدبو کا محسوس ہوا طوفاں...
اُن میں کوڑا کرکٹ اور گندگی تھی عیاں...
جنھیں وہ پھینکنے جارہا تھا نہ جانے کہاں...
نوجواں اپنی اس حرکت سے ہوا بہت پشیماں۔"

امید ہے کہ ان تین مثالوں سے آپ "مقفّی جملے" کسی حد تک سمجھ گئے ہوں گے۔

## کام:

اپنی زندگی کے اچھے سے تین دل چسپ قصوں کو کم از کم پانچ پانچ مقفّی جملوں کی صورت میں لکھیں۔
طریقہ یہی ہے کہ پہلے قصہ سوچیں، پھر اس کے متعلق ہم قافیہ الفاظ سوچ سوچ کر کسی صفحے پر لکھ لیں... پھر مقفّی جملے بناتے جائیں۔
ممکن ہے بہت سے ہم قافیہ الفاظ شروع میں ذہن میں نہ آئیں، بل کہ جملے بنانے کے دوران میں آجائیں...
اور اگر خوب مشق کرلی جائے تو ہم قافیہ الفاظ پہلے سوچنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 6, 2013 #1

زبردست × 4 پسندیدہ × 2

---

بنت یاسین
محفلین

مراسلے: 77

جھنڈا:

موڈ:


بہت اچھا سلسلہ ہے ماشاءاللہ۔

بنت یاسین, فروری 6, 2013 #2

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:


جزاکِ اللہ خیرا۔

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 6, 2013 #3

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:


ٹیگ نامہ۔

آخری تدوین: مارچ 6, 2014

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 6, 2013 #4

دوستانہ × 1

بنت یاسین
محفلین
مراسلے: 77
جھنڈا:
موڈ:

آپ نے لکھاہے رواں رواں، یہ اس طرح درست ہے یااس طرح رواں رواں؟

بنت یاسین,فروری 7, 2013 #5

پسندیدہ × 1 متفق × 1

عمران اسلم
محفلین
مراسلے: 213
جھنڈا:
موڈ:

خوب سلسلہ ہے۔

عمران اسلم,فروری 8, 2013 #6

پسندیدہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> بنت یاسین نے کہا: ↑
>
> بہت اچھاسلسلہ ہے ماشاءاللہ۔

جزاکِ اللہ خیرا۔

محمد اسامہ سَرسَری,فروری 8, 2013 #7

بہت خوب۔۔ہماری شاعری سیکھنے کی آرزوویں پوری کردی اللہ نے

بنت عائشہ,فروری 18, 2013 #8

پسندیدہ × 1

بنت عائشہ
محفلین

مراسلے: 80
جھنڈا:
موڈ:

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> بنت عائشہ نے کہا: ↑
>
> بہت خوب۔۔ہماری شاعری سیکھنے کی آرزو یوں پوری کردی اللہ نے

بس تو پھر اٹھائیے قلم اور ہو جائیے شروع اور لکھ ماریے نظم اور کردیجیے پوسٹ اور لے لیجیے داد اور پا لیجیے سکون۔

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 18, 2013 #9

پسندیدہ × 2

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

اس سلسلے کی تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 28, 2013 #10

---

طارق راحیل
محفلین

مراسلے: 314
جھنڈا:

Thanks...............جزاک اللہ خیراً

طارق راحیل, فروری 17, 2014 #11

دوستانہ × 1

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

طارق راحیل نے کہا: ↑

Thanks................جزاک اللہ خیراً

اللہ خوش رکھے۔

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 17, 2014 #12

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری بھائی چوتھی مشق حاضر ہے:

ننھا بچہ گاتا ہے
جب وہ اسکول سے آتا ہے
باجا بھی ساتھ لاتا ہے
آ کر کھانا کھاتا ہے
بلی دیکھ کے ڈرتا ہے
روتا ہے گھبراتا ہے
تھوڑا سا بھی ڈانٹیں تو، چیختا اور چلاتا ہے
چیز ملے گر کھانے کی، ہنستا اور مسکراتا ہے

باقی دو اسائنمنٹ پھر لکھتا ہوں اسی سبق کی۔

آخری تدوین: مارچ 6, 2014

ساقی۔, مارچ 6, 2014 #13

زبردست × 1

محمد اسامہ سَرسَری

لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

بہت ہی اعلی جناب۔۔۔۔۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 6, 2014 #14

دوستانہ × 1

ساقی۔

محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

ایک سیاست دان کی زیر لبی باتیں۔

ہو گیا ہوں داغ دار

دل ہے میرا بے قرار

کر رہا ہوں انتظار

نہ رہوں گا تابعدار

جب آئے گا وقت پائیدار

تب ملے گا اقتدار

ہو گا مستقبل شاندار

ساقی۔, مارچ 6, 2014 #15

زبردست × 1

محمد اسامہ سَرسَری

لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

> ساقی۔ نے کہا: ↑
>
> ایک سیاست دان کی زیر لبی باتیں۔
>
> ہو گیا ہوں داغ دار
>
> مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

ماشاءاللہ عمدہ قوافی کے ساتھ ساتھ یہ تو کسی قدر موزوں بھی ہے۔ بھئی واہ۔۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 6, 2014 #16

دوستانہ × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

ماشاءاللہ عمدہ قوافی کے ساتھ ساتھ یہ تو کسی قدر موزوں بھی ہے۔ بھئی واہ۔۔

بہت شکریہ ہمت افزائی کا بھائی جی:
اب یہ تیسری مشق چیک کیجیے۔

انسان کا ہے مقصد اوروں کے کام آنا
روتے ہوئے دلوں کو لفظوں سے گدگدانا
جہالت کو دور کرنا، تعلیم کو پھیلانا
بس کام ہردم کرنا، نہ محنت سے جی چرانا
حرام سے ہے بچنا، حلال ہی کمانا
رہو گے تم ہمیشہ اس رزق سے توانا
بس اچھے کام کرنا اوروں کو بھی بتانا
اللہ سے خود بھی ڈرنا، لوگوں کو بھی ڈرانا

ساقی۔, مارچ 7, 2014 #17

زبردست × 3

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

بہت شکریہ ہمت افزائی کا بھائی جی:
اب یہ تیسری مشق چیک کیجیے۔

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

ساقی بھائی! یہ تو اچھی بھلی نظم بن چکی ہے ماشاءاللہ۔۔۔۔
اور یہ دو شعر تو بالکل موزوں ہیں:
انسان کا ہے مقصد اوروں کے کام آنا
روتے ہوئے دلوں کو لفظوں سے گدگدانا
بس اچھے کام کرنا اوروں کو بھی بتانا
اللہ سے خود بھی ڈرنا، لوگوں کو بھی ڈرانا

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 7, 2014 #18

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

ساقی بھائی! یہ تو اچھی بھلی نظم بن چکی ہے ماشاءاللہ۔۔۔۔
اور یہ دو شعر تو بالکل موزوں ہیں:
انسان کا ہے مقصد اوروں کے کام آنا

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

اچھا واقعی۔۔۔۔پھر تو مجھے خوش ہونا چاہیے۔اور پانچویں قسط کی طرف پیش قدمی کرنی چاہیے۔

ساقی۔, مارچ 7, 2014 #19

متفق × 1

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

بہت شکریہ ہمت افزائی کا بھائی جی:
اب یہ تیسری مشق چیک کیجیے۔

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

میرے عزیز ساقی ہم کو ذرا بتانا
یہ نظم ہے کوئی یا، جگنو کا ٹمٹانا
اچھی ہیں ساری باتیں، جو آپ نے کہی ہیں
اس سمت پہ ہی رہنا، رستہ نہ بھول جانا

واہ جی بہت عمدہ ڈگر اپنائی ہے۔بہت خوب۔۔۔۔

ابن رضا, مارچ 7, 2014 #20

زبردست × 3

صفحہ 1 از 2 | 1 | 2 | اگلا >

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: سرسری معلومات, سرسری اردو, محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

اس صفحے کی تشہیر

0 G+1 Tweet

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید

رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (پانچویں قسط)۔ ہجائے بلند

محمد اسامہ سَرسَری نے 'تعلیم وتدریس' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، فروری 20, 2013

صفحہ 1 از 2 | 1 | 2 | اگلا >

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

پانچویں قسط:
محترم قارئین! پچھلی قسطوں میں ہم نے ”قافیہ“، ”حرفِ روی“ اور ”ردیف“ سمجھنے اور ان کی مشق کرنے کے بعد مقفّٰی جملے بنانے کی بھی الحمدللہ! کافی مشق کرلی ہے... کیا کہا... آپ نے نہیں کی... ارے بھئی! تو اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے... پچھلی چار قسطیں پڑھیے اور مشق کرلیجیے۔

اب اس قسط میں ہم ان شاءاللہ تعالیٰ وزن کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

جی ہاں جناب... وزن اور قافیہ دو الگ الگ چیزوں کے نام ہیں، قافیے کے بارے میں تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں کہ شعر کے آخر میں جو باوزن الفاظ آتے ہیں انھیں قافیہ کہا جاتا ہے، جب کہ شاعری کی اصطلاح میں وزن قافیے سے ہٹ کر ایک دوسری چیز کا نام ہے۔

یوں سمجھ لیں کہ قافیے کا تعلق شعر کے مصرعوں کے صرف آخری لفظ سے ہوتا ہے، جب کہ وزن کا تعلق شعر کے ہر ہر لفظ سے ہوتا ہے۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ وزن کا تعلق شعر کے ہر ہر لفظ سے کس طرح ہوتا ہے؟ اور یہ وزن آخر ہے کیا چیز؟ گھبرائیے نہیں، ہم ان شاءاللہ تفصیل اور وضاحت کے ساتھ آسان انداز میں اس بات کو سمجھانے کی کوشش کریں گے۔

دیکھیے... وزن دو کلموں کی حرکات وسکنات کے برابر ہونے کا نام ہے...

کیا کہا... نہیں سمجھ میں آیا...

اچھا... چلیں کچھ اور تفصیل سے اس بات کو سمجھتے ہیں... اب ذرا غور سے پڑھیے گا:

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ ایک شعر میں دو مصرعے ہوتے ہیں... وہ دونوں مصرعے گویا دو جملے ہوتے ہیں... جیسے:

اکرم نے اک بکرا پالا... لمبا، چوڑا، کالا کالا

یہ پورا شعر ہے، اس میں دو مصرے ہیں:
1۔ اکرم نے اک بکرا پالا
2۔ لمبا، چوڑا، کالا کالا

ان دونوں مصرعوں کو غور سے دیکھیں، دونوں میں دو چیزیں ایک جیسی ہیں:

1۔ دونوں مصرعوں میں سے ہر ایک میں سولہ (16) حروف ہیں۔
دیکھیے: (1)ا(2)ک(3)ر(4)م(5)ن(6)ے(7)ا(8)ک(9)ب(10)ک(11)ر(12)ا(13)پ(14)ا(15)ل(16)ا
(1)ل(2)م(3)ب(4)ا(5)چ(6)و(7)ڑ(8)ا(9)ک(10)ا(11)ل(12)ا(13)ک(14)ا(15)ل(16)ا

2۔ دونوں مصرعوں میں سے ہر ایک میں آٹھ حروف متحرک اور آٹھ حروف ساکن ہیں۔

اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ متحرک کیا ہوتا ہے اور ساکن کس بلا کا نام ہے؟

چلیں ہم آپ کو یہ بھی بتائے دیتے ہیں۔ متحرک اس حرف کو کہتے ہیں جس پر زبر، زیر یا پیش ہو اور ساکن اس حرف کو کہتے ہیں جس پر سکون ہو۔

یہ بات بھی آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ اوپر لکھے ہوئے دونوں مصرعوں میں متحرک اور ساکن حروف کی ترتیب کچھ یوں ہے کہ پہلا حرف متحرک، دوسرا ساکن، تیسرا متحرک، چوتھا ساکن... اسی ترتیب پر دونوں مصرعے ہیں، یعنی ہر متحرک کے بعد ساکن آرہا ہے۔

اب یہ بھی سمجھ لیں کہ دو حروف جن میں سے پہلا متحرک ہو، دوسرا ساکن ہو تو اس کو ''ہجائے بلند'' کہتے ہیں۔
جیسے: اَبْ... جَبْ... دِلْ... سَرْ... جَگْ... سم... پَرْ... خَطْ... کل وغیرہ۔

اب اس شعر کے پہلے مصرعے میں دیکھیں کہ آٹھ ہجائے بلند ہیں۔
اکرم نے اک بکرا پالا:
(1)اک(2)رم(3)نے(4)اک(5)بک(6)را(7)پا(8)لا۔

ایک مثال اور پڑھ لیں:
مرغی اپنے چوزے لائی... کڑوں کڑوں کرتی آئی

ان دونوں مصرعوں میں غور کریں اور خود ہی اپنی کاپی میں ان کے حروف الگ الگ کر کے لکھیں اور دیکھیں کہ اس شعر کے بھی ہر

مصرعے میں آٹھ آٹھ ہجائے بلند ہیں...اور ہاں ''ککڑوں'' کے نون غنہ (ں) کو نہیں گننا، کیوں کہ نون غنہ (ں) مستقل حرف نہیں ہوتا۔

## کام:

ایک ہجائے بلند، جیسے: کا، کی، کے، پر، ہم، تم۔ آپ بھی ایسی تیس مثالیں لکھیے۔
دو ہجائے بلند، جیسے: بکرا، مرغی، انڈا، بستہ، قلفی، گاڑی۔ آپ بھی ایسی بیس مثالیں لکھیے۔

**ایک بات اور:**

نون غنہ (ں) اور دو چشمی ہا(ھ) کو بالکل نہیں گننا، یعنی ''ککڑوں'' میں ''کک'' ایک ہجائے بلند اور ''ڑوں'' دوسرا ہجائے بلند ہے، اسی طرح ''ہاتھی'' میں ''ہا'' ایک ہجائے بلند اور ''تھی'' دوسرا ہجائے بلند ہے۔

اگر سمجھ میں نہیں آیا ہو تو اس قسط کو بار بار پڑھیں، انسان کوشش کرتا رہتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے لیے آسانیاں پیدا فرما ہی دیتے ہیں۔

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہو گئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 20, 2013 #1

پسندیدہ × 4 زبردست × 2

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ٹیگ نامہ۔

آخری تدوین: مارچ 6, 2014

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 20, 2013 #2

زبردست × 1

پچھلے چار شمارے کھولیے اور مشق کر لیجیے۔

ان چار شماروں کا کچھ اتا پتہ؟ اس پیراگراف میں جو لنک ہیں وہ تو ''فہرستیں'' دے رہے ہیں۔

محمد یعقوب آسی
محفلین
مراسلے: 6,423
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری

-------

محمد یعقوب آسی, فروری 20, 2013 #3

---

مزمل شیخ بسمل
محفلین
مراسلے: 3,363
جھنڈا:
موڈ:

درست ہے اسامہ۔ اچھا لکھا ہے۔

مزمل شیخ بسمل, فروری 20, 2013 #4

پسندیدہ × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> محمد یعقوب آسی نے کہا: ↑
>
> ان چار شماروں کا کچھ اتا پتہ؟ اس پیراگراف میں جو لنک ہیں وہ تو "فہرستیں" دے رہے ہیں۔
>
> محمد اسامہ سَرسَری
>
> -------

ابتدائی تین قسطیں یہاں ہیں۔

اور چوتھی قسط یہاں۔

آخری تدوین: مارچ 6, 2014

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 20, 2013 #5

---

> مزمل شیخ بسمل نے کہا: ↑
>
> درست ہے اسامہ۔ اچھا لکھا ہے۔

کچھ تو اصلاح کروا یار، اسے شائع کرنا ہے، صرف داد سے کام نہیں چلے گا۔

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 20, 2013 #6

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ: خوشگوار

---

مزمل شیخ بسمل
محفلین
مراسلے: 3,363
جھنڈا:
موڈ: بے کیف

> محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑
>
> کچھ تو اصلاح کرو یار، اسے شائع کرنا ہے، صرف داد سے کام نہیں چلے گا۔

اصلاح کی ضرورت نہیں میری جانب سے تو پاس ہے۔ باقی اساتذہ کو دیکھنے دو ہو سکتا ہے کچھ مشورہ دیں۔
مجھے بس ایک بات کھٹکی ہے۔وہ یہ کہ قافیہ ہم وزن یا باوزن الفاظ نہیں ہوتے جیسا کہ اوپر کہا ہے۔بلکہ قافیہ ہم آوز الفاظ کا نام ہے۔
ایک یہ بات ہو گئی۔دوسرا یہ کہ آخری میں آپ نے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا۔وزن سمجھانا تھا نا؟ تو صرف حروف گنوانا کافی نہیں بلکہ یہ بھی صریح طور پر لکھیں کہ :
شعر کے دونوں مصرعے ایک ہی وزن میں ہوتے ہیں۔اور آخری میں یہ کہ "ان مثالوں سے ثابت ہوا کہ دونوں مصرعوں کا وزن ایک ہی ہے وغیرہ وغیرہ۔
اس سے تحریر کا حسن بھی بڑھ جائے گا اور مبتدی کو یہ سمجھ آجائے گا کہ وزن سے دراصل "بوجھ" نہیں بلکہ ہم وزن ہونا مراد تھا۔

مزمل شیخ بسمل, فروری 20, 2013 #7

پسندیدہ × 2

---

باسم
محفلین
مراسلے: 1,661
جھنڈا:
موڈ: مسرور

وارث صاحب کی یہ تحریر آپ کے اس سلسلے میں معاون ہو گی
میری رائے ہے کہ اگر اس سلسلے کو اشاری نظام کے ساتھ آگے بڑھایا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا

باسم, فروری 21, 2013 #8

پسندیدہ × 3

---

> مزمل شیخ بسمل نے کہا: ↑
>
> اصلاح کی ضرورت نہیں میری جانب سے تو پاس ہے۔ باقی اساتذہ کو دیکھنے دو ہو سکتا ہے کچھ مشورہ دیں۔
> مجھے بس ایک بات کھٹکی ہے۔وہ یہ کہ قافیہ ہم وزن یا باوزن الفاظ نہیں ہوتے جیسا کہ اوپر کہا ہے۔بلکہ قافیہ ہم آوز الفاظ کا نام ہے۔
> ایک یہ بات ہو گئی۔دوسرا یہ کہ آخری میں آپ نے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا۔وزن سمجھانا تھا نا؟ تو صرف حروف گنوانا کافی نہیں بلکہ یہ بھی صریح طور پر لکھیں کہ :

شعر کے دونوں مصرعے ایک ہی وزن میں ہوتے ہیں۔ اور آخری میں یہ کہ "ان مثالوں سے ثابت ہوا کہ دونوں مصرعوں کا وزن ایک ہی ہے وغیرہ وغیرہ۔
اس سے تحریر کا حسن بھی بڑھ جائے گا اور مبتدی کو یہ سمجھ آجائے گا کہ وزن سے دراصل "بوجھ "نہیں بلکہ ہم وزن ہونا مراد تھا۔

جزاکم اللہ خیرا۔

بہت خوب، دل خوش ہو گیا ان تنبیہات کو پڑھ کر، ان شاءاللہ ایسا ہی کر دوں گا۔

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری، فروری 21, 2013 #9

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

باسم نے کہا: ↑

وارث صاحب کی یہ تحریر آپ کے اس سلسلے میں معاون ہوگی
میری رائے ہے کہ اگر اس سلسلے کو اشاری نظام کے ساتھ آگے بڑھایا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا

جزاکم اللہ خیرا باسم صاحب!

میں نے اس کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔

امید ہے آیندہ بھی رہنمائی فرماتے رہیں گے۔

محمد اسامہ سَرسَری، فروری 21, 2013 #10

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

اس سلسلے کی تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

محمد اسامہ سَرسَری، اگست 28, 2013 #11

---

ساقی۔
محفلین

اس قسط کی مشق حاضر ہے۔

ایک ہجائے بلند: قُل، گل، کل، دِل، مل، تِل، سل، رُل، ہَل، کب، جَب، رَب، سَب، سُن، گُن، چُن، تَن، مَن، دَھن، پِھر، گر، مرِ، کَر، جا، لَا، گا، مَا، اُڑ، مڑ، گڑ، سَڑ، بَد، گِدھ، لد، مِس، کس، اِک، رُک، جَگ، جُگ، سَگ،

دو ہجائے بلند: جامن، کامن، ضامن، اکبر، اصغر، مضطر، دلبر، شامل، کامل، حامل، ناصر، حامد، زاہد،
واحد، امجد، ٹیبل، کرسی، مرسی، جرسی، ثاقب، ٹوکن، دلہن، مریم، سورج، قابل،

قاتل،بھارت۔غارت،اسما،عنقا،شکوہ،لقوہ،بھیجا،سوجا،پستہ،غلبہ،ملبہ،بدلا،ستھرا،عمدہ،نکھرا،شکرا،بکھرا،کُرتا،بھرتا،الجھا،سلجھا

مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔, مارچ 8, 2014 #12

محمداسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

سب درست ہیں سوائے کچھ کے۔

محمداسامہ سَرسَری, مارچ 8, 2014 #13

معلوماتی × 1

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

الف(ا)اور مدوالاالف(آ) کیاوزن میں دونوں برابر ہیں؟

ساقی۔, مارچ 8, 2014 #14

محمداسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404
جھنڈا:

اَ۔۔یا۔۔اِ۔۔یا۔۔اُ۔۔۔یہ ہجائے کوتاہ ہیں اور۔۔۔آ۔۔۔۔ہجائے بلند ہے۔

محمداسامہ سَرسَری, مارچ 8, 2014 #15

پسندیدہ × 1

موڈ:

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

تو کیا خیال ہے آپ کا، چھٹی قسط کی طرف رجوع کروں یا اس کی پریکٹس کروں مزید؟

ساقی۔, مارچ 8, 2014 #16

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

چھٹی قسط۔۔۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 8, 2014 #17

پسندیدہ × 1

---

الف عین
لائبریرین
مراسلے: 26,727
جھنڈا:
موڈ:

واہ، اچھی طرح سمجھایا ہے۔
لیکن یہ مرغی کیوں کٹڑوں کوں کرنے لگی، کیا مرغا اپنا کام اسے سونپ کر گیا ہے؟

الف عین, مارچ 10, 2014 #18

پُرمزاح × 2

---

مرغی اپنے چوزے لائی... کٹڑوں کٹڑوں کرتی آئی

الف عین نے کہا: ↑

واہ، اچھی طرح سمجھایا ہے۔
لیکن یہ مرغی کیوں کٹڑوں کوں کرنے لگی، کیا مرغا اپنا کام اسے سونپ کر گیا ہے؟

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

استاد جی! مرغے کا کٹڑوں والا کام تو مرغی کبھی کبھار کرلیتی ہے، مگر مرغی کا اپنے چوزوں کو لانے والا کام مرغے کے سپرد کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 10, 2014 #19

عبدالرحمن
لائبریرین
مراسلے: 1,806
جھنڈا:
موڈ:

1 کر 2 تھک 3 بن 4 چل 5 سن 6 گل 7 پھل 8 بس 9 ٹس 10 مس 11 چت 12 ٹک 13 سکھ 14 دکھ 15 کھس 16 جٹ 17 کچھ 18 گڑ 19 بل 20 ہل 21 جل 22 پل 23 سچ 24 جھٹ 25 پٹ 26 ننگ 27 ڈنگ 28 تنگ 29 رنگ 30 بھنگ

1 بھوسا 2 چوسا 3 گھونسا 4 موسی 4 بھٹہ 5 داتا 6 چاچا 7 بابا 8 دادا 9 نانا 10 سایہ 11 تایا 12 رہبر 13 مسٹر 14 میٹر 15 کیچڑ 16 لچر 17 گنجا 18 پنگا 19 تنکا 20 سیکھا

عبدالرحمن, مارچ 22, 2014 #20

صفحہ 1 از 2 | 1 | 2 | اگلا >

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: سرسری اردو, محمد اسامہ سَرسَری, شوقِ شاعری (مکمل), عروض

اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0

سرورق > فورم > روزمرہ زندگی کے منتخب موضوعات > تعلیم و تدریس

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید

رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (چھٹی قسط)۔ فعولن

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزمِ سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اگست 28, 2013

صفحہ 1 از 2 | 1 | 2 | اگلا >

**محمد اسامہ سَرسَری**
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

چھٹی قسط:

محترم قارئین! آپ نے اس سلسلے کی سب سے پہلی قسط میں پڑھا تھا کہ جس طرح حروف سے مل کر لفظ بنتا ہے اور لفظوں سے مل کر جملہ اور جملوں سے مل کر مضمون یا کہانی بنتی ہے، اسی طرح نظم بنتی ہے شعروں سے مل کر اور شعر بنتا ہے مصرعوں اور قافیے سے مل کر اور مصرع بنتا ہے ارکان سے مل کر اور قافیہ بنایا جاتا ہے دماغ سے۔

الحمدللہ! قافیہ بنانا آپ نے سیکھ لیا، اب صرف ارکان بنانا سیکھنا ہے، پھر آپ ارکان سے مصرع بنا سکیں گے، دو مصرعے بنالیں گے تو شعر بن جائے گا اور کئی اشعار بنالیں گے تو نظم بن جائے گی، یعنی منزل اب آپ سے زیادہ دور نہیں ہے، صرف ارکان بنانے کی دیر ہے۔ پھر آپ بھی اس طرح شعر بنائیں گے:

اسامہ سے ہم نے تو لی ہے یہ سُن گُن
بنانا ہے گر شعر ارکان یوں چُن
ہجائے بلند اور کوتاہ سے بُن
فعولن فعولن فعولن فعولن

لفظ ''ارکان'' ایران اور ملتان کی طرح کسی ملک یا شہر کا نام نہیں، بل کہ ارکان رکن کی جمع ہے اور رکن میں دو چیزیں ہوتی ہیں: 1۔ ہجائے بلند 2۔ ہجائے کوتاہ

ہجائے بلند آپ پچھلی قسط میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں، یعنی وہ دو حروف جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ جیسے: ''شمارہ'' میں 'ما' اور 'رہ'... اور... ''شاعری'' میں 'شا' اور 'ری'۔

ہجائے کوتاہ: وہ حرف جو ہجائے بلند کا حصہ نہ بن سکے، یعنی وہ متحرک حرف جس کے بعد ساکن نہ ہو یا وہ ساکن حرف جس سے پہلے متحرک نہ ہو۔ جیسے: ''شمارہ'' میں ''ش'' اور ''شاعری'' میں ''ع''۔

یعنی ہجائے بلند میں دو (۲) حرف ہوتے ہیں اور ہجائے کوتاہ میں ایک (۱) حرف ہوتا ہے، آسانی کے لیے ہجائے بلند کی جگہ ''۲'' اور ہجائے کوتاہ کے بجائے ''۱'' لکھ سکتے ہیں۔ جیسے: لفظ ''شمارہ'' کے بارے میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس کا وزن ہے: ۲۲۱ اور لفظ ''شاعری'' کا وزن ہے: ۲۱۲۔

کمال ہے... آپ کو تو بالکل بوریت نہیں ہو رہی... ارے بھئی! اتنے خشک مضمون کا یہ حق ہے کہ اس کا پڑھنے والا کچھ تو بوریت محسوس کرے اور آپ ہیں کہ بوریت چھو کر بھی نہیں گزر رہی... اچھا... اب سمجھ میں آیا... خیر جانے دیں۔

تو بات چل رہی تھی ارکان کی کہ جو ''ہجائے بلند'' اور ''ہجائے کوتاہ'' سے بنتے ہیں۔

ارکان کی تین قسمیں ہیں: 1۔ پانچ حرفی 2۔ چھ حرفی 3۔ سات حرفی

سب سے پہلے ہم پانچ حرفی رکن کو سمجھتے ہیں، پانچ حرفی رکن کی دو قسمیں ہیں:

1۔ فعولن (۲۲۱) جیسے: صراحی، سمندر، پتیلا، سموسا۔ یعنی وہ پانچ حروف جن میں سے پہلا 'ہجائے کوتاہ' ہو اور اس کے بعد دو 'ہجائے بلند' ہوں۔

2۔ فاعلن (۲۱۲) جیسے: زیبرا، استری، آسماں، شاعری۔ یعنی وہ پانچ حروف جن میں سے پہلے دو حروف 'ہجائے بلند' ہوں، پھر تیسرا حرف 'ہجائے کوتاہ' ہو، پھر آخری دو حروف 'ہجائے بلند' ہوں۔

اب ہم پہلے رکن (فعولن) کی مزید مثالیں پیش کرتے ہیں:

''الٰہی، محمد، محبت، مسلسل، مناسب، نہیں ہے، ستانا، بتانا، رلانا، اطاعت، شرافت، کرامت، جہنم، مسلماں، مناظر، مسافر، بظاہر، خواطر، سوالی، کمالی، جمالی، مثالی، کنارہ، شمارہ، ہمارا، تمھارا، گزارہ، مساجد، شواہد، جرائد، مجاہد، مقلِّد، مسلسل، مقدَّر، مصوِّر''

جس حرف پر تشدید ہو وہ دو شمار ہوتے ہیں، جیسے: لفظ ''محبت'' میں ''ب''، کیوں کہ لفظ ''محبت'' کی اصل یوں ہے:

''م۔حب۔بت''

آیئے اسی ''فعولن'' کو اشعار کے ذریعے سمجھتے ہیں:

کسی کو ستانا مناسب نہیں ہے
کسی کو رلانا مناسب نہیں ہے
پڑھائی کرو تم، پڑھا ہی کرو تم
ارے! جی چرانا مناسب نہیں ہے

اس شعر کے پہلے مصرع میں غور کریں، اس میں چار رکن ہیں:

1 کسی کو: فعولن
2 ستانا: فعولن
3 مناسب: فعولن
4 نہیں ہے: فعولن

بقیہ تین مصرعوں میں آپ خود غور کرلیں، ہر مصرع میں اسی طرح چار چار ''فعولن'' ہیں۔

**کام:**

1۔ ''فعولن'' کے وزن پر پچاس الفاظ لکھیں۔

2۔ بتانا، اطاعت، سوالی، کنارہ، مسافر۔

یہ پانچوں الفاظ فعولن کے وزن پر ہیں، آپ ان میں سے ہر ایک کے ہم قافیہ دس دس الفاظ لکھیں، یعنی ''اطاعت'' کے وزن پر دس ایسے الفاظ جو فعولن کے وزن پر بھی ہوں اور ان کے آخر میں ''ت'' بھی ہو، جیسے: سلامت، کرامت وغیرہ۔

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہو گئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 28, 2013 #1

زبردست × 3 پسندیدہ × 1

**فعولن اور فاعلن کو سمجھنے کے لئے غور کریں:**

1. فعولن کو اگر اس طرح توڑیں کہ (ف+عو+لن)۔ف حرف کوتاہ ہے اور عو اور لن حرف بلند ہیں۔یعنی فعولن میں پہلے حرف کوتاہ اور پھر دو حروف بلند ہوتے ہیں۔جو الفاظ اس وزن پہ آئیں گے وہ فعولن ہوں گے جیسے اوپر مثالیں دی گئی ہیں۔صراحی (ص+را+حی) ص حرف کوتاہ اور را اور حی حروف بلند ہیں۔
2. اسی طرح۔فاعلن۔کو توڑیں تو (فا+ع+لن) فا حرف بلند ہے اور ع حرف کوتاہ اسی طرح لن بھی حرف بلند ہے۔یعنی فاعلن حرف بلند، حرف کوتاہ اور حرف بلند سے مل کر بنتا ہے۔جیسے شاعری (شا+ع+ری) شا حرف بلند ہے، ع حرف کوتاہ اور ری حرف بلند ہے۔

آخری تدوین: اکتوبر 19, 2013

سید مزمل حسین, اکتوبر 18, 2013 #2

پسندیدہ × 3 زبردست × 1

سید مزمل حسین
محفلین
مراسلے: 9
جھنڈا:
موڈ: زندہ دل

---

میری رائے میں اس دھاگے کو "عروض سیکھیں" کا عنوان دیا جائے، شاعری میری دانست میں کوئی اور شے ہے۔عروض شاعری کا صرف لباس ہے۔
اگر کسی صاحب کو میری رائے "انتہا پسندانہ" لگے تو پیشگی معذرت۔

غلام محمد مصطفیٰ, اکتوبر 18, 2013 #3

پسندیدہ × 1

غلام محمد مصطفیٰ
محفلین
مراسلے: 68
جھنڈا:

---

غلام محمد مصطفیٰ نے کہا: ↑

> میری رائے میں اس دھاگے کو "عروض سیکھیں" کا عنوان دیا جائے، شاعری میری دانست میں کوئی اور شے ہے۔عروض شاعری کا صرف لباس ہے۔
> اگر کسی صاحب کو میری رائے "انتہا پسندانہ" لگے تو پیشگی معذرت۔

ابھی وہ گروہ باقی ہے جو "لطیف نثر" کو شاعری نامتا ہے!

مہدی نقوی حجاز, اکتوبر 18, 2013 #4

پسندیدہ × 1

مہدی نقوی حجاز
محفلین
مراسلے: 4,724
جھنڈا:
موڈ: مخمور

---

گستاخی معاف۔۔۔میں نے انگریزی میں ایک جملہ پڑھا تھا جس کا مطلب کچھ یوں تھا کہ شاعر پیدا ہوتا ہے، بنایا نہیں جاتا۔
ہاں، عروض اس کے خیال کو شعر کا لباس پہناتا ہے۔شاعری کے لیے فکر یعنی خیال اور فن یعنی عروض اور صنائع بدائع کی اہمیت مسلمہ ہے۔
عروض پر عبور اور علمِ بیان میں مہارت اگر کسی کو شاعر بنا سکتی تو اردو ادب کا ہر استاد (یعنی معلم) بھی شاعر ہوتا۔

غلام محمد مصطفیٰ
محفلین
مراسلے: 68
جھنڈا:

بہر حال جن احباب کو سوچنا آتا ہے،ان کے لیے یہ دھاگہ ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ جاری رہنا چاہیے۔

غلام محمد مصطفیٰ, اکتوبر 18, 2013 #5

پسندیدہ × 1 متفق × 1

---

غلام محمد مصطفیٰ
محفلین
مراسلے: 68
جھنڈا:

مہدی نقوی حجاز نے کہا: ↑

> ابھی وہ گروہ باقی ہے جو "لطیف نثر" کو شاعری نامتا ہے!

اگر "نثرِ لطیف" شاعری کہلا سکتی ہے، تو ہر وہ شعر جو "شعرِ غیر لطیف" یعنی حسنِ شعری سے عاری ہو، اسے اردو نثر قرار دیا جانا چاہیے نا؟

غلام محمد مصطفیٰ, اکتوبر 18, 2013 #6

پسندیدہ × 1

---

مہدی نقوی حجاز
محفلین
مراسلے: 4,724
جھنڈا:
موڈ:

غلام محمد مصطفیٰ نے کہا: ↑

> اگر "نثرِ لطیف" شاعری کہلا سکتی ہے، تو ہر وہ شعر جو "شعرِ غیر لطیف" یعنی حسنِ شعری سے عاری ہو، اسے اردو نثر قرار دیا جانا چاہیے نا؟

بس پھر ہم اور آپ ہم صدا ہیں اس معاملے میں۔ البتہ جو شاعر پیدا ہوتے ہیں انہیں عروض کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ وہ پیدائشی موزوں طبع ہوتے ہیں اور جو شعر کہنے کا قصد کر کے لکھیں وہ دقیق موزوں ہوتا ہے

مہدی نقوی حجاز, اکتوبر 18, 2013 #7

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:

حضراتِ گرامی! ابھی یہ سلسلہ جاری ہے جس میں فی الحال عروض اور فی المآل مزید چیزیں سکھائی جائیں گی ان شاءاللہ تعالیٰ۔ اگر صرف عروض سکھانا مقصد ہوتا تو واقعی اس سلسلے کا نام "عروض سیکھیں" زیادہ مناسب تھا، مگر ماہنامہ ذوق و شوق میں شائع ہونے والا سلسلہ جسے تقریباً تیرہ مہینے ہو چکے ہیں اس کا مقصد صرف عروض سکھانا نہیں، بہر حال آپ حضرات کی بیش قیمت آراء اس سلسلے کی عمدگی کے لیے ناگزیر ہیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔
غلام محمد مصطفیٰ

آخری تدوین: مارچ 9, 2014

محمد اسامہ سَرسَری, اکتوبر 18, 2013 #8

متفق × 1

موڈ:

غلام محمد مصطفیٰ نے کہا: ↑

میری رئے میں اس دھاگے کو "عروض سیکھیں" کا عنوان دیا جائے، شاعری میری دانست میں کوئی اور شے ہے۔ عروض شاعری کا صرف لباس ہے۔
اگر کسی صاحب کو میری رائے "انتہا پسندانہ" لگے تو پیشگی معذرت۔

۔بچے کے پیدا ہونے سے پہلے اس کا لباس تیار کر کے رکھا جاتا ہے یہ طریقہ تمدن کا صدیوں سے آزمودہ ہے۔ شاعری کو بھی ۔۔بے لباس۔۔ نہیں بلکہ خوبصورت لباس سے آراستہ اور پیراستہ ہونا چاہیے ناں۔

سید عاطف علی
محفلین

مراسلے: 2,814

جھنڈا:

موڈ:

سید عاطف علی, اکتوبر 18, 2013 #9

زبردست × 2 متفق × 1

سید عاطف علی نے کہا: ↑

۔بچے کے پیدا ہونے سے پہلے اس کا لباس تیار کر کے رکھا جاتا ہے یہ طریقہ تمدن کا صدیوں سے آزمودہ ہے۔ شاعری کو بھی ۔۔بے لباس۔۔ نہیں بلکہ خوبصورت لباس سے آراستہ اور پیراستہ ہونا چاہیے ناں۔

کیا بات ہے سید صاحب کی۔۔۔۔واہ

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری, اکتوبر 18, 2013 #10

دوستانہ × 1

عاطف بھائی میں آپ کی بات سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں ایسا ہی ہونا چاہیئے شاعری کو خوبصورت لباس سے ہی آراستہ ہونا چاہئے۔

سید مزمل حسین
محفلین

مراسلے: 9

جھنڈا:

موڈ:

سید مزمل حسین, اکتوبر 19, 2013 #11

پسندیدہ × 1 دوستانہ × 1

چھٹی مشق حاضر ہے
فعولن:

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

بتانا، سہانا، جتانا، کمانا، گَمانا، اٹھانا، زمانہ، بہانہ، خزانہ، توانا، جمانا

اطاعت، جماعت، شجاعت، کرامت، امانت، خیانت، کہانت، زمانت، رفاقت، صداقت، عنایت،

سوالی، موالی، کمالی، جمالی، خیالی، سنالی، اِکولی، غزالی، حسابی، قوالی، نوابی، عنابی،

کنارہ، بچارہ، ستارہ، ہمارا، پیارا، غبارہ، خسارہ، ہزارہ، فوارہ، پٹارہ، عمارہ،

مسافر، گرافر، کروفر، تفکر، مفکر، مذکر، برابر، متکبر، نومبر، ستمبر، دسمبر

ساقی۔, مارچ 9, 2014 #12

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

بہت خوب ساقی صاحب!

بتانا، سہانا، جتانا، کمانا، گُمانا، اٹھانا، زمانہ، بہانہ، خزانہ، توانا، جمانا

اطاعت، جماعت، شجاعت، کرامت، امانت، خیانت، کہانت، زمانت، رفاقت، صداقت، عنایت،

سوالی، موالی، کمالی، جمالی، خیالی، سنالی، اِکولی، غزالی، حسابی، قوالی، نوابی، عنابی،

کنارہ، بچارہ، ستارہ، ہمارا، پیارا، غبارہ، خسارہ، ہزارہ، فوارہ، پٹارہ، عمارہ،

مسافر، گرافر، کروفر، تفکر، مفکر، مذکر، برابر، متکبر، نومبر، ستمبر، دسمبر

زمانت نہیں ضمانت۔

اِکولی کیا بلا ہے؟

عنابی میں ن مشدد ہے یہ فعولن نہیں بلکہ مفعولن (222) ہے۔ یعنی تین ہجائے بلند۔

بچارہ درست بے چارہ ہے۔

فوارہ اس میں و مشدد ہے۔ یہ بھی مفعولن ہے۔

پٹارہ یہ لفظ پٹاری ہے۔

مسافر میں ر سے پہلے ف کے نیچے زیر ہے، لہذا اس کے تمام قوافی غلط ہیں سوائے مفکر کے۔ البتہ سب فعولن کے وزن پر ہیں سوائے کروفر (کر+رو+فر) اور متکبر (مُ+تَ+کب+بِر) کے۔

آخری تدوین: مارچ 10, 2014

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 9, 2014 #13

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

> زمانت نہیں ضمانت۔

مجھے بھی شک تھا پھر سوچا شاید تُکا لگ ہی جائے

> اِکولی کیا بلا ہے؟

قوالی لکھا تھا میں نے۔ ہمزاد نے غلطی کروادی شاید

> عنابی میں ن مشدد ہے یہ فعولن نہیں بلکہ مفعولن (222) ہے۔یعنی تین ہجائے بلند۔

شکریہ علم میں اضافہ ہوا

> بچارہ درست بے چارہ ہے۔

بے چارے کو جو مرضی کہہ لیں کون سا کچھ بولے گا (مذاق معاف)

> فوارہ اس میں و مشدد ہے۔ یہ بھی مفعولن ہے۔

شکریہ علم میں اضافہ ہوا

> پٹارہ یہ لفظ پٹاری ہے۔

شکریہ

> مسافر میں ر سے پہلے ف کے نیچے زیر ہے، لہذا اس کے تمام قوافی غلط ہیں سوائے مفکر کے۔ البتہ سب فعولن کے وزن پر ہیں سوائے کروفر (کر+رو+فر) اور متکبر (مُ+تَ+کب+بِر) کے۔

مسافر ہمیشہ دکھ ہی دیتے ہیں۔

ساقی۔, مارچ 9, 2014 #14

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

مجھے بڑی کوشش سے بس یہی پانچ مسافر کے ہم قافیہ مل سکے ہیں جو فعولن کے وزن پر ہیں۔مزید کی طرف آپ راہنمائی کردیں

مناظر، مہاجر، مفکر، مظاہر، مفاخر

ساقی۔, مارچ 10, 2014 #15

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

تین مزید تلاش کرنے پر مل گئے ہیں۔

اواخر، مطاہر، مُقاطر،

ساقی۔, مارچ 10, 2014 #16

پسندیدہ × 1

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468

> ساقی۔ نے کہا: ↑
>
> تین مزید تلاش کرنے پر مل گئے ہیں۔
>
> اواخر، مطاہر، مُقاطر،

چند ایک جو آپ نے چھوڑ دیئے ان کی نشاندہی میں کردیتا ہوں۔

اوامر، جواہر، ذخائر، ضمائر، بگاہر، بلازر، جزائر، جوائر، دفاتر، ظواہر، عناصر، معاصر، مضائر، حرائر، مغائر، مہائر، بصائر

آخری تدوین: مارچ 10, 2014

ابن رضا, مارچ 10, 2014 #17

جھنڈا:

پسندیدہ × 1 زبردست × 1

محمد اسامہ سَرسَری

لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

ابن رضا نے کہا: ↑

> چند ایک جو آپ نے چھوڑ دیے ان کی نشاندہی میں کر دیتا ہوں۔
> اوامر، جواہر، ذخائر، ضمائر، بگاہر، بلازر، جزائر، جوائر، دفاتر، ظواہر، عناصر، معاصر، مضائر، حرائر، مغائر، مہائر، بصائر

ان چند ایک میں سے چند ایک سمجھادیں:

بگاہر، بلازر، جوائر، مضائر، مغائر، مہائر

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 10, 2014 #18

دوستانہ × 1

ابن رضا

لائبریرین

مراسلے: 3,468

جھنڈا:

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

> ان چند ایک میں سے چند ایک سمجھادیں:
> بگاہر، بلازر، جوائر، مضائر، مغائر، مہائر

چونکہ آپ نے چند ایک کہا ہے تو چند ایک حاضر ہیں

مغائر: غاریں http://www.urduencyclopedia.org/urdudictionary/index.php?title=مغائر

مہائر: نرم و ملائم اون http://www.urduencyclopedia.org/urdudictionary/index.php?title=مغائر

باقی کے لیے نور الغات سے استفادہ فرمائیں، مزید ایک لفظ بھی یاد آیا "بظاہر"

ابن رضا, مارچ 10, 2014 #19

محمد اسامہ سَرسَری

لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

ان چند ایک میں سے چند ایک سمجھا دیں:
بگاہر، بلازر، جوائز، مضائر، مغائر، مہائر

ابن رضا نے کہا: ↑

چونکہ آپ نے چند ایک کہا ہے تو چند ایک حاضر ہیں
مغائر: غاریں http://www.urduencyclopedia.org/urdudictionary/index.php?title=مغائر
مہائر: نرم و ملائم اون http://www.urduencyclopedia.org/urdudictionary/index.php?title=مغائر

باقی کے لیے نور اللغات سے استفادہ فرمائیں، مزید ایک لفظ بھی یاد آیا "بظاہر"

بھائی! پہلے چند ایک سے آپ کے سب مراد تھے اور دوسرے چند ایک سے یہ چھ۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 10, 2014 #20

صفحہ 1 از 2 | 1 | 2 | اگلا >

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), علم عروض, عروض

اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0

سرورق > فورم > محفلِ ادب > بزم سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd. قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (ساتویں قسط)۔ فاعلن

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزمِ سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اگست 28, 2013

صفحہ 1 از 2 | 1 | 2 | اگلا >

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

ساتویں قسط:
محترم قارئینِ کرام...!...کیسے گزر رہے ہیں صبح وشام...خوب چل رہاہے نا زندگی کا نظام...امید ہے مل رہا ہوگا راحت وآرام...مگر ذہن میں رکھنا قائدِ اعظم کا پیغام...کام، کام اور کام...ہم بھی یہی کہیں گے سرِ عام...زندگی ہے محنت کے بغیر ناتمام۔

پچھلی قسط میں معلوم ہوا تھا کہ پانچ حرفی رکن کی دو قسمیں ہیں:
1۔ فعولن
2۔ فاعلن

1۔ ’’فعولن‘‘ تو ہم نے مثالوں سے اچھی طرح سمجھ لیا تھا جیسے: ولادت، رضاعت، لڑکپن...جوانی...بڑھاپا...شہادت...قیامت...بہشتی...فرشتے...بہاریں...ہمیشہ...وغیرہ...وغیرہ۔

2۔ اب ذرا ’’فاعلن‘‘ کی خبر لیتے ہیں...یعنی ایک ’’ہجائے بلند‘‘...پھر...’’ہجائے کوتاہ‘‘...پھر...’’ہجائے بلند‘‘۔ جیسے: بچپنا...تربیت...نوجواں...طاقتیں...زندگی...برزخی...جنتی...نعمتیں...راحتیں...مستقل...تاابد...وغیرہ۔

ارے...! یہ آپ کی پیشانی پر اتنی سلوٹیں کہاں سے آگئیں؟ کیا کہا...؟ نہیں سمجھ میں آیا...مگر کیوں؟ ’’فعولن‘‘ اور ’’فاعلن‘‘، ’’ہجائے بلند‘‘ اور ’’ہجائے کوتاہ‘‘ تو پچھلی قسطوں میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوچکے ہیں۔

اچھا اب سمجھ میں آیا کہ آپ کو سمجھ میں کیوں نہیں آیا، اب آپ کی سمجھ میں یقینا یہ نہیں آرہا ہوگا کہ ہماری سمجھ میں یہ کیسے آیا کہ وہ آپ کی سمجھ میں اس لیے نہیں آیا...نہیں آیا نا سمجھ میں؟ یہی تو ہم بھی کہہ رہے ہیں کہ آپ کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا اور ہماری سمجھ میں بھی صرف وہی آیا کہ جس کا سمجھنا ضروری تھی، ایسا کیوں ہوا کہ وہ ہماری سمجھ میں آگیا، مگر آپ کی سمجھ میں نہیں آیا؟ اس کی وجہ غالبًا یہ ہوگی کہ:
یا تو آپ نے پچھلی قسطیں پڑھی ہی نہیں ہیں...یا پھر پڑھی تو ہیں، مگر سمجھے بغیر...یا سمجھ بھی لیا ہوگا، مگر اس کی مشق نہیں کی ہوگی...یا مشق بھی کرلی ہوگی، مگر زیادہ وقت گزرنے پر ذہن سے نکل گیا ہوگا۔

اب آتے ہیں ’’فاعلن‘‘ کی طرف۔

''فاعلن''(۲۱۲) کی چند مزید مثالیں:
جنوری... فروری... سر سری... کپکپی... مصطفیٰ... مجتبیٰ... فاصلے... قافلے... استری... مستری... جستجو... گفتگو... روبرو... ہوبہو... بے وفا... بے سرا... باعمل... آج کل... لازمی... عارضی... اکتفا... انتہا... ملتوی... مقتدی۔

امید ہے اتنی مثالیں کافی ہوں گی، اگر صرف مثالوں کو دیکھ کر طبیعت میں جھنجھناہٹ اور جھنجھلاہٹ ہورہی ہے تو زیادہ تلملاہٹ اور گھبراہٹ کی ضرورت نہیں، بل کہ اس اکتاہٹ اور جھلّاہٹ کو دور کرنے کے لیے چہرے پر مسکراہٹ کی سجاوٹ کے ساتھ درجِ ذیل اشعار کو دلی لگاوٹ اور قلبی تراوٹ کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں:

بارشوں کی فضا عام ہے آج کل۔۔۔ آگیا موسمِ ''آم'' ہے آج کل
راستوں میں بہت گندگی ہوگئی۔۔۔ اس لیے ہر سڑک جام ہے آج کل
لوبیا، ککڑیاں، پیاز، آلو، مٹر۔۔۔ سبزیوں کا بڑھا دام ہے آج کل
جاگنا رات بھر اور جگانا ہمیں۔۔۔ مچھروں کا یہی کام ہے آج کل
آج کل منظرِ صبح ہے خوب رو۔۔۔ دل ربا منظرِ شام ہے آج کل
کام ہے کام پیغامِ قائد ہمیں۔۔۔ مقصدِ زیست آرام ہے آج کل
نام تو تھا محمد اسامہ ترا۔۔۔ کیوں مگر سَر سَرؔی نام ہے آج کل

اس نظم میں سات اشعار ہیں۔۔۔
ہر شعر میں دو مصرعے ہیں۔۔۔۔
ہر مصرع میں چار ارکان ہیں۔۔۔۔ یعنی فاعلن، فاعلن، فاعلن، فاعلن۔

پہلے مصرع میں غور کریں: ''بارشوں کی فضا عام ہے آج کل''
بارشوں=فاعلن...
کی فضا=فاعلن...
عام ہے=فاعلن...
آج کل=فاعلن...

اسی طرح باقی تمام اشعار میں غور کرتے جائیں۔

وضاحت: اسی غور کرنے کو شاعری کی زبان میں ''تقطیع'' کہتے ہیں، یعنی اگر کوئی آپ سے کہے کہ اس نظم کے چھٹے شعر کی تقطیع کریں تو آپ اس کی تقطیع یوں پیش کریں گے:
کام ہے=فاعلن...
کام پے=فاعلن...
غامِ قا=فاعلن...
ئد ہمے=فاعلن...

**ایک کام کی بات:**

یاد رکھیں، اگر آپ کو ''ہجائے بلند'' اور ''ہجائے کوتاہ'' سمجھ میں آگیا اور آپ نے اس کی اتنی مشق کر لی کہ کسی بھی جملے میں غور کرکے آپ اس کے تمام ''ہجائے بلند'' اور ''ہجائے کوتاہ'' کو الگ الگ کرنے پر قادر ہو گئے تو وزنِ شعری آپ گویا آدھے سے زیادہ سیکھ گئے۔

اس کے لیے آپ اپنے ذوق و شوق سے چلتے پھرتے مختلف الفاظ میں صرف یہ غور کرنے کی عادت بنا لیں کہ ان میں کتنے ''ہجائے بلند'' اور کتنے ''ہجائے کوتاہ'' ہیں۔

**کام:**

1۔ فاعلن (۲۱۲) کے وزن پر بیس الفاظ لکھیں۔

2۔ سَرسَری... کپکپی... ڈگڈگی... استری... آدمی

ان تمام الفاظ میں دو باتیں مشترک ہیں: ایک یہ کہ ہر لفظ ''فاعلن'' کے وزن پر ہے اور دوسرا یہ کہ ہر لفظ کے آخر میں ''ی'' ہے، آپ ایسے دس الفاظ مزید لکھیں۔

3۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے ''ہجائے بلند'' اور ''ہجائے کوتاہ'' کے لحاظ سے نمبر نکالیں:

دل... وفا... شام... شمع... کرم... عزم... بلبل... قریب... درخت... عَرَبی... عُلَما... طَلاب... مناسب... کہکشاں... آسمان... منتظمہ... انتظامیہ... نظم... قمر... عمر۔

جیسے: شمع=۱۲... کہکشاں=۲۱۲

4۔ پچھلی تمام اقساط کا خلاصہ لکھیں، جس میں آپ یہ بتائیں کہ پہلی قسط سے موجودہ قسط تک آپ نے کیا کیا سمجھا۔

الحمد للہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہو گئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 28, 2013	#1

پسندیدہ × 2

سید مزمل حسین
محفلین

مراسلے: 9

جھنڈا:

فعولن اور فاعلن کو سمجھنے کے لئے غور کریں:

فعولن کو اگر اس طرح توڑیں کہ (ف+عو+لن)۔ ف حرف کوتاہ ہے اور عو اور لن حرف بلند ہیں۔ یعنی فعولن میں پہلے حرف کوتاہ اور پھر دو حروف بلند ہوتے ہیں۔

اسی طرح فاعلن کو توڑیں تو (فا+ع+لن) فا حرف بلند ہے اور ع حرف کوتاہ اسی طرح لن بھی حرف بلند ہے۔ یعنی فاعلن حرف بلند، حرف کوتاہ اور حرف بلند سے مل کر بنتا ہے۔

سید مزمل حسین, اکتوبر 18, 2013	#2

پسندیدہ × 1

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> سید مزمل حسین نے کہا: ↑
>
> فعولن اور فاعلن کو سمجھنے کے لئے غور کریں:
> فعولن کو اگر اس طرح توڑیں کہ (ف+عو+لن)۔ف حرف کوتاہ ہے اور عو اور لن حرف بلند ہیں۔یعنی فعولن میں پہلے حرف کوتاہ اور پھر دو حروف بلند ہوتے ہیں۔
> اسی طرح فاعلن کو توڑیں تو (فا+ع+لن) فا حرف بلند ہے اور ع حرف کوتاہ اسی طرح لن بھی حرف بلند ہے۔یعنی فاعلن حرف بلند، حرف کوتاہ اور حرف بلند سے مل کر بنتا ہے۔

جزاکم اللہ خیرا۔

محمد اسامہ سَرسَری, اکتوبر 18, 2013 #3

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری بھائی

**قسط نمبر سات کی مشق۔**

**فاعلن کے وزن پر بیس الفاظ**

مجتہد، مقابل، منتظر، بے سبب، کارواں، امتحاں، سختیاں، جانشیں، نوکری، کافیہ، ناتواں، ہو گیا، جو گیا، مُدّتوں، کامراں، نوجواں، انتہا، کرسیاں، فائدہ، قائدہ، کرچیاں،

**سرسری، کپکپی، پر کافیے، فاعلن کے وزن پر۔**

سرمئی، جامنی، کامنی، فارسی، آرسی، کیسری، بے سری، قرمزی، مسترّی، فرَوری، احمری،

**ہجائے بلند: دل**

۔۲، وفا۔۲۱، شمع۔۱۲، کرم۔۱۲، عزم۔۱۲، بلبل۔۲۲، قریب۔۲۲، درخت۔۱۲۱، عربی ۲۲، علما۔۲۱۱، طلاِب ۱۲۲، مناسب۔۱'

**پچھلی اقساط کا خلاصہ**

حروف سے الفاظ بنتے ہیں۔الفاظ سے قافیے بنتے ہیں۔ارکان اور کافیے سے مصرع بنتا ہے دو مصرعے ہوں تو شعر بنتا ہے اور شعروں سے مل کر نظم یا غزل بنتی ہے۔

**قافیہ**: شعر کے آخر میں ہم آہنگ الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں، جیسے۔ آب، تاب، باب وغیرہ

**حرف روی**: قافیے کے آخری اور اصلی حرف کو حرف روی کہتے ہیں۔ جیسے آب، تاب، باب میں "ب" حرف روی ہے۔

**ردیف**: ایسے الفاظ جو بار بار قافیے کے بعد آئیں ردیف کہلاتے ہیں۔

**مقفٰی جملے**: ایسے جملے جن میں قافیے کی پابندی ہو۔

**ہجائے بلند**: الفاظ میں دو طرح کے ہجے ہوتے ہیں، دو حرفی اور ایک حرفی۔ دو حرفی کو ہجائے بلند مثلاً اب، تب، سب۔ یعنی ایک متحرک ایک ساکن۔

**ہجائے کوتاہ**: ایک حرفی کو ہجائے کوتاہ کہتے ہیں مثلاً شاعری میں شا اور ری دو حرفی ہیں اور ع ایک حرفی یا ہجائے کوتاہ ہے۔

**ارکان**: رکن کی جمع ہے۔ ہجائے بلند اور ہجائے کوتاہ سے مل کر ارکان بنتے ہیں۔ اور یہی **وزن** کہلاتے ہیں۔ یعنی اگر شعر کے دونوں مصرعوں میں ارکان برابر ہوں تو شعر باوزن ہوتا ہے۔ ارکان کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی قسم میں **فاعلن** اور **فعولن** پانچ حرفی ارکان ہیں۔

آخری تدوین: مارچ 11, 2014

ساقی۔, مارچ 11, 2014 #4

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

بہت عمدہ جناب!
فرصت ملنے پر چیک کرتا ہوں۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 11, 2014 #5

دوستانہ × 1

---

جناب ساقی۔ صاحب!

**فاعلن کے وزن پر بیس الفاظ**

مجتہد، مقابل، منتظر، بے سبب، کارواں، امتحاں، سختیاں، جانشیں، نوکری، کافیہ، ناتواں، ہو گیا، جو

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

گیا، مُدَّتوں، کامراں، نوجواں، انتہا، کرسیاں، فائدہ، قائدہ، کرچیاں،

**مقابل فاعلن نہیں بلکہ فعولن ہے۔**

**سرسری، کپکپی، پرکافیے، فاعلن کے وزن پر۔**

**کافیے نہیں قافیے**

سرمئی، جامنی، کامنی، فارسی، آرسی، کیسری، بے سری، قرمزی، مستری، فَرُوَری، احمری،

سرمئی کے بارے میں استاد محترم جناب محمد یعقوب آسی صاحب رہنمائی فرما سکتے ہیں کہ یہ فاعلن ہے یا فعلن؟

دل

۔۲، وفا۔۲۱، شمع۔۱۲، کرم۔۱۲، عزم۔۱۲، بلبل۔۲۲، قریب۔۲۲، درخت۔۱۲۱، عربی ۲۲، علما۔۲۱۱، طلاِب ۱۲۲، مناسب۔۱'

کرم فاع(12) نہیں بلکہ فَعَل(21) ہے۔

قریب فعلن(22) نہیں بلکہ فعول(121) ہے۔

عربی فعلن(22) نہیں بلکہ (211) ہے۔ علما کی طرح۔

منظمہ مفعولن(222) نہیں بلکہ مفتَعِلن(2112) ہے۔

انتظامیہ 22122 نہیں بلکہ 22212 ہے۔ ان تِ ظامی یہ (یعنی اس کی ی مشدد ہے)

قمر فاع(12) نہیں بلکہ فَعَل(21) ہے۔

عمر(زندگی) فاع ہے اور عمر(نام) فعَل ہے۔

**پچھلی اقساط کا خلاصہ**

حروف سے الفاظ بنتے ہیں۔ الفاظ سے قافیے بنتے ہیں۔ ارکان اور کافیے سے مصرع بنتا ہے دو مصرعے ہوں تو شعر بنتا ہے اور شعروں سے مل کر نظم یا غزل بنتی ہے۔

**قافیہ**: شعر کے آخر میں ہم آہنگ الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں، جیسے۔ آب، تاب، باب وغیرہ

**حرف روی**: قافیے کے آخری اور اصلی حرف کو حرف روی کہتے ہیں۔ جیسے آب، تاب، باب میں "ب" حرف روی ہے۔

**ردیف**: ایسے الفاظ جو بار بار قافیے کے بعد آئیں ردیف کہلاتے ہیں۔

**مقفی جملے**: ایسے جملے جن میں قافیے کی پابندی ہو۔

**ہجائے بلند**: الفاظ میں دو طرح کے ہجے ہوتے ہیں، دو حرفی اور ایک حرفی۔ دو حرفی کو ہجائے بلند مثلاً اب، تب، سب۔ یعنی ایک متحرک ایک ساکن۔

**ہجائے کوتاہ**: ایک حرفی کو ہجائے کوتاہ کہتے ہیں مثلاً شاعری میں شا اور ری دو حرفی ہیں اور ع ایک حرفی یا ہجائے کوتاہ ہے۔

صرف ایک حرفی کہنا ناکافی ہے، وہ ایک حرف جو اگر ساکن ہے تو اس سے پہلے متحرک نہ ہو اور اگر

متحرک ہے تو اس کے بعد ساکن نہ ہو۔

**ارکان**: رکن کی جمع ہے۔ ہجائے بلند اور ہجائے کوتاہ سے مل کر ارکان بنتے ہیں۔ اور یہی **وزن** کہلاتے ہیں۔ یعنی اگر شعر کے دونوں مصرعوں میں ارکان برابر ہوں تو شعر باوزن ہوتا ہے۔ ارکان کی تین قسمیں ہیں۔
پہلی قسم میں **فاعلن** اور **فعولن** پانچ حرفی ارکان ہیں۔

ماشاءاللہ بہت ہی خوب۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ خوب ترقی سے نوازے۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 11, 2014 #6

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

بہت شکریہ اسامہ بھائی۔
مجھے کچھ اور الفاظ دیں تاکہ میں ہجائے بلند اور کوتاہ کی اچھی طرح مشق کر لوں۔
یا خود سے مختلف الفاظ کی مشق کر لوں۔؟ بعد میں آپ کو چیک کروا لوں گا۔

ساقی۔, مارچ 11, 2014 #7

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> ساقی۔ نے کہا: ↑
>
> بہت شکریہ اسامہ بھائی۔
> مجھے کچھ اور الفاظ دیں تاکہ میں ہجائے بلند اور کوتاہ کی اچھی طرح مشق کر لوں۔
> یا خود سے مختلف الفاظ کی مشق کر لوں۔؟ بعد میں آپ کو چیک کروا لوں گا۔

**بہت شکریہ اسامہ بھائی۔**
**مجھے کچھ اور الفاظ دیں تاکہ میں ہجائے بلند اور کوتاہ کی اچھی طرح مشق کر لوں۔**
**یا خود سے مختلف الفاظ کی مشق کر لوں۔؟ بعد میں آپ کو چیک کروا لوں گا۔**
مذکورہ بالا تمام الفاظ کے ہجائے کوتاہ اور ہجائے بلند متعین کریں اور لفظ کے آگے فاع، فعَل، فعلن، فعولن، فاعلن بھی لکھیں۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 11, 2014 #8

معلوماتی × 1

**ردیف**: ایسے الفاظ جو بار بار قافیے کے بعد آئیں ردیف کہلاتے ہیں۔

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ:

بار بار قافیے سے پہلے بھی آسکتے ہیں

ابن رضا, مارچ 11, 2014 #9

پسندیدہ × 1 معلوماتی × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ابن رضا نے کہا: ↑

**ردیف:** ایسے الفاظ جو بار بار قافیے کے بعد آئیں ردیف کہلاتے ہیں۔
بار بار قافیے سے پہلے بھی آسکتے ہیں

پھر؟

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 11, 2014 #10

دوستانہ × 1 پر مزاح × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

**بہت شکریہ اسامہ بھائی۔**
**مجھے کچھ اور الفاظ دیں تاکہ میں ہجائے بلند اور کوتاہ کی اچھی طرح مشق کر لوں۔**
**یا خود سے مختلف الفاظ کی مشق کر لوں۔؟ بعد میں آپ کو چیک کروالوں گا۔**
مذکورہ بالا تمام الفاظ کے ہجائے کوتاہ اور ہجائے بلند متعین کریں اور لفظ کے آگے فاع، فعل، فعلن، فعولن، فاعلن بھی لکھیں۔

مان گئے جناب۔۔۔۔۔۔۔ہماری چھری سے ہمیں کاٹ ڈالا۔

ساقی۔, مارچ 11, 2014 #11

ابن رضا نے کہا: ↑

**ردیف:** ایسے الفاظ جو بار بار قافیے کے بعد آئیں ردیف کہلاتے ہیں۔
بار بار قافیے سے پہلے بھی آسکتے ہیں

ہاں ہاں اب بچہ ساتویں قسط میں پہنچ گیا ہے اب شاید نہ بھاگے۔

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

معلومات میں اضافہ ہوا

ساقی۔, مارچ 11, 2014 #12

پسندیدہ × 1 پرمزاح × 1

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

ہاں ہاں اب بچہ ساتویں قسط میں پہنچ گیا ہے اب شاید نہ بھاگے۔

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

آگے اور پیچھے دونوں جگہ بھی بار بار آسکتا ھے

ابن رضا, مارچ 11, 2014 #13

متفق × 1 معلوماتی × 1

ابن رضا نے کہا: ↑

آگے اور پیچھے دونوں جگہ بھی بار بار آسکتا ھے

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

اللہ دی قسمیں؟

ساقی۔, مارچ 11, 2014 #14

---

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ:

> ساقی۔ نے کہا: ↑
>
> اللہ دی قسمیں؟

جی سچی

ابن رضا, مارچ 11, 2014 #15

معلوماتی × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 11, 2014 #16

---

> محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑
>
> جناب ساقی۔ صاحب!

محمد یعقوب آسی
محفلین
مراسلے: 6,423
جھنڈا:
موڈ:

سرمئی کے بارے میں استاد محترم جناب محمد یعقوب آسی صاحب رہنمائی فرما سکتے ہیں کہ یہ فاعلن ہے یا فعلن ؟

''سُرمئی'' فاعلن کے وزن پر ہے۔

دل

ـ ۲، وفا۔ ۲۱، شمع۔ ۱۲، کرم۔ ۱۲، عزم۔ ۱۲، بلبل۔ ۲۲، قریب۔ ۲۲، درخت۔ ۱۲۱، عربی ۲۲، علما۔ ۲۱۱، طلاِب ۱۲۲، مناسب۔ ۲۲۱، کہکشاں ۲۱۲، آسمان۔

اس ''دل'' کا کیا کیجئے گا؟ اگر یہ واقعی ''دِل'' ہے۔ کچھ اور ہے تو آپ جانیں۔

فَعَل اور فِعل: زبر زیر کا اہتمام نہ ہو تو نوآموز تذبذب کا شکار ہو سکتا ہے۔ روایتی عروض میں ان کے اوزان بالترتیب فعو اور فاع منقول ہیں، جو فَعَل اور فِعل سے بہر حال بہتر اور واضح تر ہیں۔ کچھ ایسا ہی مسئلہ فَعلُن اور فَعِلُن کے ساتھ ہے۔ میں نے فَعِلُن کی جگہ فُعِلَت تجویز کیا ہے۔ اس طرح اعراب کا التزام کئے بغیر بھی بات واضح رہتی ہے۔ روایتی عروض میں وزن فع سبب ثقیل کے لئے ہے اور فا سبب خفیف کے لئے۔

**ہجائے بلند**: الفاظ میں دو طرح کے ہجے ہوتے ہیں، دو حرفی اور ایک حرفی۔ دو حرفی کو ہجائے بلند مثلاً اب، تب، سب۔ یعنی ایک متحرک ایک ساکن۔
**ہجائے کوتاہ**: ایک حرفی کو ہجائے کوتاہ کہتے ہیں مثلاً شاعری میں شا اور ری دو حرفی ہیں اور ع ایک حرفی یا ہجائے کوتاہ ہے۔

صرف ایک حرفی کہنا ناکافی ہے، وہ ایک حرف جو اگر ساکن ہے تو اس سے پہلے متحرک نہ ہو اور اگر متحرک ہے تو اس کے بعد ساکن نہ ہو۔

یہاں بتایا جانا چاہئے تھا کہ:
ہجائے بلند اور سبب خفیف ایک ہی چیز ہیں۔
ہجائے کوتاہ ایسا ایک حرف ہے جو کسی ہجائے بلند (سبب خفیف) کا حصہ نہ ہو۔
دو ہجائے کوتاہ متواتر واقع ہوں تو وہ سبب ثقیل ہے۔

**ارکان**: رکن کی جمع ہے۔ ہجائے بلند اور ہجائے کوتاہ سے مل کر ارکان بنتے ہیں۔ اور یہی **وزن** کہلاتے ہیں۔ یعنی اگر شعر کے دونوں مصرعوں میں ارکان برابر ہوں تو شعر باوزن ہوتا ہے۔ ارکان کی تین قسمیں ہیں۔
پہلی قسم میں **فاعلن** اور **فعولن** پانچ حرفی ارکان ہیں۔

روایتی عروض میں اصلی رکن یا تو پانچ حرفی ہیں یا چھ حرفی، اس سے کم یہ زیادہ والا کوئی اصلی رکن

نہیں۔فعلن دو ہجائے بلند یا دو سبب خفیف کا مجموعہ ہے،فعلت جزو ہے اور اس کا اصطلاحی نام فاصلہ صغریٰ ہے۔اردو میں فاصلہ کبریٰ مستعمل نہیں ہے۔یہاں ایک اور صورت آتی ہے (مراد،وصول،امیر،غریب،دوات،شہید،کلیم وغیرہ جو فعول کے وزن پر ہیں)اور جن کے

آخری تدوین: مارچ 11, 2014

محمد یعقوب آسی, مارچ 11, 2014 #17

پسندیدہ × 1 زبردست × 1 معلوماتی × 1

---

محمد یعقوب آسی
محفلین
مراسلے: 6,423
جھنڈا:
موڈ:

بھائی یہ پیاز کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اچھی نہیں، محمد اسامہ سَرسَری صاحب! یہ بھری محفل میں راز فاش کر دیتا ہے۔اور یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ پیاز کے بعد پیاس بہت لگتی ہے۔شاید اسی لئے آپ نے اس کو باندھا بھی پیاس کے وزن پر!
لوبیا، ککڑیاں، پیاز، آلو، مٹر ۔۔۔ سبزیوں کا بڑھا دام ہے آج کل

اپنے علامہ صاحب تو اس کو پوری پوری توقیر دے گئے۔ملاحظہ ہو:
تر آنکھیں تو ہو جاتی ہیں، پر کیا لذت اس رونے میں
جب خون جگر کی آمیزش سے اشک پیازی بن نہ سکا
اش ک پ یازی بن ن س کا۔۔ یہاں پیاز کی اپنی "ی" پوری قوت کے ساتھ موجود ہے۔یہ وہی بحر ہے جسے بحرِ ہندی کی بجائے بحرِ ہندی کہتے ہیں۔پروفیسر غضنفر مرحوم ساحلِ سمندر پر بسے ایک شہر سے تھے، آنکھوں کے پانی سے ڈر گئے سو سمندر کو کیوں کر نظر انداز کر سکتے تھے۔بحرِ ہندی کو بحرِ زمزمہ کا نام دے دیا۔وہ کیا جانیں کہ آج ان کے شہر میں جابجا زمزمے پھوٹتے ہیں وہ الگ بات کہ خوش کی جگہ بد ہوتی ہے۔ادھر ہم کہ ٹھہرے خوش فہم، خوشبو کا سنتے ہی اس نام (بحرِ زمزمہ) پر ریجھ گئے! ٹھہرے جو "پیاز خور"! کیا خیال ہے؟ آنکھیں تر ہوئیں؟

آخری تدوین: مارچ 12, 2014

محمد یعقوب آسی, مارچ 11, 2014 #18

پسندیدہ × 1 زبردست × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404

استاد محترم۔۔۔
آپ نے اتنی زحمت اٹھائی اور اتنی تفصیل سے رہنمائی فرمائی اس کے لیے میں آپ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔
سرمئی اور پیاز دونوں کا مسئلہ حل کر دیا، سرمئی فاعلن اور پیاز فعول کے وزن پر ہے۔
میں نے فعل کی جگہ پہلے فعو لکھا تھا پھر پتا نہیں کیا سوچ کر اسے فَعَل لکھ دیا، بہر حال میں چوں کہ روایتی عروض کی اصطلاحات کو ترجیح دیتا ہوں اس لیے آیندہ ان شاءاللہ فعو ہی لکھا کروں گا۔

آنکھیں واقعی تر ہو گئیں۔۔۔ اب یہ نہیں معلوم کہ خوشی سے ہوئیں یا پیاز سے یا خوشبو اور بدبو کے ملاپ سے یا بحر زمزمہ و ہندی سے یا سب سے۔۔۔ مگر تر بہر صورت ہو چکی ہیں۔

جھنڈا:

جزاکم اللہ خیرا۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 12, 2014 #19

پسندیدہ × 1

---

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

> بہت شکریہ اسامہ بھائی۔
> مجھے کچھ اور الفاظ دیں تاکہ میں ہجائے بلند اور کوتاہ کی اچھی طرح مشق کرلوں۔
> یا خود سے مختلف الفاظ کی مشق کرلوں۔؟ بعد میں آپ کو چیک کروالوں گا۔
> مذکورہ بالا تمام الفاظ کے ہجائے کوتاہ اور ہجائے بلند متعین کریں اور لفظ کے آگے فاع، فعَل، فعلن، فعولن، فاعلن بھی لکھیں۔

معذرت چاہتا ہوں تصویری شکل میں پیسٹ کرناپڑا۔۔۔میں نے ایکسل میں لکھا تھا۔کاپی پیسٹ کرنے پر ٹھیک نہیں آرہا تھا۔

| ارکان | الفاظ | ہجائے بلند و کوتاہ | ارکان | الفاظ | ہجائے بلند و کوتاہ | ارکان | الفاظ | ہجائے بلند و کوتاہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| فعو | بہت | 21 | فا | کی | 2 | فاع | بعد | 12 |
| مفعولن | شکریہ | 222 | فعو | اچھی | 21 | فا | میں | 2 |
| فعولن | اسامہ | 221 | فاع | طرح | 12 | فاع | آپ | 12 |
| فعلن | بھائی | 22 | فاع | مشق | 12 | فا | کو | 2 |
| فعو | مجھے | 21 | فا | کر | 2 | فاع | چیک | 12 |
| فا | کچھ | 2 | فا | لوں | 2 | فعلن | کروا | 22 |
| فاع | اور | 12 | فا | یا | 2 | فا | لوں | 2 |
| مفعول | الفاظ | 122 | فاع | خود | 12 | فا | گا | 2 |
| فا | دیں | 2 | فا | سے | 2 | | | |
| فعلن | تاکہ | 22 | فاعلن | مختلف | 212 | | | |
| فا | میں | 2 | مفعولن | الفاظ | 222 | | | |
| فعولن | ہجائے | 221 | فا | کی | 2 | | | |
| فَعُول | بلند | 121 | فاع | مشق | 12 | | | |
| فاع | اور | 12 | فا | کر | 2 | | | |
| مفعول | کوتاہ | 122 | فا | لوں | 2 | | | |

ساقی۔, مارچ 13, 2014 #20

زبردست × 1

صفحہ 1 از 2 | 1 | 2 | اگلا>

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

## اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0



Ignore Threads by Nobita



Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (آٹھویں قسط) دو رکنی مشق

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزمِ سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اگست 28, 2013

صفحہ 1 از 2 | 1 | 2 | اگلا >

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ: خوشگوار

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

آٹھویں قسط:

محترم قارئینِ کرام...!

بل کہ محترم شعرائے عظام...! (ظاہر ہے جب ”فعولن“ اور ”فاعلن“ سیکھ لیا تو شاعر بن ہی گئے... کیوں کہ ”فعولن“ اور ”فاعلن“ کے علاوہ شاعری میں ہے کیا؟... کچھ بھی تو نہیں۔)

اگر آپ ایسا سوچنے لگے ہیں تو ہم نہ یہ کہیں گے کہ آپ بالکل غلط سوچ رہے ہیں اور نہ یہ کہیں گے کہ آپ مکمل طور پر ٹھیک سوچ رہے ہیں، کیوں کہ ابھی آپ نیم شاعر بننے کے قریب ہیں، لہٰذا آپ کا یہ سوچنا کہ شاعری میں ”فعولن“ اور ”فاعلن“ کے علاوہ اور کچھ نہیں، یہ ایک نیم شاعر کی سوچ ہے۔

اب ہم آپ کو حقیقت بتائے دیتے ہیں کہ شاعری صرف ”فعولن“ اور ”فاعلن“ کا نام نہیں، بل کہ یہ دونوں تو محض پانچ حرفی دو رکن ہیں، ان کے علاوہ چھ حرفی اور سات حرفی ارکان کا سیکھنا ابھی باقی ہے، پھر ارکان سے مل کر ”بحور“ بنتی ہیں اور بحور کے جاننے کو ”علم عروض“ کہتے ہیں۔

ع فعولن کے آگے عروض اور بھی ہیں

البتہ ”فعولن“ اور ”فاعلن“ کے علاوہ دوسرے ارکان بتانے اور ان کی مشق کروانے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ”فعولن“ اور ”فاعلن“ میں مزید پختگی حاصل کرلی جائے۔

گھبرائیے نہیں... ہم آپ سے ”فعولن“ اور ”فاعلن“ کی مزید مثالیں بنانے کو نہیں کہیں گے... وہ ماشاءاللہ آپ پہلے ہی سو سو بنا کر اپنے ”شوقِ شاعری“ کا ہمیں یقین دلا چکے ہیں۔

بل کہ اب ہم ذرا ترقی کرتے ہوئے بجائے ایک فعولن یا فاعلن کے دو فعولن اور دو فاعلن کی مثالیں بنائیں گے، یعنی ایسے الفاظ بنائیں گے جن کا وزن ”فعولن فعولن“ یا ”فاعلن فاعلن“ ہو۔

**”فعولن فعولن“ کی مثالیں:**

”خدا ایک ہی ہے... محمد نبی ہیں... تمھاری دعائیں... تمنا ہے دل کی... ہے گرمی کا موسم... یہ آموں کی پیٹی... بھلی لگ رہی ہے۔“
ان تمام مثالوں میں سے ہر ایک میں خوب غور کریں، ان سب کی تقطیع ”فعولن فعولن“ کے وزن پر ہوگی۔

سب سے پہلی مثال ''خدا ایک ہی ہے'' کی تقطیع اس طرح ہوگی:

خدا اے=فعولن

ک ہی ہے=فعولن

یہ بات ایک بار پھر بتائے دیتے ہیں کہ دوچشمی ہا(ھ) اور نون غنہ (ں) کو وزن میں شمار نہیں کیا جاتا، جب کہ حروفِ علت (الف، و ،ی) اور حرفِ ''ہ'' کو وزن میں شمار کرنے یا نہ کرنے کا شاعر کو اختیار ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر ''تمنا ہے دل کی'' اس مثال میں ''ہے'' کی ''ے'' کو شمار نہ کیا جائے گا، لہٰذا اس کا وزن یوں بنے گا:

تمنا=فعولن

ہِ دل کی=فعولن

**''فاعلن فاعلن'' کی مثالیں:**

''اے خدا کر عطا... مصطفیٰ ہیں نبی... سلسلہ خوب ہے... آم کا جوس پی... آم کی پیٹیاں... ماں کی خدمت کرو... سب کی عزت کرو۔''

ان تمام مثالوں میں سے ہر ایک کی تقطیع ''فاعلن فاعلن'' کے وزن پر ہوگی۔

سب سے پہلی مثال ''اے خدا کر عطا'' کی تقطیع یوں ہوگی:

اے خدا=فاعلن

کر عطا=فاعلن

**کام:**

1۔ ''فعولن فعولن'' کے وزن پر بیس مثالیں لکھیں۔

2۔ ''فاعلن فاعلن'' کے وزن پر بیس مثالیں لکھیں۔

3۔ علامہ اقبال کی نظموں کا مطالعہ کریں اور جو نظم آپ کو سب سے زیادہ پسند آئے وہ لکھ کر بتائیں کہ آپ کو وہ نظم سب سے زیادہ کیوں پسند آئی؟

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 28, 2013 #1

زبردست × 1

آٹھویں مشق حاضر ہے اسامہ بھائی۔

فعولن۔۔۔فعولن

وہ بچپن کے دن تھے۔۔۔وہ لمبی تھی راتیں۔۔۔گئی وہ کہاں ہیں۔۔۔جو کرتے تھے باتیں۔۔۔وہ تختی وہ کاپی۔۔۔سلیٹیں دواتیں۔۔۔اچھا ہے وہ دل کا۔۔۔کہو تم سنوں گا۔۔۔سہانا ہے موسم۔۔۔ذرا تم کہو پھر۔۔۔کرو مہربانی۔۔۔ہمیشہ جوانی۔۔۔وہ

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

آیا شہر سے۔۔۔ کہو نا مجھے تم۔۔۔ ہے تم نے یہ دیکھا۔۔۔ یہ تحفہ تو لے لو۔۔۔ محبت کرو تم۔۔۔ ستایا کرو نہ۔۔۔ رولایا کرو نہ۔۔۔ ادھر سے اُدھر تک۔

فاعلن۔۔۔ فاعلن۔
پھول مت توڑنا۔۔۔ اب مجھے چھوڑ دو۔۔۔ نیکیاں کیا کرو۔۔۔ تم مجھے نہ دو سزا۔۔۔ آج دن ہے کونسا۔۔۔ کام پہ دل لگا۔۔۔ شعر سن شعر لکھ۔۔۔ سال ہے آخری۔۔۔ اک مرا کام کر۔۔۔ کر بھلا ہو بھلا۔۔۔ اللہ کا نام لے۔۔۔ فکر دل میں نہ رکھ۔۔۔ سب کا کر کام تو۔۔۔ ذکر کر ذکر تو۔۔۔ بات کر خوب تر۔۔۔ دکھ نہ دے تو کبھی۔۔۔ رو نہ تو جان من۔۔۔ اک ذرا بات سن۔۔۔ چائے پی گرم ہی۔۔۔ خوب سے خوب تر

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نظم مجھے بہت پسند ہے۔ وجہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ نظم سے ہی صاف ظاہر ہو رہی ہے۔ آج کے حالات پر صادق آتی ہے یہ نظم۔!

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر

لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود و بے اثر

تیغ و تفنگ دست مسلماں میں ہے کہاں
ہو بھی، تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر

کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اسے کہ مسلماں کی موت مر

تعلیم اس کو چاہیے ترک جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجۂ خونیں سے ہو خطر

باطل کی فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے در گزر!

علامہ محمد اقبال رح

آخری تدوین: مارچ 15, 2014

ساقی۔, مارچ 15, 2014 #2

زبردست × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ماشاءاللہ ساقی صاحب بہت اچھے جارہے ہیں آپ۔۔۔۔
اللھم زد فزد۔۔۔۔۔

## اغلاط کی طرف نشان دہی:

**اچھا ہے وہ دل کا۔۔۔**اچھا۔۔۔فعلن (22)
**وہ آیا شہر سے۔۔۔**شہر۔۔۔فاع (12)
**کہو نا مجھے تم۔۔۔**"مجھے کہو" کہنا غلط ہے، "مجھ سے کہو" درست ہے۔
**ستایا کرو نہ۔۔۔رولایا کرو نہ۔۔۔**"نہ" نافیہ کو فا (2) باندھنا مناسب نہیں ہے۔
**نیکیاں کیا کرو۔۔۔**لفظ "کیا" اگر "کرنا" سے ماضی کا صیغہ ہو تو فعو (21) ہوتا ہے اور اگر استفہامیہ ہو تو فا (2) ہوتا ہے۔
**تم مجھے نہ دو سزا۔۔۔**اس میں "نہ" زائد از وزن ہے۔
**آج دن ہے کونسا۔۔۔**اس میں "ہے" زائد از وزن ہے۔
**اللہ کا نام لے۔۔۔**لفظ "اللہ" کو مفعول (122) یا بہت سے بہت فعلن (22) باندھنا چاہیے۔البتہ جب دو مرتبہ ہو تو پہلے کو فاع (12) کے وزن پر باندھا جاسکتا ہے جیسے "اللہ اللہ"
**خوب سے خوب تر۔۔۔۔۔**واقعی۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 15, 2014 #3

پسندیدہ × 1

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:

مزید مشق:

فاعلن، فاعلن
اک ذرا بات سن۔۔۔تو نہ یوں چھوڑ اسے۔۔۔یہ بری بات ہے۔۔۔بات تو مان لے۔۔۔اور یہ جان لے۔۔۔اس سے تو چین لے۔۔۔چین جو مل گیا۔۔۔مل گیا سبھی کچھ۔

فعولن، فعولن
وطن یہ ہمارا۔۔۔پیارا ہے سب سے۔۔۔ہمیں جان سے بھی۔۔۔کبھی تم نے سوچا۔۔۔کبھی تم نے سمجھا؟

موڈ: میں کہاں ہوں؟

ساقی۔, مارچ 16, 2014 #4

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ: خوشگوار

مل گیا سبھی کچھ۔۔۔"سبھی کچھ" ~~مفاعلن~~ (فعولن) ہے۔

پیارا ہے سب سے۔۔۔"پیارا" فعلن ہے نہ کہ فعولن۔

آخری تدوین: مارچ 17, 2014

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 17, 2014 #5

پسندیدہ × 1

---

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ: میں کہاں ہوں؟

> محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑
>
> مل گیا سبھی کچھ۔۔۔"سبھی کچھ" فاعلن نہیں بلکہ مفاعلن ہے۔
>
> پیارا ہے سب سے۔۔۔"پیارا" فعلن ہے نہ کہ فعولن۔

| | |
|---|---|
| متن | پیارا |
| حرکات | متحرک،متحرک،ساکن،متحرک،ساکن |
| بجائے | کوتاہ،بلند،بلند |
| اجزا | وتد مجموع سبب خفیف |
| ارکان | فعُولن |
| بحر کا متن | فعُولن |
| نام | ذاتی بحر |

پیارا
تلاش کے لئے یہاں کلک کریں
حرف سے الفاظ کی فہرست تلاش کریں۔
آ ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض

لفظ : پیارا

تلفظ : پیارا
تقطیع: پیا ⊞ را
اراکین (تجرباتی): 110+10 [11010] فعولن
زبان : ہندی
صیغہ : مذکر / واحد

ساقی۔, مارچ 17, 2014 #6

پسندیدہ × 1

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

| | |
|---|---|
| متن | پیارا |
| حرکات | متحرک، متحرک، ساکن، متحرک، ساکن |
| ہجائے | کوتاہ، بلند، بلند |
| اجزا | [illegible] |

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

پیار کو اصولی طور پر پار تقطیع کیا جاتا ہے.

ابن رضا, مارچ 17, 2014 #7

متفق × 1 معلوماتی × 1

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

مل گیا سبھی کچھ۔۔۔ ''سبھی کچھ'' فاعلن نہیں بلکہ مفاعلن ہے۔
پیارا ہے سب سے۔۔۔ ''پیارا''، فعلن ہے نہ کہ فعولن۔

سبھی کچھ مفاعلن نہیں فعولن ہے

ابن رضا, مارچ 17, 2014 #8

متفق × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ابن رضا نے کہا: ↑

پیار کو اصولی طور پر پار تقطیع کیا جاتا ہے.

ابن رضا نے کہا: ↑

سبھی کچھ مفاعلن نہیں فعولن ہے

تائید و تنقید مع تبسم کا بہت شکریہ۔
جزاکم اللہ خیراً۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 17, 2014 #9

دوستانہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری

لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

| | |
|---|---|
| متن | پیارا |
| حرکات | متحرک،متحرک،ساکن،متحرک،ساکن |
| بجائے | کوتاہ،بلند،بلند |
| اجزا | وتد مجموع، سبب خفیف |

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

یہ کونسی ویب سائٹ ہے؟

محمد اسامہ سَرسَری، مارچ 17, 2014 #10

دوستانہ × 1

ابن رضا

لائبریرین

مراسلے: 3,468

جھنڈا:

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

یہ کونسی ویب سائٹ ہے؟

محسن حجازی صاحب کی عروضی ونا مکمل سائیٹ ہے. اس کا نام انھوں نے استاد آسی رکھا تھا

http://ustaad-aasi.urdutools.appspot.com

ابن رضا، مارچ 17, 2014 #11

متفق × 1 معلوماتی × 1

ساقی۔

محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

ابن رضا نے کہا: ↑

پیار کو اصولی طور پر پار تقطیع کیا جاتا ہے.

یہ اصول کیسے بنا اور کس نے بنایا؟

ساقی۔، مارچ 17, 2014 #12

ساقی۔ نے کہا: ↑

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ: خاموش

> یہ اصول کیسے بنا اور کس نے بنایا؟

یاے مذکور حرف (نام نامعلوم. اس کو آدھی ے بھی کہتے ھیں) تو ھر ایک حرف کے لیے آھنگ اور صوتیت کو مد نظر رکھ کر عروضیوں نے بنایا ھے. جیسے نہ سبب ھے مگر کوتاہ باندھا جاتا ھے

ابن رضا، مارچ 17, 2014 #13

معلوماتی × 1

---

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ: خاموش

اسی طرح پیاس کو پاس

ابن رضا، مارچ 17, 2014 #14

معلوماتی × 1

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ: میں کہاں ہوں؟

تو کیا پیا، پیادہ، پیام کی "پا" "پادہ" "پام" تقطیع کریں گے؟

ساقی۔، مارچ 17, 2014 #15

---

توجہ مطلوب استاد محترم

ابن رضا، مارچ 17, 2014 #16

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ:

---

محمد یعقوب آسی
محفلین
مراسلے: 6,423
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

> تو کیا پیا، پیادہ، پیام کی "پا" "پادہ" "پام" تقطیع کریں گے؟

جی نہیں ساقی صاحب۔۔
وہ نہ بولنے والی یے جسے رسماً ''آدھی یے'' کہتے ہیں، اصلاً ہندی خط سے ہے اور معدودے چند الفاظ میں آئی ہے:
دھیان، گیان، پیاس، پیار، کیوں۔۔۔ اور شاید کچھ اور ہوں۔

جاری ہے

محمد یعقوب آسی, مارچ 17, 2014 #17

پسندیدہ × 1

---

محمد یعقوب آسی
محفلین
مراسلے: 6,423
جھنڈا:
موڈ:

لفظ کی املاء اس کی اصوات سے زیادہ اس کی اصل سے منسلک ہوا کرتی ہے۔ آپ کے دیے ہوئے الفاظ کو دیکھتے ہیں۔
پیا۔۔ اگر تو یہ مصدر پِینا سے مشتق ہے تو اس کی اصل میں ی بہت نمایاں ہے، گردان اور صیغوں میں بھی۔ یہ ''آدھی یے'' نہیں ہو سکتا۔
پیا۔۔ اگر پریتم کے معانی میں ہے تو اس کے قرین الفاظ پیتم، پی، وغیرہ سب میں یے بولتی ہے، یہاں بھی بولے گی۔
پیادہ، پیالہ، پیام۔۔ ان کی اصل فارسی ہے اور فارسی میں ''آدھی یے'' کا کوئی تصور نہیں۔ فارسی والے جہاں ی بولتی نہ ہو لکھتے ہی نہیں۔
مثلاً: آئینہ اور آئنہ (دونوں املا درست ہیں)۔

محمد یعقوب آسی, مارچ 17, 2014 #18

پسندیدہ × 1

---

محمد یعقوب آسی
محفلین

فارسی زبان میں البتہ ایک اور ی ہوتی ہے لکھنے میں آتی ہے بولنے میں نہیں آتی۔ اس کا بیان خاصا طوالت طلب ہے۔
کسی اور موقعے پر سہی۔

محمد یعقوب آسی, مارچ 17, 2014 #19

زبردست × 1 معلوماتی × 1

مراسلے: 6,423

جھنڈا:

موڈ:

جزاکم اللہ خیرا۔

محمد اسامہ سَرسَری

لائبریرین

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 17, 2014	#20

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

صفحہ 1 از 2 | 1 | 2 | اگلا >

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

## اس صفحے کی تشہیر

Tweet | G+1 | 0

سرورق > فورم > محفلِ ادب > بزمِ سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق | اردو جدید

رابطہ | مدد | سرورق | اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (نویں قسط)۔ بحرِ متقارب

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزمِ سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اگست 28, 2013

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

نویں قسط:

محترم شعرائے عظام!

جی ہاں جناب! اس بار ہم خود آپ کو ''شعرائے عظام'' کا لقب دے رہے ہیں، اس لیے کہ کسی کو لقب دو وجہ سے دیا جاتا ہے (ہمارے نزدیک)، ایک تو اس وجہ سے کہ وہ صفت اس میں پہلے سے موجود ہوتی ہے جیسے علامہ اقبال مرحوم کو اردو اور فارسی شاعری میں مشرقی روایات بہترین ترجمانی کی وجہ سے ''شاعرِ مشرق'' کا لقب دیا گیا۔ دوسرے اس وجہ سے کسی کو لقب دیا جاتا ہے کہ اس لقب کی لاج رکھتے ہوئے وہ مستقبل قریب میں اپنے اندر اس صفت کو پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

آپ کو ''شعرائے عظام'' کا لقب اس دوسری وجہ سے دیا جارہا ہے، تاکہ اس لقب کی لاج رکھتے ہوئے آپ شاعری سیکھنے کی کوشش کو نہ صرف جاری رکھیں، بل کہ اس سبق کو پڑھ کر مکمل مصرع بنانے پر قادر ہونے کی خوشی میں مزید محنت کریں۔

یاد رکھیں، ایک اچھا شعر کہنے کے لیے جہاں ''فعولن'' اور ''فاعلن'' جیسے ارکان بنانے کی مہارت ضروری ہے (جو کہ ماشاءاللہ! آپ کے اندر پیدا ہوچکی ہے) وہیں ایک عمدہ شعر وجود میں لانے کے لیے ہزاروں اشعار کا مطالعہ کرنا بھی از حد ضروری ہے۔

لہٰذا اب آپ کے ذمے ہے کہ اس لقب ''شعرائے عظام'' کی لاج رکھتے ہوئے اس سلسلے میں دیے گئے کام کو ذوق وشوق سے کرنے کے ساتھ بڑے شعرا کے کلام کو بھی پڑھیں۔ جس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ پہلے ایک شاعر چنیں مثلاً علامہ اقبال، پھر ان کے دیوان ''کلیاتِ اقبال'' کا مطالعہ شروع کردیں اور روزانہ اپنا کچھ وقت مثلاً پندرہ منٹ یا آدھا گھنٹا اس کام کے لیے مختص کرلیں۔

اب آتے ہیں مشق کی طرف:

آپ ماشاءاللہ ''فعولن'' اور ''فاعلن'' کی خوب مشق کرچکے ہیں، حتیٰ کہ ''فعولن فعولن'' اور ''فاعلن فاعلن'' کی مثالیں بھی بناچکے ہیں، یوں سمجھیں جب آپ نے ''فعولن'' کی مشق کی تو گویا آپ نے ایک چوتھائی مصرع بنانا سیکھ لیا، پھر جب آپ نے ''فعولن فعولن'' کی مشق کی تو آدھا مصرع سیکھ گئے، اب اگر اسے بھی دوگنا کرلیں تو آپ مکمل مصرع، بل کہ شعر بنانا سیکھ جائیں گے۔

یعنی ''فعولن فعولن فعولن فعولن'' کے وزن پر جملے بنانے میں اگر آپ کامیاب ہوگئے تو گویا شعر بنانے پر قادر ہوگئے۔

ان جملوں میں غور کریں:
ہمارا بھی روزہ تمھارا بھی روزہ... کراچی میں گرمی بہت ہے زیادہ... ہمارے یہاں آج بجلی نہیں ہے... الٰہی! عطا کر ہمیں بھائی چارہ... محبت سے رہنے کی عادت عطا کر... دسہری، سرولی ہیں آموں کی قسمیں۔
یہ تمام جملے ''فعولن فعولن فعولن فعولن'' کے وزن پر ہیں، انھیں کئی مرتبہ اپنی زبان سے دہرائیں اور غور کریں کہ کہاں حرف علت وزن سے گر رہا ہے اور کہاں نہیں گر رہا۔

مثال کے طور پر:
ہمارا= فعولن بھی روزہ= فعولن تمھارا= فعولن بھی روزہ= فعولن
پہلے رکن ''ہمارا'' میں ایک بھی حرف نہیں گر رہا، دوسرے رکن ''بھی روزہ'' میں ''ی'' شمار نہیں ہوگی، دو چشمی ہا(ھ) کا تو اصول ہے کہ وہ کبھی شمار نہیں کی جاتی، ''ی'' میں اختیار ہوتا ہے، گویا لفظِ ''بھی'' ایک ہجائے کوتاہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آپ کے اندر یہ صلاحیت کیسے پیدا ہوگی کہ آپ بھی ''فعولن فعولن فعولن فعولن'' کے وزن پر پورا جملہ کہنے پر قادر ہو جائیں، ہمارا خیال ہے کہ بعض قارئین خداداد صلاحیت کی بنا پر اب تک قادر ہو چکے ہوں گے، بعض کو بالکل سمجھ میں نہیں آرہا ہوگا، جب کہ بعض کو کچھ کچھ مشکل پیش آرہی ہوگی۔
جنھیں خداداد صلاحیت کی بنا پر سمجھ میں آچکا ہے اور وہ اس وزن پر پورا جملہ بنانے پر قادر ہو چکے ہیں ان کو تو بہت بہت مبارک ہو!
جنھیں بالکل سمجھ میں نہیں آرہا، انھیں چاہیے کہ پچھلی اقساط کو دوبارہ پڑھیں، ان کی خوب مشق کریں پھر اگلی قسط کو سمجھنے کی کوشش کریں۔
جنھیں کچھ کچھ مشکل پیش آرہی ہے، ان کے لیے ہم آسان سا طریقہ بتلائے دیتے ہیں۔

ان الفاظ کو کم از کم بیس مرتبہ زیرِ لب دہرائیں: ''فٹافٹ فٹافٹ فٹافٹ فٹافٹ''
پھر بیس مرتبہ اس جملے کو دہرائیں: ''فٹافٹ کرو تم فٹافٹ کرو تم''
پھر بیس مرتبہ اسے دہرائیں: ''ارادہ اگر ہو فٹافٹ کرو تم''

امید ہے اب کچھ مناسبت ہو گئی ہوگی، اب اپنے طور پر بنانے کی کوشش کریں اور اگر پھر بھی مشکل ہو تو اس عمل کو پھر دہرائیں یہاں تک کہ ''فعولن فعولن فعولن فعولن'' یا ''فٹافٹ فٹافٹ فٹافٹ فٹافٹ'' آپ کی زبان پر اتنا رواں ہو جائے کہ اس وزن پر آپ آسانی سے کئی کئی جملے بنا سکیں۔

**کام:**
1۔ ''فعولن فعولن فعولن فعولن'' اس وزن کے مطابق بیس جملے لکھیں۔
2۔ ان چار جملوں میں غور کریں:
☆ کوئی اس کے جیسا شمارہ نہیں ہے۔ ☆ یہ آموں کا تھیلا تمھارا نہیں ہے۔
☆ سمندر تو ہے پر کنارہ نہیں ہے۔ ☆ کسے ماہِ رمضان پیارا نہیں ہے۔
ان چاروں جملوں میں دو باتیں مشترک ہیں: ۱۔ چاروں ''فعولن فعولن فعولن فعولن'' کے وزن پر ہیں۔ ۲۔ چاروں میں ''شمارہ''، ''تمھارا''، ''کنارہ'' اور ''پیارا'' قوافی ہیں اور ''نہیں ہے'' ردیف ہے۔ البتہ چاروں جملے مطلب اور معنی کے لحاظ سے الگ الگ ہیں، آپ بھی ایسے کم از کم پانچ جملے بنائیں جو ''فعولن فعولن فعولن فعولن'' کے وزن پر ہوں اور ان کا کوئی قافیہ اور ردیف بھی ہو۔

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 28, 2013	#1

زبردست × 2

---

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

نویں مشق: بھائی محمد اسامہ سَرسَری
بیس جملے فعولن فعولن فعولن فعولن کے وزن پر

1:۔اگر دیکھنا ہے تو جی بھر کے دیکھو
2:۔نہ دیکھا کرو تم جھجک سے شرم سے

3:۔کبھی تم نے دیکھا ہے جسموں کو جلتے
4:۔بدن کو تڑپتے، لہو کو اچھلتے
5:۔رفاقت میں سب کو سکوں مل گیا تھا
6:۔جدائی میں اس کی، دلوں کو مچلتے
7:۔کبھی تم نے دیکھا ہے شمس و قمر کو
8:۔کہ اپنے مداروں پہ رہتے ہیں چلتے

9:۔سہانا ہے موسم ذرا جاکے دیکھو
10:۔کبھی غم کسی کا اٹھاکے تو دیکھو

11:۔محبت میں زندہ رہیں کیسے لوگو؟
12:۔جدائی کو دل پر سہیں کیسے لوگو؟
13:۔جو کہنی تھی ہم نے ابھی تک ہے دل میں
14:۔جو باتیں ہیں دل میں کہیں کیسے لوگو؟

15:۔سنو سب کی باتیں کرو اپنی مرضی
16:۔کبھی نہ کسی سے شکایت کرو جی
17:۔ہمیشہ ہی لوگوں کو دو حوصلہ تم
18:۔کسی سے نہ کچھ لو، عنایت کرو جی

19:۔اجی گفتگو کا طریقہ تو سیکھو

20:۔ذرا بات کا تم سلیقہ تو سیکھو

21:۔ نصیبوں سے ہوتا ہے روضے کو جانا
22:۔جو جاو تو اپنا مقدر بنانا

23:۔کیا تم سنو گے مری یہ کہانی
24:۔اگر تم، سنو تو، سناوں گا تم کو
25:۔اگر تم کہو تو بتاوں گا تم کو

قوافی، ردیف، رکھنے والے فعولن کے وزن پر جملے

شہادت سے تم جاوداں ہو گئے ہو
زمیں تم نہیں آسماں ہو گئے ہو
محبت سے تم بد گماں ہو گئے ہو
نہیں نام ور، بے نشاں ہو گئے ہو
ارے تم کیوں بے زباں ہو گئے ہو

ساقی۔, مارچ 20, 2014 #2

زبردست × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

محترم جناب ساقی۔ صاحب!
ماشاءاللہ بہت خوب۔۔۔۔

> 1:۔اگر دیکھنا ہے تو جی بھر کے دیکھو

درست۔

> 2:۔نہ دیکھا کرو تم جھجک سے شرم سے

وزن درست ہے، جھجک سے دیکھنا ترکیب نامانوس سی لگ رہی ہے۔

> 3:۔ کبھی تم نے دیکھا ہے جسموں کو جَلتے
> 4:۔بدن کو تڑپتے، لہو کو اچھلتے

5:۔رفاقت میں سب کو سکوں مل گیا تھا
6:۔جدائی میں اس کی، دلوں کو مچلتے
7:۔کبھی تم نے دیکھا ہے شمس و قمر کو
8:۔کہ اپنے مداروں پہ رہتے ہیں چلتے

واہ یہ تو نظم بنا ڈالی۔۔۔۔

9:۔سہانا ہے موسم ذرا جا کے دیکھو

درست۔

10:۔کبھی غم کسی کا اٹھا کے تو دیکھو

درست۔

11:۔محبت میں زندہ رہیں کیسے لوگو؟
12:۔جدائی کو دل پر سہیں کیسے لوگو؟
13:۔جو کہنی تھی ہم نے ابھی تک ہے دل میں
14:۔جو باتیں ہیں دل میں کہیں کیسے لوگو؟

یہ تو بہترین قطعہ بن گیا ہے۔۔۔۔۔

15:۔سنو سب کی باتیں کرو اپنی مرضی
16:۔کبھی نہ کسی سے شکایت کرو جی
17:۔ہمیشہ ہی لوگوں کو دو حوصلہ تم
18:۔کسی سے نہ کچھ لو، عنایت کرو جی

بہت ہی عمدہ۔۔۔۔لفظ ''نہ'' کو ہجائے کوتاہ ہی باندھا کریں، بہت ہی مجبوری ہو تو الگ بات ہے۔

19:۔اجی گفتگو کا طریقہ تو سیکھو
20:۔ذرا بات کا تم سلیقہ تو سیکھو

یہ بھی اچھا شعر ہو گیا ہے۔

21:۔ نصیبوں سے ہوتا ہے روضے کو جانا
22:۔ جو جاو تو اپنا مقدر بنانا

خوب۔۔۔۔

23:۔ کیا تم سنو گے مری یہ کہانی

لفظ ''کیا'' یا تو سوالیہ ہوتا ہے جیسے ''کیا تم نے کھانا کھالیا؟'' یا ''کرنا'' سے ماضی کا صیغہ ہوتا ہے جیسے ''اچھا کام کیا۔'' پہلی صورت میں ایک ہجائے بلند ہے اور دوسری صورت میں ایک ہجائے کوتاہ پھر ایک ہجائے بلند ہے۔ یعنی فعو (21)

24:۔ اگر تم، سنو تو، سناوں گا تم کو

درست۔

25:۔ اگر تم کہو تو بتاوں گا تم کو

درست۔

قوافی، ردیف، رکھنے والے فعولن کے وزن پر جملے
شہادت سے تم جاوداں ہو گئے ہو
زمیں تم نہیں آسماں ہو گئے ہو

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

لفظ ''کیوں'' فع (2) ہے، اسے (فعو) باندھنا درست نہیں۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 20, 2014 #3

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:


> محترم جناب ساقی۔صاحب!
> ماشاءاللہ بہت خوب۔۔۔۔

شکریہ اسامہ بھائی۔کافی محنت کوشش کرنی پڑی اس دفعہ۔

> نہ دیکھا کرو تم جھجک سے شرم سے
> وزن درست ہے، جھجک سے دیکھنا ترکیب نامانوس سی لگ رہی ہے۔

نہ دیکھا کرو تم جھجک کے، شرم سے

> محبت میں زندہ رہیں کیسے لوگو؟
> جدائی کو دل پر سہیں کیسے لوگو؟
> جو کہنی تھی ہم نے ابھی تک ہے دل میں
> جو باتیں ہیں دل میں کہیں کیسے لوگو؟
> یہ تو بہترین قطعہ بن گیا ہے۔۔۔۔۔

اس کا مطلب محنت رنگ لا رہی ہے۔

> بہت ہی عمدہ۔۔۔لفظ ''نہ'' کو ہجائے کوتاہ ہی باندھا کریں، بہت ہی مجبوری ہو تو الگ بات ہے۔

یاد رکھوں گا انشااللہ

> لفظ ''کیا'' یا تو سوالیہ ہوتا ہے جیسے ''کیا تم نے کھانا کھالیا؟'' یا ''کرنا'' سے ماضی کا صیغہ ہوتا ہے جیسے ''اچھا کام کیا۔'' پہلی صورت میں ایک ہجائے بلند ہے اور دوسری صورت میں ایک ہجائے کوتاہ پھر ایک ہجائے بلند ہے۔یعنی فعو (21)

بہت شکریہ۔اب ٹھیک؟

ذرا تم سنو گے مری یہ کہانی

> لفظ "کیوں" فع (2) ہے، اسے (فعو) باندھنا درست نہیں۔

اس میں سے کونسا حرف اڑایا آپ نے؟ اور کیوں؟

ساقی۔, مارچ 20, 2014 #4

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> اس میں سے کونسا حرف اڑایا آپ نے؟ اور کیوں؟

نہیں سمجھا۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 20, 2014 #5

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

> محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑
>
> نہیں سمجھا۔

کیوں---ک۔یو۔ں
--2--1------

تو کیا یہ "فعو" نہ ہوا؟

ساقی۔, مارچ 20, 2014 #6

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:

> ساقی۔ نے کہا: ↑
>
> کیوں---ک۔یو۔ں
> --2--1------
>
> تو کیا یہ "فعو" نہ ہوا؟

نہیں بھئی، لفظ "کیوں" فع (2) ہے۔ کیوں کہ نون غنہ کو وزنِ شعری میں شمار نہیں کیا جاتا اور "ی" "ک" کے ساتھ ملی ہوئی ہے جیسے "پیار" کی تقطیع "پار" ہوتی ہے اسی طرح "کیوں" کی تقطیع "کو" ہوتی ہے۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 20, 2014 #7

موڈ: خوشگوار

پسندیدہ × 1

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

## اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0

سرورق > فورم > محفلِ ادب > بزم سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید

رابطہ مدد سرورق اوپر

قواعد و ضوابط

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

# شاعری سیکھیں(دسویں قسط)۔بحرِ متدارک

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزم سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اگست 28, 2013

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

دسویں قسط:

محترم قارئین!

پچھلی قسط میں ہم نے ”فعولن فعولن فعولن فعولن“ کے وزن پر جملے بنانے کی مشق کی اور اسے مختلف انداز سے سیکھا ہے، اب اس قسط میں ہم ان شاءاللہ تعالیٰ ”فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن“ کے وزن پر جملے بنانے کی مشق کریں گے۔

اس کے لیے سب سے پہلے ہم فاعلن کے وزن پر الفاظ جمع کر لیتے ہیں:
مصطفی...رُشد کی...بہتریں...شمع ہیں...مجتبیٰ...ہیں مرے...دین کے...رہنما...ختم اب...گرمیوں...کی ہوئیں...چھٹیاں...مدرسے...جائیں گے...روز اب...آپ ہم

اب انھیں باہم جوڑ لیتے ہیں:
(۱) مصطفی رُشد کی بہتریں شمع ہیں
(۲) مجتبیٰ ہیں مرے دین کے رہنما
(۳) ختم اب گرمیوں کی ہوئیں چھٹیاں
(۴) مدرسے جائیں گے روز اب آپ ہم

یہ تو تھا بہت آسان انداز میں موزوں جملے بنانا، اب اسی وزن پر ان دو جملوں میں غور کریں:
(۵) وہ ہیں بدر الدجیٰ، وہ ہیں شمس الضحیٰ
(۶) وہ سراپا ہدایت ہمارے لیے
ان جملوں کی ”فاعلن“ کے وزن پر تقطیع یوں ہوگی:
وہ ہِبد...رُد دُجیٰ...وہ ہِ شم...سُض ضُحیٰ...
وہ سرا...پا ہدا...یت ہما...رے لیے

شروع کی چار مثالوں میں ہر فاعلن کی جگہ ایک مکمل لفظ ہے، مگر پانچویں اور چھٹے جملے میں ہر فاعلن کی جگہ جو لفظ آرہا ہے وہ مکمل نہیں ہے، بل کہ ان میں الفاظ ٹوٹ رہے ہیں۔ دونوں طرح کی مثالیں دینے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ ”فاعلن“ یا ”فعولن“ کی جگہ پورا لفظ آنا ضروری نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آپ میں یہ مہارت کیسے پیدا ہو کہ آپ بھی ''فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن'' کے وزن پر جملے بنانے پر قادر ہو جائیں؟

اس کے لیے ہم ایک آسان طریقہ پیش کرتے ہیں:

ان چار لفظوں کو زیرِ لب کئی بار دہرائیں:------''کھٹکھٹا... کھٹکھٹا... کھٹکھٹا... کھٹکھٹا''

پھر ان چار لفظوں کو بار بار دہرائیں:---------''رب کا در... کھٹکھٹا...رب کا...در کھٹکھٹا''

پھر ان چار لفظوں کو کچھ دیر تک دہرائیں:------''سب ملے... گا تجھے...رب کا در... کھٹکھٹا''

اب انھی لفظوں کو آگے پیچھے کر کے دہرائیں:-----''رب کا در... کھٹکھٹا...سب ملے... گا تجھے''

امید ہے اب کچھ آسان لگ رہا ہو گا، اب خود سے کوئی جملہ اس وزن پر بنانے کی کوشش کریں، اگر کام یابی ہو تو بہت مبارک! ورنہ اوپر دیے گئے نسخے پر پھر عمل کریں۔

ایک اور بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ اب آپ کی شاعری کا وہ مرحلہ آگیا ہے جو کافی وقت مانگتا ہے، لہٰذا چلتے پھرتے ان باتوں کو سوچنا اور ان اوزان کی مشق کرنا، ''فعولن'' اور ''فاعلن'' کے وزن پر الفاظ اور جملے سوچنا آپ کے لیے بہت مفید ثابت ہو گا۔ شرط صرف محنت ہے، مسلسل محنت۔

**کام:**

1۔ یہاں اساتذہ شعراء کا کلام ہے اسے مستقل اپنے مطالعے میں رکھیں۔

2۔ ''فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن'' اس وزن کے مطابق کم از کم بیس جملے لکھیں۔

3۔ ان چار جملوں میں غور کریں:

☆ختم ہونے لگی ہیں مری چھٹیاں ☆ یہ شمارہ ہے اک علم کا آسماں

☆چاند، سورج، ستاروں کی ہے کہکشاں ☆ بادلوں میں چمکنے لگیں بجلیاں

ان چاروں جملوں میں دو باتیں مشترک ہیں: ۱۔ چاروں ''فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن'' کے وزن پر ہیں۔ ۲۔ چاروں میں ''چھٹیاں''، ''آسماں''، ''کہکشاں'' اور ''بجلیاں'' قوافی ہیں۔ البتہ چاروں جملے مطلب اور معنی کے لحاظ سے الگ الگ ہیں، آپ بھی ایسے کم از کم پانچ جملے بنائیں، جو ''فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن'' کے وزن پر ہوں اور ان کا کوئی قافیہ بھی ہو۔

**اس سلسلے کی نویں قسط کے جوابات کی کچھ غلطیوں کی نشان دہی:**

☆لفظ مدرسہ ''فاعلن'' نہیں، بل کہ ''فعولن'' ہے۔

☆لفظ ''شہر''، ''علم'' اور ''رحم'' کا وزن فاع (۱۲) ہے یعنی ہجائے بلند+ہجائے کوتاہ۔

☆لفظ پیارا ''فعولن'' نہیں، بل کہ ''فعلن'' ہے۔

☆لفظ ''مزہ'' کو ''مزا'' لکھنا غلط ہے۔

☆لفظ ''کیا'' دو معنی میں استعمال ہوتا ہے، ایک سوال کے لیے، اس لحاظ سے یہ ایک ہجائے بلند ہے اور دوسرا کرنا سے ماضی کے لیے، اس لحاظ سے یہ ''فعو'' (۲۱) ہے، یعنی ہجائے کوتاہ+ہجائے بلند۔

☆لفظ ''طرف'' میں ''ر'' پر زبر ہے۔

☆لفظ بزرگ فعول ہے نہ کہ فعلن، یعنی ''ب'' اور ''ز'' دونوں پر پیش ہے اور ''ر'' اور ''گ'' دونوں ساکن ہیں۔

☆لفظ ”فرمایا“ کا آخر کا الف گرانا ٹھیک نہیں۔
☆لفظ ”مال“ کا الف گرانا بھی درست نہیں۔
☆لفظ چنبیلی ”فعولن“ نہیں، بل کہ ”مفعولن“ ہے۔
☆لفظ ”عمر“ (زندگی) فاع (۱۲) ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام ”عمر“ فعو (۲۱) ہے۔
☆لفظ ”کیوں“ ایک ہجائے بلند (۲) ہے۔

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 28, 2013 #1

زبردست × 2

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری بھائی اس سبق کی مشق حاضر ہے۔

1. ہو سکے تو مرا کام کردو ابھی
2. جام خالی ہے تو جام بھر دو ابھی
3. چل سکو تو چلو تم ملا کر قدم
4. ساتھ رہنا مرے پل بہ پل دم بہ دم
5. راستہ ہے کٹھن دور منزل ابھی
6. فکر کی بات کیا، ہے اگر پختہ من
7. آخری ہے مرا کام یہ آج کا

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
ان دونوں کو اصلاح کے لیے پیش کردوں موضوع بنا کر؟

اک خدا کے سوا، چھوڑ دے سب کو تو
دل میں جو بت ترے، توڑ دے سب کو تو

سب کے تو کام آ، سب کا تو کام کر
چن لے سیدھی تو رہ، موڑ دے سب کو تو

دل دکھانا کسی کا بری بات ہے
دل جو ٹوٹے ملیں، جوڑ دے سب کو تو
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اک خدا ہی عبادت کے لائق ہے بس
اور جھوٹے ہیں سب، چھوڑ دے سب کو تو

\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~

زندگی چھوڑ دے، یوں تماشا نہ کر
غم ہیں پہلے بہت، اور مت شانہ کر

دے خوشی کی خبر، تو مجھے بھی کبھی
میں پریشان ہوں اور پریشاں نہ کر

راز کو راز رکھ، دے دغا نہ مجھے
ہیں بہت قیمتی ان کو افشا نہ کر

میں ستم کے ہوں قابل اگر ہم نشیں
دے سزا تو مجھے، مجھ کو بخشا نہ کر

تو جہاں بھی رہے میں ترے ساتھ ہوں
مجھ کو لے کے تو چل ایسے حاشا نہ کر

ساقی۔، مارچ 22, 2014    #2

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

محمد اسامہ سَرسَری بھائی اس سبق کی مشق حاضر ہے۔

1.

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

4. ساتھ رہنا مرے پل بہ پل دم بہ دم
5. راستہ ہے کٹھن دور منزل ابھی
6. فکر کی بات کیا، ہے اگر پختہ من
7. آخری ہے مرا کام یہ آج کا

\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~\~

ان دونوں کو اصلاح کے لیے پیش کردوں موضوع بنا کر؟

اک خدا کے سوا، چھوڑ دے سب کو تو
دل میں جو بت ترے، توڑ دے سب کو تو

سب کے تو کام آ، سب کا تو کام کر

بہت خوب ساقی صاحب!
ماشاءاللہ لا قوۃ الا باللہ!

لیکن یہ کیا۔۔۔!!!
اس مشق کے کام کا نمبر 1 اور نمبر 3 تو آپ نے کیا ہی نہیں اور نمبر 2 میرے خیال سے نظمیں ملا کر بھی مکمل نہیں ہوا۔

پہلے نمبر 1 کے مطابق مطالعہ فرمائیں اور ہر شاعر کی کم از کم ایک ایک غزل دھیان سے وزن اور معنی سمجھ کر پڑھیں پھر بتائیں کہ یہ کام کر لیا، پھر اگلے دونوں کام کیجیے گا۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 22, 2014 #3

پسندیدہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

بہت خوب ساقی صاحب!

ماشاءاللہ لا قوۃ الا باللہ!

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

میں نے شروع میں شاید آپکو بتایا تھا کہ میں نے تیرہ اسباق کی پی ڈی ایف فائل بنالی ہے تا کہ نیٹ میسر نہ بھی ہو تو میں اسباق جاری رکھ سکوں۔اس وجہ سے کام نمبر ایک کا لنک پی ڈی ایف فائل میں نہ بن سکا۔ بہر حال مطالعہ تو میں کرتا رہتا ہوں شاعری کا۔مزید توجہ دوں گا تا کہ علم میں گہرائی پیدا ہو سکے۔

نمبر دو اور نمبر تین کا کام تو مکمل ہے آپ دیکھیں تو میں نے ٹوٹل پچیس جملے یا مصرعے لکھے ہیں۔ بیس جملے یا مصرعے نمبر دو کام کے سمجھ لیں اور باقی پانچ جملے یا مصرعے نمبر تین والے کام کے جو آپ میری نظم یا غزل سے بھی لے سکتے ہیں وہ فاعلن کے وزن پر بھی ہیں اور ان کا کافیہ بھی ہے ردیف بھی۔

ساقی۔, مارچ 22, 2014 #4

زبردست × 1

ساقی۔ نے کہا: ↑

میں نے شروع میں شاید آپکو بتایا تھا کہ میں نے تیرہ اسباق کی پی ڈی ایف فائل بنالی ہے تا کہ نیٹ میسر نہ بھی ہو تو میں اسباق جاری رکھ سکوں۔اس وجہ سے کام نمبر ایک کا لنک پی ڈی ایف فائل میں نہ بن سکا۔ بہر حال مطالعہ تو میں کرتا رہتا ہوں شاعری کا۔مزید توجہ دوں گا تا کہ علم میں گہرائی پیدا ہو سکے۔

نمبر دو اور نمبر تین کا کام تو مکمل ہے آپ دیکھیں تو میں نے ٹوٹل پچیس جملے یا مصرعے لکھے ہیں۔ بیس جملے یا مصرعے نمبر دو کام کے سمجھ لیں اور باقی پانچ جملے یا مصرعے نمبر تین والے کام کے جو آپ میری نظم یا غزل سے بھی لے سکتے ہیں وہ فاعلن کے وزن پر بھی ہیں اور ان کا کافیہ بھی ہے ردیف بھی۔

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

بہت خوب۔۔۔
ویسے کافیہ اگرچہ قافیہ کا ہم قافیہ ہے، مگر ”قافیہ“ کا معنیٰ ادا کرنے میں ”ناکافیہ“ ہے۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 23, 2014 #5

پسندیدہ × 1

خوب نگاہ پائی ہے آپ نے۔ کونسا سرمہ لگاتے ہیں؟

مارچ 23, 2014 #6

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

محترم ساقی۔ صاحب!

1. ہو سکے تو مرا کام کر دو ابھی
2. جام خالی ہے تو جام بھر دو ابھی

ماشاءاللہ یہ آپ نے دونوں جملے بلکہ مصرعے موزوں کرنے کے ساتھ ساتھ مقفی بلکہ ذو قافیتین کر دیے، کہ پہلا قافیہ ”کام“ و ”جام“ اور دوسرا ”کر دو“ و ”بھر دو“۔ بہت خوب۔

1. چل سکو تو چلو تم ملا کر قدم
2. ساتھ رہنا مرے پل بہ پل دم بہ دم

یہ بھی اچھا شعر بن گیا ہے، البتہ ”پل بہ پل“ اور ”دم بہ دم“ جیسی ترکیبیں چونکہ فارسی کی ہیں اس لیے دونوں لفظوں کا فارسی یا عربی ہونا ضروری ہے، جبکہ ”پل“ سنسکرت کا لفظ ہے، ”پل پل“ مستعمل ہے، ”پل بہ پل“ کہنا درست نہیں۔

1. راستہ ہے کٹھن دور منزل ابھی
2. فکر کی بات کیا، ہے اگر پختہ من
3. آخری ہے مرا کام یہ آج کا

درست۔۔۔

نیچے دی گئی دونوں نظمیں مزید نوک پلک درست کرکے ”اصلاحِ سخن“ میں پیش کر دیجیے۔

-----------------------
ان دونوں کو اصلاح کے لیے پیش کردوں موضوع بنا کر؟

اک خدا کے سوا، چھوڑ دے سب کو تو
دل میں جو بت ترے، توڑ دے سب کو تو

سب کے تو کام آ، سب کا تو کام کر
چن لے سیدھی تو رہ، موڑ دے سب کو تو

دل دکھانا کسی کا بری بات ہے
دل جو ٹوٹے ملیں، جوڑ دے سب کو تو

اک خدا ہی عبادت کے لائق ہے بس
اور جھوٹے ہیں سب، چھوڑ دے سب کو تو

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

زندگی چھوڑ دے، یوں تماشا نہ کر
غم ہیں پہلے بہت، اور منشا نہ کر

دے خوشی کی خبر، تو مجھے بھی کبھی
میں پریشان ہوں اور پریشاں نہ کر

راز کو راز رکھ، دے دغا نہ مجھے
ہیں بہت قیمتی ان کو افشا نہ کر

میں ستم کے ہوں قابل اگر ہم نشیں
دے سزا تو مجھے، مجھ کو بخشا نہ کر

تو جہاں بھی رہے میں ترے ساتھ ہوں
مجھ کو لے کے تو چل ایسے حاشا نہ کر

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 23, 2014 #7

پسندیدہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

دسویں قسط:

**متلاشی**
محفلین

مراسلے: 2,133

جھنڈا:

موڈ:

پچھلی قسط میں ہم نے ''فعولن فعولن فعولن فعولن'' کے وزن پر جملے بنانے کی مشق کی اور اسے مختلف انداز سے سیکھا ہے، اب اس قسط میں ہم ان شاءاللہ تعالیٰ ''فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن'' کے وزن پر جملے بنانے کی مشق کریں گے۔

اس کے لیے سب سے پہلے ہم فاعلن کے وزن پر الفاظ جمع کر لیتے ہیں:
مصطفی...رُشد کی... بہتریں... شمع ہیں... مجتبیٰ... ہیں مرے...دین کے...رہنما... ختم اب... گرمیوں...کی ہوئیں...چھٹیاں... مدرسے... جائیں گے...روزاب...
آپ ہم

اب انھیں باہم جوڑ لیتے ہیں:
(۱) مصطفی رُشد کی بہتریں شمع ہیں
(۲) مجتبیٰ ہیں مرے دین کے رہنما
(۳) ختم اب گرمیوں کی ہوئیں چھٹیاں
(۴) مدرسے جائیں گے روزاب آپ ہم

یہ تو تھا بہت آسان انداز میں موزوں جملے بنانا، اب اسی وزن پر ان دو جملوں میں غور کریں:
(۵) وہ ہیں بدر الدجیٰ، وہ ہیں شمس الضحیٰ
(٦) وہ سراپا ہدایت ہمارے لیے
ان جملوں کی ''فاعلن'' کے وزن پر تقطیع یوں ہو گی:
وہ ہِ بد...رُد دُ جیٰ... وہ ہِ شم... سُض ضُحیٰ...
وہ سرا... پاہدا...یت ہما...رے لیے

شروع کی چار مثالوں میں ہر فاعلن کی جگہ ایک مکمل لفظ ہے، مگر پانچویں اور چھٹے جملے میں ہر فاعلن کی جگہ جو لفظ آرہا ہے وہ مکمل نہیں ہے، بل کہ ان میں الفاظ ٹوٹ رہے ہیں۔ دونوں طرح کی مثالیں دینے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے کہ ''فاعلن'' یا ''فعولن'' کی جگہ پورا لفظ آنا ضروری نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آپ میں یہ مہارت کیسے پیدا ہو کہ آپ بھی ''فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن'' کے وزن پر جملے بنانے پر قادر ہو جائیں؟
اس کے لیے ہم ایک آسان طریقہ پیش کرتے ہیں:
ان چار لفظوں کو زیرِ لب کئی بار دہرائیں:------''کھٹاکھٹا... کھٹاکھٹا... کھٹاکھٹا... کھٹاکھٹا''
پھر ان چار لفظوں کو بار بار دہرائیں:---------''رب کا در... کھٹاکھٹا...رب کا...در کھٹاکھٹا''
پھر ان چار لفظوں کو کچھ دیر تک دہرائیں:------''سب ملے...گا تجھے...رب کا در... کھٹاکھٹا''
اب انھی لفظوں کو آگے پیچھے کر کے دہرائیں:-----''رب کا در... کھٹاکھٹا...سب ملے...گا تجھے''

امید ہے اب کچھ آسان لگ رہا ہو گا، اب خود سے کوئی جملہ اس وزن پر بنانے کی کوشش کریں، اگر کام یابی ہو تو بہت مبارک! ورنہ اوپر دیے گئے نسخے پر پھر عمل کریں۔

ایک اور بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ اب آپ کی شاعری کا وہ مرحلہ آگیا ہے جو کافی وقت مانگتا ہے، لہٰذا چلتے پھرتے ان باتوں کو سوچنا اور ان اوزان کی مشق کرنا، ''فعولن'' اور ''فاعلن'' کے وزن پر الفاظ اور جملے سوچنا آپ کے لیے بہت مفید ثابت ہو گا۔ شرط صرف محنت ہے، مسلسل محنت۔

**کام:**
1۔ یہاں اساتذہ شعراء کا کلام ہے اسے مستقل اپنے مطالعے میں رکھیں۔
2۔ ''فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن'' اس وزن کے مطابق کم از کم بیس جملے لکھیں۔
3۔ ان چار جملوں میں غور کریں:
☆ ختم ہونے لگی ہیں مری چھٹیاں ☆ یہ شمارہ ہے اک علم کا آسماں
☆ چاند، سورج، ستاروں کی ہے کہکشاں ☆ بادلوں میں چمکنے لگیں بجلیاں
ان چاروں جملوں میں دو باتیں مشترک ہیں: ۱۔ چاروں ''فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن'' کے وزن پر ہیں۔ ۲۔ چاروں میں ''چھٹیاں''، ''آسماں''، ''کہکشاں'' اور

”بجلیاں“ قوافی ہیں۔البتہ چاروں جملے مطلب اور معنی کے لحاظ سے الگ الگ ہیں، آپ بھی ایسے کم از کم پانچ جملے بنائیں، جو ”فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن“ کے وزن پر ہوں اور ان کا کوئی قافیہ بھی ہو۔

**اس سلسلے کی نویں قسط کے جوابات کی کچھ غلطیوں کی نشان دہی:**

☆لفظ مدرسہ ”فاعلن“ نہیں، بل کہ ”فعولن“ ہے۔

جناب اسامہ سرسری بھائی
اوپر آپ نے لکھا
☆لفظ مدرسہ ”فاعلن“ نہیں، بل کہ ”فعولن“ ہے۔
جبکہ میرے خیال سے مدرسہ ”فاعلن“ ہی ہے-----

متلاشی, اگست 25, 2015 #8

متفق × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

متلاشی نے کہا: ↑

> جناب اسامہ سرسری بھائی
> اوپر آپ نے لکھا
> ☆لفظ مدرسہ ”فاعلن“ نہیں، بل کہ ”فعولن“ ہے۔
> جبکہ میرے خیال سے مدرسہ ”فاعلن“ ہی ہے-----

آپ کا خیال درست ہے۔

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 25, 2015 #9

دوستانہ × 1

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

اس صفحے کی تشہیر

0 G+1 Tweet

سرورق > فورم > محفلِ ادب > بزمِ سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید    رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.
قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (گیارھویں قسط)۔ نظم بنانے کا طریقہ

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزم سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اگست 28, 2013

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

گیارھویں قسط:

محترم قارئین! اس بار آپ سے ”دو باتیں“ کرنے کو جی چاہ رہا ہے، مگر پہلے یہ وضاحت کردیں کہ یہ ”دو باتیں“ محترم جناب اشتیاق صاحب کی نہیں ہیں، بل کہ ہماری اور آپ کی ہیں، ان دو میں سے ایک خوشی کی بات ہے اور دوسری ایک اہم بات ہے۔

خوشی کی بات سے پہلے ہم آپ کو اہم بات بتاتے ہیں:

**اہم بات:** اس سلسلے کی سب سے پہلی قسط میں بتایا گیا تھا کہ جس طرح حروف سے مل کر لفظ بنتا ہے اور لفظوں سے مل کر جملہ اور جملوں سے مل کر مضمون یا کہانی۔ اسی طرح نظم بنتی ہے شعروں سے مل کر اور شعر بنتا ہے مصرعوں اور قافیے سے مل کر اور مصرع بنتا ہے ارکان سے مل کر اور قافیہ بنتا ہے دماغ سے۔

ماشاءاللہ شاعری سیکھنے کے لیے ایک عرصے تک آپ حضرات ہمارے ساتھ شامل رہے اور قافیہ، مصرع، شعر اور نظم سے متعلق اہم اہم باتیں سیکھتے رہے اور ساتھ ساتھ ان کی مشق بھی کرتے رہے۔ الحمدللہ قافیے کی تو بہت سی مثالیں آپ نے بنالیں، بہت مبارک ہو مگر یہ بھی واضح رہے کہ قافیے کا علم شاعری کی دنیا میں مشکل ترین سمجھا جاتا ہے، اس لیے قافیے کو تفصیل سے سمجھنے کی ضرورت اب بھی باقی ہے۔

رہی بات یہ کہ دو مصرعوں سے ایک شعر بنتا ہے اور کئی اشعار سے ایک نظم وجود میں آتی ہے تو اس کے حوالے سے ایک بات آپ کو یہ بتائی گئی تھی کہ ہر شعر میں جہاں قافیے کی رعایت کرنی پڑتی ہے وہاں یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ یہ شعر کسی متعین وزن کے مطابق ہے یا نہیں، پھر وزن کے لحاظ سے یہ بات عرض کی گئی تھی کہ ہر شعر کا جو وزن ہوتا ہے اسے اس کی ”بحر“ کہا جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہر شعر کسی نہ کسی بحر میں ہوتا ہے، اردو زبان میں کئی ساری بحریں ہیں، ان میں سے دو بحریں آپ سمجھ کر ان کی اچھی خاصی مشق بھی کرچکے ہیں۔

البتہ ان کے نام آپ کو اب معلوم ہوں گے:

1۔ بحرِ متقارب: اس کا وزن ہے: فعولن فعولن فعولن فعولن

2۔ بحرِ متدارک: اس کا وزن ہے: فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

یہ پوری تفصیل بتانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو ان دونوں بحروں کے ناموں سے واقفیت کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوجائے کہ اب تک آپ کی محنت ایک خاص ربط کے ساتھ رہی ہے۔

**خوشی کی بات** یہ ہے کہ اس سلسلے کی برکت سے الحمدللہ ہمارے ایک بھائی (محمد شعیب صدیق از خیر پور ٹامیوالی) نے ہمیں پوری ایک نظم ارسال کی جو کہ بحرِ متقارب یعنی ”فعولن فعولن فعولن فعولن“ کے وزن پر تھی، ہمیں وہ نظم بہت اچھی لگی اور اسے

”آوازِ دل“ کے نام سے ماہنامہ ذوق وشوق کے ستمبر کے شمارے کی زینت بنایا گیا ہے۔
اس خبر کے سنانے کا مقصد یہ ہے کہ باقی قارئین بھی یہ ذہن نشین فرمالیں کہ اب وہ بھی ایک عدد نظم بنانے پر قادر ہو چکے ہیں۔

کیا کہا...؟ نہیں بنا سکتے ؟ ارے، مگر کیوں...؟ جب کہ نظم میں جتنی چیزیں ہوتی ہیں وہ سب آپ نہ صرف سمجھ چکے ہیں، بل کہ اچھی طرح ان کی مشق بھی کر چکے ہیں، چلیے آپ کی آسانی کے لیے ہم آپ کی کچھ مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک عدد نظم تیار کرنے کے لیے پانچ اشیاء درکار ہیں:
1۔ایک کاغذ (اخبار کا نہیں، کیوں کہ اس پر بہت کچھ پہلے ہی لکھا ہوتا ہے)
2۔ایک قلم (جو چلتا بھی ہو) یا ایک پنسل (جس کی نوک بھی ہو)
3۔آپ کے دماغ پر کسی کام کا بوجھ نہ ہو۔(مگر دماغ بالکل خالی بھی نہ ہو)
4۔موسم اچھا ہو۔(لیکن برسات نہ ہو کہ آپ کاغذ قلم چھوڑ کر بارش میں نہانے چلے جائیں)
5۔آپ نے اس سلسلے کی پچھلی دس قسطوں کی اچھی طرح مشق کرلی ہو۔اگر نہیں کی تو نظم بعد میں بنائیے، پہلے پچھلی قسطوں میں دیے گئے تمام اسباق کی اچھی طرح مشق کر لیجیے۔

یہ پانچ چیزیں اگر آپ کو مہیا ہیں تو آئیے اب نظم بنانے کے طریقۂ کار پر بات کرتے ہیں:
☆...پہلے کوئی موضوع متعین کیجیے، مثلاً: اللہ تعالیٰ کی حمد یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت یا والدین کی عظمت یا اساتذہ کی مہربانیاں یا ماہ نامہ ذوق وشوق کے کارنامے یا کوئی اور موضوع۔
☆...پھر بحر کا انتخاب کیجیے، یوں تو بحریں کئی ساری ہیں، مگر اب تک آپ دو بحریں سیکھ چکے ہیں انھیں میں سے کسی ایک کا چناؤ کرلیجیے۔
☆...پھر اپنی منتخب بحر کے مطابق ایک جملہ بنائیے اور اس کے آخری الفاظ میں غور کرتے ہوئے قافیے کا انتخاب کیجیے۔
☆...پھر اس منتخب قافیے کے مطابق دس بیس الفاظ اپنے کاغذ پر نوٹ کر لیجیے۔
☆...پھر ہمت کرکے نظم بناتے چلے جائیے۔

**کام:**
1۔کسی بھی بڑے شاعر کی کوئی نظم لکھ کر اس کے مشکل الفاظ کے معانی لغت میں سے دیکھ کر لکھیے۔
2۔کسی بھی موضوع پر اچھی سی نظم بحر متقارب یا بحر متدارک میں لکھیے۔
3۔درج ذیل الفاظ کو کسی اردو لغت (مثلاً نور اللغات) سے دیکھ کر ان کا ہجائے کوتاہ اور ہجائے بلند کے لحاظ سے وزن متعین کیجیے:
☆وزن ☆شعر ☆قمر ☆فجر ☆ظہر ☆تجربہ ☆مہربان ☆قسم ☆قرض ☆صبح ☆تنبیہ ☆زیادہ ☆بڑھانا ☆تمھارا ☆پیارے ☆مسئلہ ☆ترقی ☆تنزل ☆کیونکہ ☆چنانچہ۔

الحمد للہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہو گئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 28, 2013 #1

زبردست × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

کام نمبرایک:

پُرسشِ غم کا شکریہ، کیا تجھے آگہی نہیں
تیرے بغیر زندگی، درد ہے زندگی نہیں

دور تھا اک گزر گیا، نشہ تھا اک اُتر گیا
اب وہ مقام ہے جہاں شکوۂ بیرخی نہیں

تیرے سوا کروں پسند، کیا تری کائنات میں
دونوں جہاں کی نعمتیں، قیمتِ بندگی نہیں

لاکھ زمانہ ظلم ڈھائے، وقت نہ وہ خدا دکھائے
جب مجھے ہو یقیں کہ تُو، حاصلِ زندگی نہیں

دل کی شگفتگی کے ساتھ، راحتِ مے کدہ گئی
فرصتِ مہ کشی تو ہے، حسرتِ مہ کشی نہیں

زخم پہ زخم کھا کے جی، اپنے لہو کے گھونٹ پی
آہ نہ کر، لبوں کو سی، عشق ہے دل لگی نہیں

دیکھ کے خشک و زرد پھول، دل ہے کچھ اس طرح ملول
جیسے تری خزاں کے بعد، دورِ بہار ہی نہیں

احسان دانش

کام نمبرایک: مشکل الفاظ کے معنی

پرسش غم۔ غم کے بارے میں پوچھنا۔
آگہی۔ واقفیت، آگاہی
شگفتگی۔ پھول وغیرہ کے کھلنے کی حالت
مے کدہ۔ شراب پینے کی جگہ، میخانہ، بادہ خانہ
مہ کشی۔ شراب پینا۔
حسرت۔ محرومی، مایوسی
ملول۔ غمگیں، رنجیدہ۔

کام نمبر دو: بحرِ متقارب میں نظم۔

ستم گر ستم سے کنارہ کرو اب
محبت سے دن تم گزارہ کرو اب

جفاؤں کو چھوڑو، وفاؤں پہ آؤ
نئ زندگی کا نظارہ کرو اب

سنا ہے، کہ تم نے اٹھائی تھی چلمن
نہیں ہم نے دیکھا، دوبارہ کرو اب

جو باتیں ہیں بیتی، نہ چھیڑو دوبارہ
اگر جان چاہو، اشارہ کرو اب

عداوت نے تم کو ہے پتھر بنایا
محبت سے دل کو شرارہ کرو اب

کام نمبر تین: ہجائے کوتاہ و بلند

وزن☆۱۲
شعر☆۱۲
قمر☆۱۲
فجر☆۱۲
ظہر☆۱۲
تجربہ☆۲۱۲
مہربان☆۱۲۱۲
قِسم☆۲۱
قرض☆۱۲
صبح☆۱۲
تنبیہ☆۱۲۲
زیادہ☆۲۲۱
بڑھانا☆۲۲۲

تمھارا☆۲۲۲

پیارے☆۲۲

مسئلہ☆۲۱۲

ترقی☆۲۲۱

تنزل☆۲۲۱

کیونکہ☆۲۲۱

چنانچہ۔☆۲۲۱

ساقی۔,مارچ24, 2014 #2

زبردست × 1

---

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

محمداسامہ سَرسَری

ساقی۔,مارچ24, 2014 #3

دوستانہ × 1

---

محمداسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

ماشاءاللہ بہت عمدہ ساقی بھائی! آپ تو آندھی طوفان کی رفتار سے جارہے ہیں۔

ان الفاظ کے بارے میں ہجائے بلند اور ہجائے کوتاہ کی نشاندہی غلط کی ہے۔

قمر تجربہ بڑھانا تمھارا کیونکہ

قمر۔۔۔فعو

تجربہ۔۔۔فاعلن

بڑھانا۔۔۔فعولن

تمھارا۔۔۔فعولن

کیونکہ۔۔۔فعلن

محمداسامہ سَرسَری,مارچ24, 2014 #4

پسندیدہ × 1

---

محمداسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

ماشاءاللہ بہت عمدہ ساقی بھائی! آپ تو آندھی طوفان کی رفتار سے جا رہے ہیں۔

ان الفاظ کے بارے میں ہجائے بلند اور ہجائے کوتاہ کی نشاندہی غلط کی ہے۔

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

بہت شکریہ اسامہ بھائی۔ آندھی طوفان کی رفتار سے جانے میں خطرہ تو نہیں؟

اغلاط کی نشاندہی کا شکریہ

ساقی۔، مارچ 24, 2014 #5

پسندیدہ × 1

نہیں۔۔

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری، مارچ 24, 2014 #6

دوستانہ × 1

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری، شوق شاعری (مکمل)، عروض

اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0

سرورق ‹ فورم ‹ محفلِ ادب ‹ بزم سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (بارھویں قسط)۔ مثنوی اور قطعہ

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزمِ سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اکتوبر 27, 2013

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

بارھویں قسط:

محترم قارئین! اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ آپ نے شاعری اور اس کے اوزان کہاں سے سیکھے تو آپ جواب دے سکتے ہیں کہ ’ماہ نامہ ذوق وشوق‘ میں شائع ہونے والے سلسلے ’شوقِ شاعری‘ کی ہر مہینے مشق کر کے سیکھے... مگر ہمارا معاملہ ذرا مختلف ہے:

ایک صاحب ہم سے پوچھنے لگے کہ کیا آپ نے باقاعدہ کہیں سے یہ فن سیکھا ہے؟ تو ہم نے انھیں جواب دیا کہ باقاعدہ کہیں سے نہیں سیکھا۔ اب آپ ہم سے یہ پوچھیں گے کہ پھر دوسروں کو کس طرح سکھا رہے ہیں؟

تو جناب ہم آپ کو یہ راز بتا ہی دیں کہ ہم نے یہ فن نہ کسی کتاب سے سیکھا ہے اور نہ ہی کسی استاد سے، البتہ اچھی خاصی شد بد ہونے کے بعد ہمیں شاعری سے متعلق کتابیں پڑھنے کا موقع ملا اور ماہر اساتذہ کی رہنمائی بھی بعد میں میسر آئی۔

ہماری عمر تیرہ برس ہوگی کہ جب ہمیں قطعاً اس بات کا علم نہیں تھا کہ شعر کیا ہوتا ہے اور شاعری کس چڑیا کا نام ہے؟ مدرسے میں فارسی کے ابتدائی قواعد کی کتابیں پڑھنے کے بعد ہماری ”پنج کتاب“ شروع ہوئی، اس ایک کتاب میں پانچ کتابیں تھیں، جن میں سے پہلی کتاب کا نام ”کریما“ تھا، یہ شیخ سعدی رحمہ اللہ کی لکھی ہوئی نصیحت آموز اشعار اور نظموں پر مشتمل سولہ صفحے کی مختصر سی کتاب ہے۔ اس کے ابتدائی اشعار یہ ہیں:

کریما! ببخشائے بر حالِ ما۔۔۔ کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
نداریم غیر از تو فریادرس۔۔۔ توئی عاصیاں را خطا بخش وبس
نگہ دار مارا ز راہِ خطا۔۔۔ خطا در گزار و صوابم نما

اس کا وزن تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے، یعنی ”فعولن فعولن فعولن فعو“

ہم آپ کو لگے ہاتھوں یہ بھی بتاتے چلیں کہ اس طرح کی نظم جس کے ہر شعر میں الگ الگ قافیہ استعمال کیا جائے اسے ”مثنوی“ کہتے ہیں۔ مثنوی کے لیے عام طور پر یہی وزن استعمال کیا جاتا ہے۔

خیر ہم نے ”کریما“ کا پہلا شعر پڑھا، سمجھا اور اس کا ترجمہ یاد کرلیا۔ استاد صاحب نے بتایا کہ اس کو شعر کہتے ہیں کہ جس میں دو جملے برابر سرابر ہوں اور دونوں کے آخر میں ایک ایک لفظ ہم قافیہ ہو جیسے کہ درج بالا پہلے شعر میں ”ما“ اور ”ہوا“ ہے، ان دونوں کے آخر میں ”الف“ ہے۔

پھر ایک روز ایک طالب علم ساتھی نے کہا:

”یہ شیخ سعدی بھی کیا چیز تھے! اتنے اچھے انداز میں نظمیں کہہ ڈالیں۔ واقعی یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔“

اس کی یہ بات سن کر ہم نے دل میں سوچا کہ وہ بھی ہماری طرح انسان تھے، لہٰذا یہ کام تو ہم بھی کر سکتے ہیں، چناں چہ یہ سوچ کر ہم کاغذ قلم لے کر بیٹھ گئے۔ حال یہ تھا کہ شاعری کی الف بے سے بھی واقف نہیں تھے اور ہماری ناواقفیت کا اس سے اندازہ لگائیں کہ ہماری معلومات یہیں تک تھی کہ شاعری کا تعلق صرف فارسی زبان سے ہے... چناں چہ ہم نے بھی فارسی زبان میں ایک نعت

لکھنی شروع کر دی...ایک گھنٹے میں ایک شعر لکھا جس میں فارسی کے جملہ قواعد کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ شاعری کے قواعد کے ساتھ بھی کافی ناروا سلوک کیا گیا تھا۔
غرض پورے دو دن تک ہم اسی دھن میں رہے کہ چار پانچ اشعار کی ایک نعت لکھیں۔ نہ کھانے پینے کا ہوش، نہ نیند کا خیال۔ بڑی مشکل سے ہم نے ایک عدد نعت لکھ ڈالی۔ پھر ہم نے اسے ایک دوسرے کاغذ پر صاف ستھرا کر کے لکھا اور گئے اپنے ایک استاد صاحب کو دکھانے، استاد صاحب اگرچہ فارسی نہیں پڑھاتے تھے، مگر انھوں نے فارسی پڑھی ہوئی تھی اور شعر و شاعری کا بھی کافی شغف ان میں پایا جاتا تھا۔
''یہ کیا ہے بھئی...!'' انھوں نے بڑی حیرت سے ہمارے نعت والے پرچے کو دیکھ کر استفسار کیا۔
''جی...وہ...میں نے ایک نعت لکھی ہے!'' ہم نے ڈرتے ڈرتے بتایا۔
''کہاں سے دیکھ کر؟'' انھوں نے نظریں نعت پر جمائے ہم سے پوچھا۔
''جی... کہیں سے نہیں...خود لکھی ہے اپنے ذہن سے۔'' ہم نے حوصلہ کر کے جواب دیا۔
''اپنے ذہن سے...!!'' شاید انھیں یقین نہیں آیا تھا، اسی لیے زیرِ لب کچھ کہنے لگے، مگر ہمیں کچھ سنائی نہ دیا۔
اور پھر وہ ہوا جس کی ہمیں توقع نہ تھی...ان کی پیشانی پر پڑنے والے بلوں سے ناگواری جھلکنے لگی...پھر وہ کہنے لگے:
''اول تو لکھا ایسا ہے کہ سمجھ میں بڑی مشکل سے آ رہا ہے...پھر فارسی کی بہت سی غلطیاں ہیں...پھر قافیہ بھی درست نہیں باندھا گیا... بیٹا! شاعری کے حوالے سے سب سے اہم بات یہ ہے کہ شعر میں وزن کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے جس سے بہت کم لوگ واقف ہوتے ہیں، خود میری معلومات بھی اس بارے میں کافی محدود ہیں۔''
یہ باتیں سننے کے بعد ہم سے صرف ایک سوال ہی بن پڑا: ''جی وہ آپ جو اشعار سناتے رہتے ہیں کلاس میں؟''
''ارے برخوردار! وہ تو میں نے مشہور شعرائے کرام کے کچھ اشعار یاد کر لیے ہیں، بس وہی سناتا ہوں، خود بنانا تو مجھے بھی نہیں آتا۔'' پھر ہماری پیٹھ تھپک کر مخلصانہ مشورہ دیتے ہوئے فرمایا: ''جاؤ، بیٹا! اپنی پڑھائی پر توجہ دو...دیکھو تمھارا خط بھی کافی خراب ہے...پھر فارسی کے قواعد بھی معلوم ہوتا ہے تمھیں صحیح سے یاد نہیں ہیں...ایسے میں اگر شاعری سیکھنے لگو گے تو نہ ادھر کے رہو گے نہ ادھر کے۔''
ہم نے نعت کا پرچہ لپیٹ کر جیب میں ڈالا اور وہاں سے لوٹ آئے، مگر وہ کہتے ہیں نا کہ شکر خورے کو اللہ شکر دے ہی دیتا ہے... ہمیں بھی ہماری مطلوبہ شکر ایک دن اچانک مل گئی، یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے شعر و شاعری سیکھنے کے اسباب پیدا فرما دیے، وہ کیا اسباب ہوئے؟ یہ ہم آپ کو ان شاءاللہ تعالیٰ پھر کبھی بتائیں گے۔
خیر، مذکورہ بالا قصے سے کچھ اور نہیں تو آپ کو اتنا تو معلوم ہو ہی گیا ہو گا کہ ''مثنوی'' کسے کہتے ہیں، اس کے مقابلے میں ''قطعہ'' آتا ہے، ''قطعہ'' ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر شعر کے دوسرے مصرع کا قافیہ پوری نظم میں ایک جیسا ہو...جیسے:

عزیزو، رفیقو، مرے دوستو!
مری بس یہی آپ سے عرض ہے
خدا اور نبی سے محبت کرو
یہ ہر اک مسلمان پر فرض ہے
حقوق العباد آپ پورے کریں
یہ بھی زندگی کا بڑا قرض ہے

اس میں غور کریں ہر شعر کا دوسرا مصرع مقفّٰی ہے اور ''عرض، فرض اور قرض'' قوافی ہیں۔

## کام:

1۔ ''فعولن فعولن فعولن فعو'' کے وزن پر مثنوی کے انداز میں اللہ کی حمد لکھیں جس میں کم از کم پانچ اشعار ہوں۔

2۔ کسی بھی وزن میں قطعے کے انداز میں نعت لکھیں، جس میں بھی کم از کم پانچ اشعار ہوں۔

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہو گئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اکتوبر 27, 2013 #1

معلوماتی × 2 پسندیدہ × 1 زبردست × 1

جناب بہت ہی عمدہ تاہم کیا آپ کے پاس کتاب آموز گار فارسی موجود ہے اگر ہے تو اسکین شدہ ایڈیشن یہاں اپلوڈ کر دیں کیونکہ میں نے یہاں کراچی میں بہت تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔

تابش کفیلی, نومبر 5, 2013 #2

پسندیدہ × 1

تابش کفیلی
محفلین
مراسلے: 20
جھنڈا:
موڈ: زندہ دل

تابش کفیلی نے کہا: ↑

> جناب بہت ہی عمدہ تاہم کیا آپ کے پاس کتاب آموز گار فارسی موجود ہے اگر ہے تو اسکین شدہ ایڈیشن یہاں اپلوڈ کر دیں کیونکہ میں نے یہاں کراچی میں بہت تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔

میرے پاس تو نہیں ہے، شاید مزمل شیخ بسمل بھائی کے پاس ہو یا وہ کوئی رہنمائی کر سکیں۔

محمد اسامہ سَرسَری, نومبر 6, 2013 #3

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ: خوشگوار

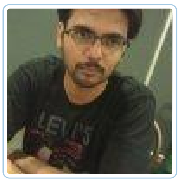

تابش کفیلی صاحب
آموزگارِ فارسی کراچی میں ملنا مشکل تو بے شک ہو لیکن ناممکن نہیں ہے۔ تھوڑی محنت کے بعد مل جاتی ہے۔ آپ کراچی اردو بازار میں تین دکانیں تلاش کریں مجھے امید ہے آپ کو مل جائے گی۔ تین دکانوں میں پہلے فضلی والے، دوسرے ویلکم بکس، اور تیسرے البلال۔ اگر اس وقت موجود نہ ہوئی تو کچھ رقم انہیں پیشگی دے کر منگوا لیجئے۔ باقی صدر میں بوہری بازار کے سامنے ایمپریس مارکیٹ کے قریب بھی ایک دکان ہے اقبال سنز کے نام سے۔ وہاں سے بھی یہ کتاب منگوائی جا سکتی۔

مزمل شیخ بسمل

محفلین
مراسلے: 3,363
جھنڈا:
موڈ: بے کیف

میرا تجربہ ہے کہ ایسی کوئی کتاب نہیں جو آپ کو کراچی میں حاصل نہ ہو سکے۔الّا یہ کہ سالوں سے اس کتاب کی اشاعت ہی نہ ہوتی ہو۔یا دنیا میں محض چند ایک نسخے ہی موجود ہوں تو بات دوسری ہے۔
اس کے باوجود بھی کتابیں مل ہی جاتی ہیں۔بس قیمت کے معاملے میں آپ کو تھوڑا کھلا ہاتھ رکھنا ہوتا ہے۔یعنی سو روپے کی چیز کے پندرہ سو روپے دو اور حاصل کر لو۔

مزمل شیخ بسمل, نومبر 6, 2013 #4

پسندیدہ × 1 معلوماتی × 1

---

تابش کفیلی
محفلین
مراسلے: 20
جھنڈا:
موڈ: زندہ دل

مزمل شیخ بسمل نے کہا: ↑

> تابش کفیلی صاحب
> آموزگارِ فارسی کراچی میں ملنا مشکل تو بے شک ہو لیکن ناممکن نہیں ہے۔تھوڑی محنت کے بعد مل جاتی ہے۔آپ کراچی اردو بازار میں تین دکانیں تلاش کریں مجھے امید ہے آپ کو مل جائے گی۔تین دکانوں میں پہلے فضلی والے، دوسرے ویلکم بکس، اور تیسرے البلال۔اگر اس وقت موجود نہ ہوئی تو کچھ رقم
>
> مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

جی بہت خوب۔۔۔درست فرمایا آپ نے کراچی میں ہر کتاب مل جاتی ہے اور بہت شکریہ رہنمائی فرمانے کیلئے تاہم جامعہ کراچی کے شعبہ فارسی میں کتاب موجود ہے بس کوشش یہ ہے کہ کسی طرح فقط ایک روز کیلئے بھی مل جائے تو کاپی کروالیں اب دیکھیے کہاں تک کامیاب ہوتے ہیں دعا کیجیے گا۔
کتاب غالباُ کئی سالوں سے شائع نہیں ہوتی کتاب حیدر آباد سے شائع ہوتی تھی (شاید)۔

تابش کفیلی, نومبر 9, 2013 #5

پسندیدہ × 1 معلوماتی × 1

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ: میں کہاں ہوں؟

محمد اسامہ سَرسَری بھائی
مشق:

1۔ ”فعولن فعولن فعولن فعو“ کے وزن پر مثنوی کے انداز میں اللہ کی حمد

سنو دوستو اک مری عرض بھی
ہے تم کو بتانا مرا فرض بھی

خدا نے بنایا ہے سب کو حسیں
بہت سی ہمیں نعمتیں بھی ہیں دیں

ہمی بے نشاں تھے، نشاں بھی دیا

زمیں ہم کو دی تو مکاں بھی دیا

محبت بھی دی ہم کو چاہت بھی دی
تھی مشکل اگر تو، ہے راحت بھی دی

ہے شکوہ تجھے کہ بڑھاپا دیا
مگر پہلے تجھ کو سراپا دیا

ستم پر ستم تم نے کتنے کیے
گناہوں کے ساغر بھی بھر بھر پیے

کبھی اس نے تم کو جتایا ذرا؟
کسی کو تمہارا بتایا ذرا؟

کبھی تو نے اس کا ذکر بھی کیا؟
ہو کھاتے اسی کا، شکر بھی کیا؟

ذرا سوچ اس بات پر غور کر
شکر کر شکر کر شکر اور کر!

کام نمبر2:
کسی بھی وزن میں قطعے کے انداز میں نعت لکھیں، جس میں بھی کم از کم پانچ اشعار ہوں۔

محبت سے لفظوں کے موتی پرو کر
عقیدت کو میں آشکارا کروں گا

پاکیزہ زباں مجھ کو دے میرے مولا
محمد ﷺ محمد ﷺ پکارا کروں گا

محبت سے تیری میں دل اپنا بھر کے
گناہوں سے بھی پھر کنارہ کروں گا

کروں گا میں سنت پہ تیری عمل بھی
سبھی کو میں اس پر ابھارا کروں گا

ترے نام سے رات روشن رہے گی
ترے ذکر سے دن گزارا کروں گا

قیامت کو جب سخت مشکل پڑے گی
ترے نام سے دل کو سہارا کروں گا

آخری تدوین: مارچ 26, 2014

ساقی، مارچ 26, 2014 #6

زبردست × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ماشاءاللہ بہت خوب محنت کی ہے۔
دونوں نظمیں اصلاح سخن میں دے دیجیے۔
کچھ جو فوری طور پر ذہن میں آیا:
1۔ ”ذکر“ اور ”شکر“ فاع ہیں نہ کہ فعو۔
2۔ ”پاکیزہ“ کو فعولن باندھنا ٹھیک نہیں۔ یہ مفعول یا مفعولن باندھا جاسکتا ہے۔
3۔ ”کروں گا میں سنت پہ تیری عمل بھی“ الفاظ کی ترتیب مناسب رکھنی چاہیے نثر کے انداز میں، ”تیری سنت پہ“ کے بجائے ”سنت پہ تیری“ سے تعقید پیدا ہورہی ہے، اسے یوں بھی کیا جاسکتا ہے: ”کروں گا عمل تیری سنت پہ ہردم“
4۔ ”ترے نام سے دل کو سہارا کروں گا“ وزن سے خارج ہے۔

محمد اسامہ سَرسَری، اپریل 3, 2014 #7

پسندیدہ × 1

کبھی تو نے اس کا ذکر بھی کیا؟
ہو کھاتے اسی کا، شکر بھی کیا؟

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

اصلاح

کبھی تونے اس کا لیا نام بھی؟

برائی ہی کی کچھ کیا کام بھی؟

-------------------------

ذرا سوچ اس بات پر غور کر

شکر کر شکر کر شکر اور کر!

اصلاح

ذرا سوچ اس بات پر فکر کر

محبت سے اس کا تو اب ذکر کر

-------------------------

قیامت کو جب سخت مشکل پڑے گی

ترے نام سے دل کو سہارا کروں گا

اصلاح

قیامت کو جب سخت مشکل پڑے گی

ترا نام لے کر پکارا کروں گا

-------------------------

ساقی۔, اپریل 3, 2014	#8

زبردست × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404

خوب۔۔۔
پاکیزہ والا مصرع اب بھی رہتا ہے۔

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 4, 2014	#9

پسندیدہ × 1

جھنڈا:

موڈ:

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

پاکیزہ زباں مجھ کو دے میرے مولا
محمد ﷺ محمد ﷺ پکارا کروں گا

اصلاح

خدا مجھ کو ایسی معطر زباں دے
محمد ﷺ محمد ﷺ پکارا کروں گا

ساقی۔, اپریل 4, 2014 #10

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

تیرھویں سبق کی مشق کافی دنوں سے مکمل نہیں ہو پا رہی۔ کافی دنوں سے کوشش کر رہا ہوں مگر کچھ ذہن میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔
ذہن بند سا ہو گیا ہے۔

ساقی۔, اپریل 4, 2014 #11

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

> ساقی۔ نے کہا: ↑
>
> تیرھویں سبق کی مشق کافی دنوں سے مکمل نہیں ہو پا رہی۔ کافی دنوں سے کوشش کر رہا ہوں مگر کچھ ذہن میں کچھ نہیں آ رہا ہے۔ ذہن بند سا ہو گیا ہے۔

بس یہیں سے شاعری کا آغاز ہوتا ہے جب ذہن بند سا ہو جاتا ہے اور دل کھل سا جاتا ہے۔

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 4, 2014 #12

دوستانہ × 1

> ساقی۔ نے کہا: ↑

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

پاکیزہ زباں مجھ کو دے میرے مولا
محمد ﷺ محمد ﷺ پکارا کروں گا

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

اب ردیف نہیں نبھ رہی، کیوں کہ اس صورت میں مصرع ثانی میں ’’گا‘‘ کا محل نہیں ہے۔

’’خدایا! زبانِ معطر عطا کر‘‘ کردیں تو کیسا رہے گا؟

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 4, 2014 #13

پسندیدہ × 1

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

اب ردیف نہیں نبھ رہی، کیوں کہ اس صورت میں مصرع ثانی میں ’’گا‘‘ کا محل نہیں ہے۔

’’خدایا! زبانِ معطر عطا کر‘‘ کردیں تو کیسا رہے گا؟

خدا مجھ کو ایسی معطر زباں دے۔ یہ استاد محترم اعجاز عبید صاحب کی اصلاح تھی۔

اب جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں ویسے تدوین کر دیتا ہوں۔

ساقی۔, اپریل 4, 2014 #14

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

بس یہیں سے شاعری کا آغاز ہوتا ہے جب ذہن بند سا ہو جاتا ہے اور دل کھل سا جاتا ہے۔

دل کھل گیا تو پھر درد ہی باہر آئے گا۔

کیونکہ

دل میں میرے ہے درد ڈسکو

ساقی۔, اپریل 4, 2014 #15

پر مزاح × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

خدا مجھ کو ایسی معطر زباں دے۔ یہ استاد محترم اعجاز عبید صاحب کی اصلاح تھی۔
اب جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں ویسے تدوین کر دیتا ہوں۔

خدا مجھ کو ایسی معطر زباں دے
یہ مصرع بجائے خود بالکل درست بلکہ بہت عمدہ ہے، مگر پھر اگلا مصرع اس طرح ہونا چاہیے:
کہ جس سے محمد پکارا کروں میں

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 4, 2014 #16

زبردست × 1

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0

سرورق فورم محفلِ ادب بزم سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.
قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (تیرھویں قسط)۔ آپ بیتی

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزمِ سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، فروری 28, 2014

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

تیرھویں قسط:

محترم قارئین! پچھلی قسط میں ہم آپ کو اپنا شاعری سیکھنے کا قصہ سنا رہے تھے، شروع میں جب ہم نے فارسی میں نعت لکھی تو ہمیں حوصلہ شکنی کا سامنا کرنا پڑا، جس کی وجہ سے ہم نے شاعری سیکھنے کا ارادہ ترک کردیا۔

پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ہمارے مدرسے میں ایک نئی کتاب شروع کردی گئی جو اس سے پہلے نصاب میں شامل نہیں تھی، اس کا نام تھا: ”اردو کی پہلی کتاب“، اس میں چھوٹے بچوں کو آسان انداز میں اردو سکھائی گئی ہے۔ ہم نے بھی ایک دن اس کا مطالعہ کیا، چوں کہ ہم فارسی کے طالب علم تھے، اس لیے وہ کتاب ہمیں بہت آسان لگی اور پھر جب اس کے آخری صفحات کا مطالعہ کیا تو ہماری حیرت اور خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا، کیوں کہ اس کتاب کے آخری چند صفحات میں اردو زبان میں آسان آسان نظمیں تھیں، ہمارے منہ سے بے ساختہ یہ جملہ نکلا:

”ارے... شاعری تو اردو میں بھی کی جاسکتی ہے...!!“

آج پھر کاغذ، قلم تھا اور ہم... ایک اور نظم بننی شروع ہوگئی... مگر اس بار دو تبدیلیاں رونما ہوئیں... ایک تو نظم ہم نے اردو میں بنانی شروع کردی... دوسرے چوں کہ ہم نے اردو زبان میں حمد یعنی اللہ کی تعریف پر مشتمل نظم دیکھی تھی، اس لیے خود بھی حمد ہی لکھنے بیٹھے۔

بالآخر ایک پورا دن لگا کر ہم ایک عدد حمد بنانے میں کام یاب ہو ہی گئے، جس کے ابتدائی اشعار کچھ یوں تھے:

”یااللہ! یارحمان!
یاحنان! یامنان!

تو ہے ہم پر مہربان
تیری شان عالی شان

تو نے بنائے چاند سورج
تو نے بنائے زمین اور آسمان“

پھر وہ حمد ہم اپنے استاد محترم کو دکھانے گئے اور بڑے فخر کے ساتھ ان کے سامنے وہ نظم پیش کی، مگر اس بار بھی توقع کے بالکل برخلاف استاد صاحب نظم پڑھتے ہی فرمانے لگے:

"بیٹا! میں نے آپ کو منع بھی کیا تھا کہ ان چیزوں میں ابھی نہ پڑیں، اپنی پڑھائی پر توجہ دیں، مگر پتا نہیں کیوں آپ کو ان چیزوں کا شوق ہوتا جا رہا ہے... بیٹا! ابھی یہ آپ کے لیے بہت نقصان دہ ہے..." آگے بھی انھوں نے شاید بہت کچھ نصیحتیں کیں، مگر ہم کہیں اور کھو چکے تھے۔

گھر آ کر ہم نے اپنی وہ نظم کمپیوٹر میں ٹائپ کی اور اس کا ایک پرنٹ نکال کر گھر میں اپنے کمرے کے دروازے پر چسپاں کر دیا۔

اس دروازے سے ہماری حوصلہ افزائی کا باب کھلتا چلا گیا۔

ابتدا کچھ یوں ہوئی کہ پہلے تو سب گھر والوں نے تعریف کی، پھر اگلے دن ایک مہمان عمر رسیدہ خاتون آئیں، انھوں نے بھی خوب سراہا، انھیں وہ نظم اتنی پسند آئی کہ نظم کا صفحہ دروازے سے اتار کر اپنے ساتھ لے کر چلتی بنیں، رات کو ہم گھر آئے تو یہ تکلیف دہ، مگر حوصلہ افزا خبر سن کر ہکا بکا رہ گئے۔

ہم نے سوچا کہ اب تو شاعری کرنا ہمارے لیے اتنا مشکل نہیں رہا، لہٰذا وہی نظم ہم نے الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ دوبارہ لکھ ڈالی، خاندان کے بیش تر افراد نے ہماری وہ نظم پسند کی، ہم بہت خوش ہوئے، پھر ہم نے چوہے اور بلی سے متعلق ایک طویل نظم لکھی، اسے بھی خوب پذیرائی ملی، ہمارا حوصلہ بڑھا تو ہم یکے بعد دیگرے کئی نظمیں مختلف موضوعات پر لکھتے چلے گئے، جس میں امی اور ابو کے مقام کے علاوہ اساتذہ کے احسانات پر بھی کئی اشعار لکھے، نظمیں مقبول ہوتی گئیں اور ہمارا شاعری کا شعلہ شہرت کی ہواؤں سے تیز ہوتا چلا گیا۔

مگر تاحال ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ شاعری میں وزن کا کیا مقام ہے، ہم تو بس اتنا جانتے تھے کہ قافیے کی رعایت کرتے ہوئے اندازے سے برابر برابر جملے لکھنے سے نظم وجود میں آجاتی ہے۔

پھر ایک دن ہمارے ایک ساتھی نے ہم سے ایک نظم بنانے کی فرمائش کی۔

"کس موضوع پر بنانی ہے؟" ہم نے کمالِ سنجیدگی سے پوچھا۔

"اپنے مدرسے کی تعریف میں۔" اس نے کہا۔

"واہ...! یہ تو میں ضرور بناؤں گا، کس لے میں پڑھنی ہے؟" ہمارے اس سوال سے وہ ساتھی کافی مرعوب ہو گئے اور پھر وہ ایک نظم ایک مشہور لے میں پڑھ کر ہمیں سنانے لگے، جس کے دو اشعار فی الحال ہماری یادداشت میں محفوظ ہیں:

سنو دوستو! اب ہماری کہانی
کہانی ہے کیا، اک نشانی پرانی

کہیں سیڑھیاں تھیں، کہیں پُل بنے تھے
تو اس وقت مطبخ بھی بالکل بنے تھے

غرض کسی اور مدرسے سے متعلق بنائی گئی وہ نظم اس ساتھی نے ہمیں اپنی سریلی آواز میں ایک مخصوص لے کے ساتھ سنائی، وزن کا تو ہمیں کچھ پتا نہیں تھا، البتہ اس لے کو ہم نے حتی الامکان اپنے دماغ میں محفوظ کر لیا اور نظم بنانے کی ہامی بھر لی۔

وہ دن ہماری شاعری کا ترقی یافتہ دن تھا، کیوں کہ ہم ایک عدد فرمائشی نظم بنا رہے تھے، سارا دن اس مخصوص طرز اور لے سے مذکورہ بالا نظم کو ہم گنگناتے رہے اور اسی کے مطابق اپنے مدرسے سے متعلق نظم بنانے کی کوشش کرتے رہے، ہماری اس کوشش کا بے وزن نتیجہ کچھ اس طرح نکلا:

یہ چمن کیا ہی خوب چمن ہے
یہ ہمارا اک علمی وطن ہے

ہمارے استاد مالی ہیں
ہم علم کے سوالی ہیں

نہیں مدرسہ کوئی اس جیسا
پیارا کتنا، اچھا کیسا

دل ہمارا اس سے وابستہ
روح ہماری اس سے پیوستہ

کچھ اسی طرح کی بے وزن نظم مکمل کر کے ہم بڑے فخر سے اس ساتھی کے پاس گئے اور کاغذ پر لکھی اپنی اس نئی کاوش کو ان کی خدمت میں پیش کیا۔
''بنا بھی لی؟!''انھوں نے حیرت سے دریافت کیا۔
''جی۔''ہم نے ایک انجانی سی خوشی کے احساس کے ساتھ اثبات میں سر ہلا۔
''ٹھیک ہے، پھر میں اس کو پڑھنے کی مشق کرتا ہوں۔''
''اگر کہیں مشکل ہو تو مجھ سے پوچھ لینا۔''ہم نے کہا اور چل دیے۔
اسی دن اگلی ملاقات میں وہ ساتھی ہم سے کہنے لگے:
''بھائی! اس نظم کو میں اس مخصوص طرز اور لے میں نہیں پڑھ پا رہا۔''
''کیا بات کرتے ہو؟''ہمارے منہ سے نکلا۔ پھر انھوں نے ہماری نظم ہمارے سامنے بھی پڑھنے کی کافی کوشش کی، مگر نہ پڑھ سکے، ہماری پیشانی پر شکنیں آ گئیں، ہم سارا دن چیں بجبیں رہے کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ جب ہم اس نظم کو دل ہی دل میں پڑھتے ہیں تو ہمیں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی، پھر انھیں کیوں ہو رہی ہے؟
گھر آ کر بھی ہم اسی پریشانی میں تھے کہ ہماری نظر اردو کی کسی کتاب پر پڑی، ہم بے دھیانی میں اس کی ورق گردانی کرنے لگے، ایک صفحے پر ہمیں ایک نظم نظر آئی، ہم بڑے غور سے اسے دیکھنے لگے، پھر کسی خیال کے تحت ہم نے وہ نظم ایک کاغذ پر لکھ لی اور اگلے دن اپنے اس ساتھی کو دکھا کر کہا کہ یہ نظم پڑھو، کیا یہ اسی طرز اور لے میں ہے؟ اس نے جب یہ نظم پڑھی تو خوش ہو کر کہنے لگا: ''بھئی! یہ تو آرام سے اسی طرز پر پڑھی جا رہی ہے۔''اب ہمارا ماتھا ٹھنکا اور دماغ کے کسی گوشے میں ایک خیال چپکے سے کوندا کہ یہاں کوئی ایسا راز ہے جس کی تہ تک ابھی ہماری رسائی نہیں ہو پائی ہے۔
ہمارے کئی دن اور کئی راتیں یہ سوچنے میں گزر گئیں کہ آخر وہ کون سا راز ہے جس سے ناواقفیت کی بنا پر ہم مطلوبہ طرز کی نظم نہیں بنا پا رہے، پھر مسلسل سوچنے کی برکت اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک رات ہمارے ذہن کے بند دریچے میں وزن کی روشنی در آمد ہوئی اور آہستہ آہستہ ہم غور کرتے اور سمجھتے گئے کہ یہ سارا متحرک اور ساکن کا کھیل ہے، یعنی ایک حرف متحرک اور اس کے بعد ایک حرف ساکن مل کر مکمل آواز بنتی ہے، جسے ہم اب ''ہجائے بلند'' یا ''۲'' کا نام دیتے ہیں اور اس کے علاوہ جتنے بھی حروف ہیں وہ ادھوری آوازیں ہیں جنھیں اب ہم ''ہجائے کوتاہ'' یا ''۱'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔
الغرض اس آپ بیتی کے سنانے کا مقصد یہ ہے کہ شاعری کے میدان کے نئے شہ سواروں کو گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں، ابتدا میں سب کے ساتھ اسی طرح ہوا کرتا ہے۔

## کام:

1۔ یہ بتائیے کہ ان صاحب نے جو نظم ہمیں دکھائی تھی، وہ کس وزن پر تھی؟ اور ہم نے جو نظم بنائی اس کو ہمارا ساتھی مشہور طرز میں کیوں نہیں پڑھ سکا۔
2۔ کیا آپ کے شاعری سیکھنے کا محرّک یہی سلسلہ ہے یا اس سے پہلے بھی آپ نے شاعری کی ہے تو اس کا محرّک کیا بنا؟
3۔ اپنے مدرسے، اسکول، ادارے یا شہر کی تعریف میں پانچ اشعار پر مشتمل ایک چھوٹی سی نظم بحر متدارک میں بنائیے، یعنی اس کا وزن ”فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن“ ہو۔

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 28, 2014 #1

زبردست × 2 پسندیدہ × 1

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

بہت شکریہ محمد اسامہ سَرسَری بھائی۔ بہت زبردست سلسلہ ہے۔ میں نے تیرہ قسطوں پر مشتمل کتاب بنالی ہے۔ ہفتے میں ایک قسط کے حساب سے سیکھنے کا ارادہ ہے۔

مزید کتنی اقساط باقی ہیں؟

آخری تدوین: فروری 28, 2014

ساقی۔, فروری 28, 2014 #2

دوستانہ × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> ساقی۔ نے کہا: ↑
>
> بہت شکریہ محمد اسامہ سَرسَری بھائی۔ بہت زبردست سلسلہ ہے۔ میں نے تیرہ قسطوں پر مشتمل کتاب بنالی ہے۔ ہفتے میں ایک قسط کے حساب سے سیکھنے کا ارادہ ہے۔
>
> مزید کتنی اقساط باقی ہیں؟

پسند فرمانے کا بہت شکریہ ساقی بھائی۔
کل بیس قسطوں کا ارادہ ہے۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 1, 2014 #3

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

> محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑
>
> پسند فرمانے کا بہت شکریہ ساقی بھائی۔
> کل بیس قسطوں کا ارادہ ہے۔

بیس قسطوں میں بندہ شاعر بن جائے گا نا؟

ساقی۔, مارچ 1, 2014 #4

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> ساقی۔ نے کہا: ↑
>
> بیس قسطوں میں بندہ شاعر بن جائے گا نا؟

یا پھر بندہ بن جائے گا۔

محمد اسامہ سَرسَری, مارچ 1, 2014 #5

پُرمزاح × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ساقی بھائی یہ قسط گول کر گئے۔

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 11, 2014 #6

پُرمزاح × 1

پرانی عادت ہے۔

ساقی۔, اپریل 11, 2014 #7

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

اس کا تین نمبر والا کام نہیں ہو رہا۔ اس لیے فی الوقت اس کے پہلو سے گزر جانا اچھا لگا۔

ساقی۔, اپریل 11, 2014 #8

دوستانہ × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

کوشش کرتے رہیے۔

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 11, 2014 #9

متفق × 1

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوقِ شاعری (مکمل), عروض

اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0



Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

# شاعری سیکھیں (چودھویں قسط)۔ مفاعیلن

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزم سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اپریل 3, 2014

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

چودھویں قسط:

محترم قارئین! ”شوقِ شاعری“ کی چودھویں قسط چودھویں کے چاند کی طرح پوری آب وتاب کے ساتھ آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے۔

آج ہم آپ کو ایک قصہ سنانا چاہتے ہیں، جو ہم نے زمانۂ طالبعلمی میں اپنے استادِ محترم سے سنا تھا۔

آپ یہ پڑھ کر یقینا حیران ہو رہے ہوں گے کہ شاعری کے اوزان سکھاتے سکھاتے یہ قصہ گوئی کہاں سے بیچ میں آگئی؟ آپ کی حیرت اپنی جگہ، مگر قصہ تو ہم آپ کو سنا کر ہی رہیں گے۔

قصہ یہ ہے کہ کچھ کوہ پیما لوگ ایک پہاڑ پر پہنچے، انھوں نے وہاں عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص اس پہاڑ پر چڑھ رہا ہے۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ کیا صرف کوہ پیما لوگ ہی پہاڑ پر چڑھ سکتے ہیں؟

بھئی! پہلے پورا قصہ تو پڑھ لیں... تو ہم کہہ رہے تھے، بل کہ لکھ رہے تھے کہ وہ کوہ پیما لوگ اس شخص کو دیکھ کر بہت حیران ہوئے، کیوں کہ وہ پہاڑ پر نہ صرف یہ کہ خود بآسانی چڑھ رہا تھا، بل کہ اپنی کمر کے اوپر ایک پورے بھینسے کو بھی اٹھائے ہوئے تھا۔

ان کوہ پیمالوگوں نے اگلے دن پھر اس شخص کو دیکھا کہ وہ بڑی آسانی سے پہاڑ پر چڑھ رہا ہے اور اس کی کمر پر وہی ہٹا کٹا بھینسا ہے، انھوں نے اس شخص کے پاس جا کر اپنی اس حیرت کا اظہار کیا تو اس نے ہنس کر کہا:

”اس بھینسے کو اٹھا کر پہاڑ پر چڑھنے کا میرا معمول اس وقت سے ہے جب یہ پیدا ہوا تھا اور بہت ہلکا تھا، پھر دھیرے دھیرے اس کا وزن بڑھتا رہا، مگر ہر روز اسے لے کر پہاڑ پر چڑھنے کی وجہ سے مجھے بالکل محسوس نہیں ہوا کہ یہ آہستہ آہستہ وزنی ہوتا جا رہا ہے۔

اب ہم آپ کو یہ بتلاتے ہیں، وہ قصہ سنانے کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ کو ”شوقِ شاعری“ کی قسطیں سمجھ میں نہیں آرہی ہیں تو پریشان ہونے کی چنداں ضرورت نہیں، کیوں کہ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ آپ نے پچھلی قسطوں کا یا تو مطالعہ نہیں کیا ہو گا یا مطالعہ تو کیا ہو گا، مگر جس انداز سے ہر ہر قسط میں مشق کا کام کرنے کے لیے کہا گیا تھا اس کے مطابق آپ نے مشق میں حصہ نہیں لیا ہو گا۔

اس لیے ہماری آپ سے یہ ہم دردانہ التماس ہے کہ پہلی ہی دفعہ میں پورے بھینسے کے برابر اس چودھویں قسط کو سمجھنے کی کوشش کرنے میں اپنا قیمتی وقت اور توانائی ضائع کرنے کے بجائے پہلے پچھلی تیرہ اقساط کا مطالعہ فرمائیں اور ان میں دیے گئے کام کریں، وہ کام ہمیں ارسال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پچھلی تمام اقساط کی مشق کرنے سے آپ اس چودھویں قسط کو سمجھنے اور اس میں دی ئئ مشق کے مطابق کام کرنے کے قابل ہو جائیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس پوری گزارش کی وجہ یہ ہے کہ فنِ شاعری خاصا پیچیدہ فن ہے، اس میں بہت سی باریکیاں ہیں، ایک نیا شخص فوری طور پر اس کی باریکیاں سمجھنا چاہے تو یہ اس کے لیے شاید یہ ممکن نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ ہم نے پہلی قسط سے قارئین کو بطورِ مشق بہت آسان آسان کام دیے تھے، پھر دھیرے دھیرے ہم انھیں مشکل سے مشکل تر کام دیتے چلے گئے، نتیجہ یہ ہوا کہ جو قارئین شروع سے ہمارے ساتھ اب تک مکمل طور پر شریک رہے، وہ ماشاءاللہ! اب بآسانی پوری نظم بنالیتے ہیں، جیسے محمد شعیب صدیق (خیر پور ٹامیوالی)، محمد عبدالمعز (کراچی)، حافظ محمد اشرف (حاصل پور)، رونق (حکیم آبادی)، بشریٰ اقبال (ٹنڈو جام)، محمد انس رفیق (کراچی) وغیرہ۔ نیز اردو محفل فورم سے محترم جناب ساقی۔ صاحب۔

اور جو قارئین اس سلسلے کی طرف اب متوجہ ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دیے ہوئے کام کو سمجھیں اور کریں تو وہ کام یاب نہیں ہو پاتے، اس کے بعد یقیناً ان کے دل میں یہی بات آتی ہو گی کہ یہ سلسلہ تو بہت مشکل ہے، انھیں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ پہلی ہی دفعہ میں چودھویں قسط کی مشق کی کوشش کرنا چودھویں کا چاند دیکھنے کی طرح آسان نہیں، بل کہ یہ ایسا ہی مشکل ہے جیسے پہلی دفعہ میں پورے بھینسے کو اٹھا کر پہاڑ پر چڑھنے کی کوشش کرنا۔

پابندی سے جو بھینس کا کٹرا اٹھائے روز
اک روز دیکھ لینا وہ بھینسا اٹھائے گا
پچھلی تمام قسطوں کی کر لے گا مشق جو
یہ چودھواں سبق بھی سمجھ وہ ہی پائے گا

خیر جناب...! ترغیبی باتیں تو ہوتی ہی رہیں گی، اب آتے ہیں کام کی طرف۔
گزشتہ اقساط میں بتایا جا چکا ہے کہ شعر بنتا ہے مصرعوں سے، مصرع بنتا ہے ارکان سے اور ارکان کی تین قسمیں ہیں:
1۔ خُماسی (پانچ حرفی)
2۔ سُداسی (چھے حرفی)
3۔ سُباعی (سات حرفی)

1۔ خماسی، یعنی پانچ حرفی ارکان کے دو وزن آپ حضرات اچھی طرح سمجھ چکے ہیں اور ان کی مشق بھی کر چکے ہیں، ان میں سے ایک ہے: فَاعِلُن اور دوسرا ہے فعُولُن۔

2۔ سداسی، یعنی چھ حرفی ارکان اردو زبان میں مستعمل نہیں ہیں۔

3۔ سُباعی، یعنی سات حرفی ارکان چھ ہیں:
(1) مَفَاعِیْلُن
(2) فَاعلاتُن
(3) مُسْتَفْعِلُن
(4) مُتَفَاعِلُن
(5) مَفْعُوْلات
(6) مُفَاعِلَتُن

سب سے پہلے ہم مَفَاعِیْلُن (یعنی: ۱ ۲ ۲ ۲) کو سمجھتے اور اس کی مشق کرتے ہیں۔

### مفاعیلُن (۱ ۲ ۲ ۲) کی مثالیں:

مناسب ہے... تمنا ہے... خدا سے ڈر... دعائیں کر... دوا لے لے... کہا مانو... مکمل کر... کتابیں پڑھ... جوانی تھی... بڑھاپا ہے... وہ بچپن تھا... صَفَر آیا۔

### مفاعیلُن مفاعیلُن (۱ ۲ ۲ ۲۔۱ ۲ ۲ ۲) کی مثالیں:

الٰہی تو وہی ہے بس... مدینے میں محمد ہیں... قیامت آئے گی جس دن... مسلماں پائیں گے جنت... جہنم جائیں گے مجرم... جوانی میں عبادت کر... خدا خالق ہے ہم سب کا... عطائیں رب کی ہیں بے حد... سلوک اچھا کرو سب سے۔

اس رکن کی مشق کرنے کے لیے آپ بار بار اپنی زبان سے یہ الفاظ دہرائیں:
"حکیمانہ، کریمانہ، شریفانہ، حریفانہ"

اسی طرح لفظ "بہت بہتر" کو چلتے پھرتے دہراتے رہیں، اس سے آپ کو دو فائدے ہوں گے:
1۔ مَفَاعِیلُن (۱ ۲ ۲ ۲) کے وزن کی مشق ہو جائے گی۔
2۔ سننے والا آپ کی خوش مزاجی کا معترف ہو جائے گا۔

## کام:

1۔ مَفَاعِیلُن (۱ ۲ ۲ ۲) کے وزن کے مطابق بیس مثالیں لکھیں۔
2۔ مَفَاعِیلُن مَفَاعِیلُن (۱ ۲ ۲ ۲، ۱ ۲ ۲ ۲) کے وزن کے مطابق دس مثالیں لکھیں۔
3۔ مَفَاعِیلُن (۱ ۲ ۲ ۲) کے وزن کے مطابق پانچ مثالیں ایسی لکھیں جن کا آخری حرف "ر" اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہو، جیسے: "عبادت کر، ہواؤں پر، یہ بحر و بر، بہت بہتر۔"

الحمد للہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہو گئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 3, 2014    #1

زبردست × 2

---

فلک شیر
محفلین

پڑھتے ہیں پچھلے اسباق سر سری صاحب۔
شکریہ

فلک شیر, اپریل 3, 2014    #2

پسندیدہ × 1

مراسلے: 6,446

جھنڈا:

موڈ:

**محمد اسامہ سَرسَری**
لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

> فلک شیر نے کہا: ↑
>
> پڑھتے ہیں پچھلے اسباق سر سری صاحب۔
> شکریہ

بہت آداب۔

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 3, 2014 #3

دوستانہ × 1

**ساقی۔**
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

بھائی محمد اسامہ سَرسَری

. مفاعیلن بیس مثالیں۔

سمجھ لو تم-زمانے کو-یہ بہتر ہے-ستاونہ۔رولاونہ- بچھڑ نامت-اجی چھوڑو-کہاں تھے تم-اگر دیکھو-ستایا ہے-بتاونا-اکیلے میں۔ملو ہم سے۔ذرا ٹھہرو۔رکو جاناں۔یقیں کر لو۔یہی سچ ہے۔کہ ہم نے بھی۔محبت سے۔بلایا تھا۔مگر تم بھی۔نہیں آئے۔

مفاعیلن مفاعیلن دس مثالیں۔

پریشاں ہوں، یہ دکھ بھی ہے۔کہ ہم کو بھی بچھڑنا ہے۔مگر سوچو بچھڑ کر ہم۔کہاں جائیں، کہ مر جائیں۔بڑا ہی تو، حسیں ہے وہ۔صفائی کر، خوشی سے تو۔نصیبوں سے، غریبوں کو۔یہ ملتا ہے زمانے میں۔سنو یہ بھی، کہو تم بھی۔ہمیں تم سے، محبت ہے

مَفَاعِیْلُن کے وزن کے مطابق پانچ مثالیں

یقیں تُو کر۔کہو فر فر۔مرا نوکر۔کسی کے گھر۔ملا گوہر۔تو کھا گاجر۔یہ سوداگر

ساقی۔, اپریل 11, 2014 #4

زبردست × 1

محمداسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

پاس۔

محمداسامہ سَرسَری, اپریل 11, 2014 #5

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

شکریہ۔ تیرھویں قسط کی مشق ادھار رہی۔ اُس مشق پر تو میں اٹک گیا تھا اس لیے چھوڑ دی۔

ساقی۔, اپریل 11, 2014 #6

پسندیدہ × 1

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمداسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

## اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0

سرورق > فورم > محفلِ ادب > بزم سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید   رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.   قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (پندرھویں قسط)۔ بحرِ ہزج

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزم سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اپریل 3, 2014

**محمد اسامہ سَرسَری**
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

پندرھویں قسط:
محترم قارئین! آپ اس سلسلے کے ذریعے ”شعر و شاعری“ سیکھ رہے ہیں، مگر ہمیشہ یاد رکھیے گا کہ شعر اور شاعری دو الگ الگ چیزیں ہیں۔
شعر تو ان دو مصرعوں کا نام ہے جن میں وزن اور قافیے کی رعایت کی گئی ہو۔ بالکل ابتدائی قسطوں میں قافیے سے متعلق ابتدائی معلومات اور ان کی مشق کروائی جاچکی ہے، اور وزن یہ ہے کہ شعر کے دونوں مصرعوں میں سے ہر ایک میں ہجائے بلند (۲) اور ہجائے کوتاہ (۱) برابر اور بالترتیب ہوں۔

البتہ شاعری شعر سے بھی آگے کی چیز کا نام ہے، مگر اس سے پہلے ہم پچھلی قسط میں بتائی جانے والی بات مکمل کرلیتے ہیں۔
یہ بتایا جارہا تھا کہ پانچ حرفی ارکان صرف دو ہیں: 1۔ فاعلن 2۔ فعولن۔
چھ حرفی کوئی رکن نہیں ہوتا۔
اور سات حرفی ارکان چھ ہیں جن میں سے ایک مَفَاعِیْلُن ہے۔

ہم نے ”مَفَاعِیْلُن“ اور ”مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن“ کی کئی مثالیں پیش کی تھیں۔

اب مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن (۲۲۲۱۔۲۲۲۱۔۲۲۲۱) کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں:
1۔ ہمیں مکے میں جانے کی تمنا ہے...
2۔ مدینے کی زیارت کی بھی چاہت ہے...
3۔ خدایا ہم کو دے توفیق عمرے کی...
4۔ مفاعیلن کی مشقیں خوب آساں ہیں۔

مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن (۲۲۲۱۔۲۲۲۱۔۲۲۲۱۔۲۲۲۱) کی مثالیں:
1۔ یہ شوقِ شاعری کا سلسلہ ہے کس قدر عمدہ...
2۔ ہمیں اس نے سکھایا عمدہ شعر و شاعری کرنا...
3۔ یہ بحریں خوب آسانی سے آتی ہیں سمجھ میں سب...
4۔ ذرا سی مشق کرنے سے روانی آگئی بے حد۔

وہ بحر جس میں صرف مَفَاعِیْلُن کے ارکان ہوں انھیں ''بحر ہزج'' کہتے ہیں، جس بحر میں مَفَاعِیْلُن چار بار ہو وہ شعرا کے نزدیک پسندیدہ بحر شمار ہوتی ہے اور اس بحر کے مطابق تقریباً ہر شاعر نے نظمیں اور غزلیں لکھی ہیں۔

چند مشہور شعرا کے اس وزن کے مطابق اشعار ملاحظہ فرمائیں:

1۔ مرزا اسد اللہ خان غالب:
ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان، لیکن پھر بھی کم نکلے

2۔ احمد فراز:
دلوں میں فرق آئیں گے، تعلق ٹوٹ جائیں گے
جو دیکھا، جو سنا اس سے مکر جاؤں تو بہتر ہے

3۔ علامہ اقبال:
نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

4۔ بہادر شاہ ظفر:
ظفر کو منزلِ مقصود پر تقدیر لے پہنچی
کدھر بھٹکی ہوئی سی عقل بے تدبیر پھرتی ہے

5۔ قتیل شفائی:
قتیل! آئینہ بن جاؤ زمانے میں محبت کا
اگر تم چاہتے ہو شاعری الہام تک پہنچے

6۔ جوش ملیح آبادی:
مری اچھائیوں کا ذکر کرنے سے ذرا پہلے
مجھے کچھ پیار کے لہجے میں تھوڑا سا برا کہنا

7۔ عبدالحفیظ جالندھری:
تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں

محترم قارئین! آپ بھی ان شعرا کی طرح اس وزن کے مطابق شعر کہہ سکتے ہیں، بس ذرا سی مشق کی ضرورت ہے، آدھی مشق

الحمد للہ آپ پچھلی قسط میں کرچکے ہوں گے، ان شاء اللہ مزید مشق اس ماہ کے کام کرنے سے ہو جائے گی۔

شروع میں ہم نے بتایا تھا کہ شعر اور شاعری ایک نہیں، بل کہ الگ الگ چیزیں ہیں، شعر تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ وہ کلام ہوتا ہے جس میں وزن اور قافیے کی رعایت کی گئی ہو، اسے عروض بھی کہتے ہیں، بعض لوگ اسے سیکھے بغیر بھی موزوں طبع ہوتے ہیں، مگر ان کے لیے بھی عروض کے قواعد سیکھنا از حد ضروری ہے اور جو لوگ موزوں طبع نہیں ہوتے ان کے لیے تو ظاہر سی بات ہے اسے سکھے بغیر چارہ ہی نہیں ہے۔

البتہ شاعری اس سے بھی ذرا آگے کی چیز ہے۔
فرض کریں کہ آپ نے وزن اور قافیہ سازی میں مہارت حاصل کرلی، بل کہ فرض کرنے کی ضرورت نہیں، آپ تو ما شاء اللہ وزن اور قافیے سے اچھی خاصی واقفیت رکھنے لگے ہیں، مگر اس کا فائدہ محض اتنا ہے کہ آپ کسی بھی بات کو ایسے الفاظ کی شکل دینے پر قادر ہو چکے ہیں جو شعر اور عروض کے قواعد کے مطابق ہیں۔

شعر کے اندر اپنی باتیں پیش کرنے کے لیے ہم دو انداز اختیار کر سکتے ہیں:
1۔ محاکات
2۔ تخییل

ان دونوں کی عمدگی کو شاعری کا نام دیا جاتا ہے، ان کی کچھ تفصیل ان شاء اللہ اگلی قسط میں تحریر کی جائے گی۔

## کام:
1۔ مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن کے وزن کی پانچ مثالیں لکھیں۔
2۔ مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن کے وزن کی پانچ مثالیں لکھیں۔
3۔ کسی بھی ایک شاعر یا مختلف شعرا کے دس ایسے اشعار تلاش کر کے لکھیں جو بحرِ ہزج میں ہوں، یعنی ان کا وزن ہو:
”مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن مَفَاعِیْلُن“

الحمد للہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہو گئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 3, 2014	#1

زبردست × 1

**محمد اسامہ سَرسَری بھائی**

**کام نمبر ایک**

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

مَفاعِیلُن مَفاعِیلُن مَفاعِیلُن

1. زمانے کو ستانے دو جلانے دو
2. ابھی تو تم نے دیکھا ہی نہیں کچھ بھی
3. چلو جاناں چلیں ہم بھی یہاں سے اب
4. وفا کو تم نے کیا سمجھا، دغا سمجھا
5. کرو کوشش کرو محنت ملے گا پھل

**کام نمبر دو**

مَفاعِیلُن مَفاعِیلُن مَفاعِیلُن مَفاعِیلُن

1. ہمارے دل میں اب کے تو بڑا ہی شور رہتا ہے
2. قلم سے لکھ دیا میں نے جو کچھ دل میں مرے آیا
3. خدارا اب کہ تم پھر سے دوبارہ ایسا مت کرنا
4. سزا کے طور پر تم کو ستائیں گے رولائیں گے
5. خدا کی یاد کو دل میں بسا کر تم شفا پاو

**کام نمبر تین**

دلِ بے قیدِ من با نورِ ایماں کافری کردہ
حرم را سجدہ آوردہ، بتاں را چاکری کردہ

.....................................

محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا
اُسی کو دیکھ کر جیتے ہیں، جس کافر پہ دم نکلے

.....................................

سراپا عشق ہوں میں اب بکھر جاؤں تو بہتر ہے
جدھر جاتے ہیں یہ بادل ادھر جاؤں تو بہتر ہے
یہاں ہے کون میرا جو مجھے سمجھے گا فراز
میں کوشش کر کے اب خود ہی سنور جاؤں تو بہتر ہے

.....................................

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

.....................................

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

....................................................

حقیقت کا اگر افسانہ بن جائے تو کیا کیجے
گلے مل کر بھی وہ بیگانہ بن جائے تو کیا کیجے

....................................................

جہاں بانی سے ہے دشوار تر کار جہاں بینی
جگر خوں ہو تو چشم دل میں ہوتی ہے نظر پیدا

....................................................

بتان رنگ وخوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی

....................................................

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

....................................................

بھری دنیا میں آخر دل کو سمجھانے کہاں جائیں
محبت ہو گئی جن کو وہ دیوانے کہاں جائیں

....................................................

نہ پوچھو، مجھ پہ کیا گزری ہے میری مشقِ حسرت سے
قفس کے سامنے رکھا رہا ہے آشیاں برسوں

....................................................

تڑپ اٹھتا ہے دل، لفظوں میں دہرائی نہیں جاتی
زباں پر کربلا کی داستاں لائی نہیں جاتی

....................................................

ہوئی پھر امتحانِ عشق کی تدبیر بسم اللہ
ہر اک جانب مچا کہرام دار و گیر بسم اللہ
گلی کوچوں میں بکھری شورشِ زنجیر بسم اللہ

ساقی۔, اپریل 13, 2014 #2

زبردست × 1

---

سزا کے طور پر تم کو ستائیں گے رولائیں گے
''رولائیں'' و کے بغیر لکھیں۔

محمد اسامہ سَرسَری

لائبریرین

مراسلے: 6,404

جھنڈا:

موڈ:

باقی سب درست ہے۔

پاس۔۔۔۔۔

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 13, 2014 #3

پسندیدہ × 1

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوقِ شاعری (مکمل), عروض

## اس صفحے کی تشہیر

Tweet  G+1  0

سرورق  فورم  محفلِ ادب  بزمِ سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق  اردو جدید    رابطہ  مدد  سرورق  اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (سولھویں قسط)۔ محاکات و تخییل

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزم سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اپریل 3, 2014

**محمد اسامہ سَرسَری**
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ: خوشگوار

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

سولھویں قسط:

محترم قارئین! آپ کو ایک خوش خبری سنانی ہے...

ارے آپ تو پہلے ہی خوش ہوگئے...

واقعی ”خوش خبری“ کا لفظ ہی ایسی تاثیر رکھتا ہے کہ اگر آپ کسی سے کہیں کہ آپ اسے خوش خبری سنانے والے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ اس کے چہرے کا رنگ خوش خبری سننے سے پہلے ہی خوشی کی تصویر بن گیا ہوگا۔

مگر بہت معذرت کے ساتھ پہلے ہم سولھواں سبق پڑھ لیں، پھر اس کے بعد آپ کو وہ خوش خبری سنائیں گے، بل کہ پڑھائیں گے۔
پچھلی قسط میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ شعر الگ ہے اور شاعری الگ۔

جس کلام میں وزن اور قافیے کی رعایت کی جائے اسے شعر کہا جاتا ہے، گزشتہ پندرہ اقساط میں ہم نے قافیہ اور وزن ہی سیکھا ہے۔
اب آتے ہیں شاعری کی طرف۔

آسان لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ کسی بھی کلام کے لیے ”وزن“ اور ”قافیہ“ ایک برتن کی سی حیثیت رکھتے ہیں، اس برتن کو حاصل کرنا بھی معمولی بات نہیں، اس کا اندازہ آپ پچھلی قسطوں سے لگا ہی چکے ہیں، مگر اس سب کے باوجود ابھی آپ کو محض ایک برتن حاصل ہوا ہے، اس برتن میں شاعر اپنے قارئین کے لیے کیا پیش کرتا ہے، یہ شاعر پر منحصر ہے۔

جو نئے نئے شاعر ہوتے ہیں چوں کہ ان کے لیے کلام کو وزن اور قافیے کے مطابق پیش کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اس لیے وہ اس کوشش میں اتنے محو ہوتے ہیں کہ اپنا کلام موزوں اور مقفی تو کر دیتے ہیں، مگر وزن اور قافیے کے سحر میں اس قدر جکڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ زبان و کلام اور محاورات کی بہت سی غلطیوں کے ساتھ ساتھ وہ اپنے خیال کو بھی مکمل طور بیان نہیں کر پاتے، یہی وجہ ہوتی ہے کہ ان کا کلام سننے اور پڑھنے والوں کو خیال آفرینی کی لذت بالکل محسوس نہیں ہوتی۔ ایسے کلام کو ہم شعر تو کہہ سکتے ہیں، مگر اسے شاعری کہنا ٹھیک نہیں ہوگا۔

شاعری کے اصلی اجزا دو ہیں:

1۔ محاکات
2۔ تخییل

## 1۔ محاکات:

کسی چیز یا کسی حالت کو اس انداز سے بیان کرنا کہ سننے یا پڑھنے والے کے دماغ میں اس چیز یا حالت کی عمدہ سے عمدہ تصویر آ جائے۔
تصویر ساز اور شاعر دونوں قلم سے تصویر بناتے ہیں، مگر تصویر ساز بہت سے احوال کی تصویر پیش کرنے سے عاجز ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر اچھا موسم دکھانا ہو تو تصویر ساز اپنی تصویر میں پھول، درخت وغیرہ اس انداز میں خوش نما بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ دیکھنے والے کو تصویر میں اچھا موسم محسوس ہو، مگر شاعر کا کام اس سے بھی آگے کا ہے، ناصر کاظمی کا یہ شعر غور سے پڑھیں:

ہمارے گھر کی دیواروں پہ ناصر!
اداسی بال کھولے سو رہی ہے

دیکھیے، یہ شعر پڑھ کر دماغ میں یہ تصویر سامنے آئی کہ ناصر صاحب بہت اداس ہیں اور اتنے اداس ہیں کہ ان کی اداسی کا اثر ان کے گھر کے در و دیوار پر بھی پڑ چکا ہے اور ان کے گھر کی دیواریں حد درجے اداس ہیں۔
کیا کوئی تصویر ساز کاغذ پر ایسی تصویر بنا سکتا ہے کہ دیواریں رو رہی ہوں، اداس ہوں، غمگیں ہوں، اگر تصویر ساز دیوار پر دو آنکھیں بنا دے اور ان سے آنسو نکلوا دے تو شاعر کی اداسی کا نقشہ محسوس ہونے کے بجائے وہ ایک مضحکہ خیز تصویر کہلائے گی۔

## 2۔ تخییل:

یہ لفظ خیال سے مشتق ہے۔ "تخیل" اور "تخییل" میں لازم اور متعدی کا فرق ہے یعنی تخیل کے معنی ہیں خیال آنا اور تخییل کا مطلب ہے خیال لانا۔
شاعری کی اصطلاح میں تخییل اس قوت کو کہتے ہیں جس کے ذریعے نظر نہ آنے والی اشیا یا وہ اشیا جو حواس کی کمی کی وجہ سے محسوس نہیں کی جاتیں، انھیں خود محسوس کیا جائے یا دوسروں کو کروایا جائے۔
غالب کے اس شعر میں غور کیجیے:

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

یعنی دیکھنے والے نے تو شاعر کے چہرے پر رونق دیکھی، اس کے دل میں جو غم تھے، وہ دیکھنے والا اپنے حواس کی کمی کے باعث محسوس نہ کر سکا، اب شاعر اسے محسوس کروانے کے لیے بتا رہا ہے کہ دل اب بھی بیمار ہے، چہرے پر جو بظاہر رونق آ گئی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی نظرِ التفات حاصل ہو رہی ہے۔

یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ "محاکات" بھی "تخییل" کا ایک حصہ ہے، خیال آفرینی کے بغیر کوئی نقشہ کھینچنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے بھلا!

محاکات اور تخییل بہت تفصیل طلب موضوع ہیں، ہم نے کسی قدر دونوں کا خلاصہ پیش کر دیا ہے، ان شاءاللہ آیندہ کسی قسط میں ہم ان تمام کتب کے نام بھی بتا دیں گے جن میں شاعری سے متعلق تمام باتیں آپ کو بالتفصیل مل جائیں گی۔

اب آتے ہیں خوش خبری کی طرف...
دیکھا، آپ کا چہرہ پھر خوشی کی تصویر بن گیا۔
خوش خبری یہ ہے کہ اب آپ بڑے ہو گئے ہیں، یعنی شاعری کے حوالے سے، اب ہم نے سوچا ہے کہ آپ کو باقاعدہ کام نہ دیا جائے، بل کہ اب آپ اس سلسلے کے تمام اسباق کی باتوں کو سامنے رکھ کر مکمل نظمیں یا غزلیں لکھیے اور ماہرین سے اصلاح لیتے

رہیے۔

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 3, 2014 #1

زبردست × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

واہ مزا آ گیا۔۔۔۔۔۔۔ہم تو بڑے شاعر نکلے اس قسط میں۔ اسائنمنٹ سے چھٹی مل گئی۔ہاہاہا۔۔۔ہی ہی ہی۔۔۔ہو ہو ہو۔
اسامہ بھائی زندہ باد۔۔۔جیوے جیوے۔اسامہ جیوے۔۔۔آوے گا بھئی آوے گا،اسامہ ساڈا آوے گا۔
اسامہ دے نعرے وجن دے، چور لٹیرے پجن دے۔

ساقی۔, اپریل 13, 2014 #2

دوستانہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> ساقی۔ نے کہا: ↑
>
> واہ مزا آ گیا۔۔۔۔۔۔۔ہم تو بڑے شاعر نکلے اس قسط میں۔ اسائنمنٹ سے چھٹی مل گئی۔ہاہاہا۔۔۔ہی ہی ہی۔۔۔ہو ہو ہو۔ اسامہ بھائی زندہ باد۔۔۔جیوے جیوے۔اسامہ جیوے۔۔۔آوے گا بھئی آوے گا،اسامہ ساڈا آوے گا۔
> اسامہ دے نعرے وجن دے، چور لٹیرے پجن دے۔

آپ تو بالکل ان بچوں کی طرح خوش ہورہے ہیں جنھیں اچانک کہہ دیا جاتا ہے کہ کل چھٹی ہے بلکہ کل سے چھٹی ہے۔

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 13, 2014 #3

دوستانہ × 1

ساقی۔

> محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑
>
> آپ تو بالکل ان بچوں کی طرح خوش ہورہے ہیں جنھیں اچانک کہہ دیا جاتا ہے کہ کل چھٹی ہے بلکہ کل سے چھٹی ہے۔

کافی عرصے بعد موقع ملا تو میں نے سوچا بچوں کی طرح خوشی منائی جائے۔

ساقی۔, اپریل 13, 2014 #4

پسندیدہ × 1

محفلین

مراسلے: 3,186

جھنڈا:

موڈ:

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

## اس صفحے کی تشہیر

Tweet 0

سرورق فورم محفلِ ادب بزم سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید

رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (سترھویں قسط)۔ چوبیس مشہور بحریں

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزمِ سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اپریل 3, 2014

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

سترھویں قسط:

محترم قارئین کرام! آپ نے اس سلسلے میں اب تک یہ تو سمجھ ہی لیا ہوگا کہ بحر کسے کہتے ہیں، جی ہاں، اشعار کے مختلف اوزان کو بحور کہا جاتا ہے۔

بحور اور ان کے اوزان ہر زبان میں الگ الگ ہوتے ہیں۔

اردو زبان استعمال ہونے والی بحور کی تعداد سو سے بھی متجاوز ہے، ان میں سے رباعی اور مثنوی کے علاوہ نظم کی تمام قسموں میں سارے ہی اوزان استعمال کیے جاسکتے ہیں، مگر رباعی کے لیے چوبیس اور مثنوی کے لیے تقریباً سات اوزان مخصوص ہیں۔

تمام بحور کو یہاں ذکر کرنا تو مشکل ہے، البتہ مشہور مشہور چوبیس بحروں کو آسان مثالی فقروں کے ساتھ یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ بحر متقارب مثمن سالم۔۔۔ فعولن فعولن فعولن فعولن۔۔۔ بھلا ہے بھلا ہے بھلا ہے بھلا ہے

2۔ بحر متقارب مثمن محذوف۔۔۔ فعولن فعولن فعولن فعَل۔۔۔ بھلا ہے بھلا ہے بھلا ہے بھلا

3۔ بحر متدارک مثمن سالم۔۔۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن۔۔۔ خوب ہے خوب ہے خوب ہے خوب ہے

4۔ بحر ہزج مثمن سالم۔۔۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔۔۔ بہت بہتر بہت بہتر بہت بہتر بہت بہتر

5۔ بحر ہزج مسدس سالم۔۔۔ مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن۔۔۔ بہت بہتر بہت بہتر بہت بہتر

6۔ بحر ہزج مسدس محذوف۔۔۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن۔۔۔ بہت بہتر بہت بہتر بھلا ہے

7۔ بحر ہزج مثمن مقبوض۔۔۔ مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن۔۔۔ کمال ہے کمال ہے کمال ہے کمال ہے

8۔ بحر ہزج مثمن اشتر۔۔۔ فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن۔۔۔ خوب ہے بہت بہتر خوب ہے بہت بہتر

9۔ بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف۔۔۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن۔۔۔ کیا خوب بہت خوب بہت خوب بھلا ہے

10۔ بحر ہزج مثمن اخرب سالم۔۔۔ مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن۔۔۔ کیا خوب بہت بہتر کیا خوب بہت بہتر

11۔ بحر رجز مثمن سالم۔۔۔ مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن۔۔۔ کیا خوب ہے کیا خوب ہے کیا خوب ہے کیا خوب ہے

12۔ بحر رجز مثمن مطوی مخبون۔۔۔ مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن۔۔۔ خوب بھلا کمال ہے خوب بھلا کمال ہے

13۔ بحر رمل مثمن محذوف۔۔۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔۔۔ خوب عمدہ خوب عمدہ خوب عمدہ خوب ہے

14۔ بحر رمل مسدس محذوف۔۔۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔۔۔ خوب عمدہ خوب عمدہ خوب ہے

15۔ بحر رمل مثمن مخبون محذوف۔۔۔ فاعلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعِلن/فعْلن۔۔۔ خوب پیارا دل و جاں سے دل و جاں سے پیارا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فعِلاتن فعِلاتن فعِلاتن فعِلن/فعْلن۔۔۔ دل و جاں سے دل و جاں سے دل و جاں سے پیارا

16۔ بحر رمل مثمن مشکول مسکّن۔۔۔ مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن۔۔۔ کیا خوب عمدگی ہے کیا خوب عمدگی ہے

17۔بحرِ رمل مثمن مشکول۔۔۔فعِلاتُ فاعلاتن فعِلاتُ فاعلاتن۔۔۔دل و جاں ہیں نچھاور دل و جان ہیں نچھاور
18۔بحرِ متدارک مثمن مخبون مسکن۔۔۔فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن۔۔۔بے حد عمدہ بے حد عمدہ
19۔بحرِ کامل مثمن سالم۔۔۔متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن۔۔۔دل و جاں سے وہ عزیز ہے دل و جان سے وہ عزیز ہے
20۔بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف۔۔۔مفعول فاعلاتُ مفاعیل فاعلن۔۔۔کیا خوب بہترین مضارع کی بحر ہے
21۔بحرِ مجتث مثمن مخبون محذوف۔۔۔مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعِلن/فعْلن۔۔۔عزیز ہے دل و جاں سے عزیز ہے بے حد
22۔بحرِ منسرح مثمن مطوی مکسوف۔۔۔مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن۔۔۔خوب بھلا خوب ہے خوب بھلا خوب ہے
23۔بحرِ مدید مثمن سالم۔۔۔فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن۔۔۔بہتریں ہے خوب ہے بہتریں ہے خوب ہے
24۔بحرِ جمیل مثمن سالم۔۔۔مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن۔۔۔بہت مناسب بہت مناسب بہت مناسب بہت مناسب

وضاحت: تمام اوزان کے آخری رکن کے آگے ایک حرف ساکن کے اضافے کی عام اجازت ہے، مثلاً اگر کسی وزن کا آخری رکن مفاعیلن ہے تو اسے مفاعیلان، مستفعلن کو مستفعلان، فعولن کو فعولان، مفعولن کو مفعولان، فاعلن کو فاعلان، فعِلن کو فعِلان، فعْلن کو فعْلان، فعَل کو فعول، فع کو فاع وغیرہ کرنے کی عام اجازت ہے۔

فنِ شاعری میں خوب سے خوب تر نکھار لانے کے لیے ہمارے لیے اس فن کی کتب کا گہرائی سے مطالعہ کرنا اور انھیں ذہن نشین کرنا از حد ضروری ہے۔
مزید مفید کتب کا مطالعہ کرنے، بڑے شعرا کا کلام پڑھنے، اردو میں مروج تمام بحور سے آگاہی پانے، اپنے اشعار کا درست وزن معلوم کرنے اور بہت سی مفید معلومات حاصل کرنے کے لیے یہ ویب سائٹ بہت کار آمد ہے: www.aruuz.com

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری، اپریل 3, 2014 #1

پسندیدہ × 2 زبردست × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:

آپ نے لکھا کہ اردو میں بحروں کی تعداد سو سے بھی زیادہ ہے۔
میں نے یہاں پوسٹ نمبر دس کی لائن نمبر گیارہ میں پڑھا تھا کہ:
اردو میں بحریں عربی اور فارسی سے آئیں ہیں۔ عربی میں انکی تعداد سولہ ہے۔ اردو نے تین بحریں فارسی زبان سے لی ہیں۔ اسطرح اردو میں اُنیس بحریں ہیں جس میں سے عام طور پر گیارہ استعمال ہوتی ہیں۔

آپ کیا کہتے ہیں؟

ساقی۔، اپریل 19, 2014 #2

زبردست × 1

موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

آپ نے لکھا کہ اردو میں بحروں کی تعداد سو سے بھی زیادہ ہے۔ میں نے یہاں پوسٹ نمبر دس کی لائن نمبر گیارہ میں پڑھا تھا کہ :
اردو میں بحریں عربی اور فارسی سے آئیں ہیں۔ عربی میں انکی تعداد سولہ ہے۔ اردو نے تین بحریں فارسی زبان سے لی ہیں۔ اسطرح اردو میں اُنیس بحریں ہیں
جس میں سے عام طور پر گیارہ استعمال ہوتی ہیں۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔

اس سے مراد سالم بحریں ہیں، اور جہاں سو سے زائد کہا گیا ہے وہاں سالم اور مزاحف ساری بحریں مراد ہے۔
مثال کے طور پر ایک بحر ہے ''بحر ہزج مثمن سالم'' یہ ان گیارہ یا انیس میں سے ایک ہے جن کا آپ نے لنک دیا ہے۔

اس کے ارکان ہیں: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

پھر اسی بحر ہزج میں سے چودہ بحریں نکلتی ہیں جو اردو میں مروج ہیں:

1. مثمن محذوف: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فعولن
2. مثمن مقبوض: مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن
3. مثمن اشتر: فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
4. مثمن مقبوض سالم: مفاعلن مفاعیلن مفاعلن مفاعیلن
5. مثمن اخرب مکفوف سالم: مفعولُ مفاعیل مفاعیل مفاعیلن
6. مثمن اخرب سالم: مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن
7. مثمن اخرب مکفوف محذوف: مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
8. مسدس سالم: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
9. مسدس محذوف: مفاعیلن مفاعیلن فعولن
10. مسدس اخرب مقبوض محذوف: مفعول مفاعلن فعولن
11. مسدس اخرم اشتر محذوف: مفعولن فاعلن فعولن
12. مربع اشتر مقبوض مضاعف: فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن
13. مربع محذوف: مفاعیلن فعولن
14. مربع محذوف مضاعف: مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن

آخری تدوین: اپریل 19, 2014

محمد اسامہ سَرسَری، اپریل 19, 2014 #3

زبردست × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

میں نے یہاں پوسٹ نمبر دس کی لائن نمبر گیارہ میں پڑھا تھا

ماشاءاللہ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ آپ بہت توجہ اور گہرائی سے عروض کی کتابوں کا مطالعہ کرنے لگے ہیں۔
اللھم زد فزد۔

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 19, 2014 #4

دوستانہ × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔

اس سے مراد سالم بحریں ہیں، اور جہاں سوے زائد کہا گیا ہے وہاں سالم اور مزاحف ساری بحریں مراد ہے۔

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

بہت شکریہ۔
تو یہ چکر تھا۔ انیس کا پڑھ کر تو دل باغ باغ ہو گیا تھا کہ جلد ہی کنارے لگ جاوں گا مگر آپ نے ایک بحر سے چودہ مزید بچونگڑے پیدا کر کے دل کے باغیچے پر پانی پھیر دیا۔

ساقی۔, اپریل 19, 2014 #5

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

ماشاءاللہ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ آپ بہت توجہ اور گہرائی سے عروض کی کتابوں کا مطالعہ کرنے لگے ہیں۔
اللھم زد فزد۔

نیک خواہشات کا بہت شکریہ۔
مطالعہ تو کر رہا ہوں مگر کتنے دن ہو گئے کچھ لکھ نہیں پا رہا ہوں۔ ذہن پر جیسے تالا لگ گیا ہے۔ جب بھی لکھنے بیٹھتا ہوں ذہن کورے کاغذ کی طرح ہو جاتا ہے۔

ساقی۔, اپریل 19, 2014 #6

پسندیدہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

اساتذہ کا کلام خوب پڑھیں اور ان کی زمینوں پر مشق کریں۔

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 20, 2014 #7

زبردست × 1

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

> محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑
>
> اساتذہ کا کلام خوب پڑھیں اور ان کی زمینوں پر مشق کریں۔

واقعی آسان حل بتایا آپ نے۔ یہ بڑی سی بات میرے چھوٹے سے ذہن میں کیوں نہیں آئی!

ساقی۔, اپریل 20, 2014 #8

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> ساقی۔ نے کہا: ↑
>
> واقعی آسان حل بتایا آپ نے۔ یہ بڑی سی بات میرے چھوٹے سے ذہن میں کیوں نہیں آئی!

ساقی دوسروں کو پلانے کی ہی سوچتا ہے، اسے تو لوگ بتاتے ہیں کہ بھئی اب تم بھی لو۔

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 20, 2014 #9

پسندیدہ × 2 پرمزاح × 1

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.
قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (اٹھارھویں قسط)۔ رباعی اور مثنوی کے اوزان

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزم سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، اپریل 3, 2014

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

اٹھارھویں قسط:

محترم قارئین کرام! اس قسط میں ہم رباعی اور مثنوی کے اوزان کا مطالعہ کریں گے۔

## رباعی کے اوزان

رباعی کے چوبیس اوزان مشہور ہیں، جنھیں ہم ایک رباعی میں شامل کرسکتے ہیں، ایک رباعی میں چار مصرعے ہوتے ہیں، اس لحاظ سے چوبیس میں سے کوئی سے بھی چار ہم ایک رباعی میں شامل کرسکتے ہیں، مگر ان چوبیس اوزان کو یاد رکھنا مشکل ہوتا ہے، علم عروض کے ماہر محترم جناب مزمل شیخ بسمل صاحب نے ان چوبیس اوزان کو بہت آسان کرکے سمجھایا ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ رباعی کے اصل دو وزن ہیں:

پہلا وزن: مفعولُ مفاعلن مفاعیلُ فَعَل

دوسرا وزن: مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فَعَل

ان دونوں کے آخر میں اگر ایک ساکن بڑھادیا جائے جیساکہ پچھلی قسط میں بتایا گیا تھا کہ ہر بحر میں ایسا کرنا درست ہے تو اس طرح ہمیں چار اوزان حاصل ہوجائیں گے۔

پھر پہلے مصرع میں دو جگہ اور دوسرے مصرع میں تین جگہ "تسکین اوسط" والا قاعدہ جاری ہوگا۔

گھبرائیے نہیں، "تسکین اوسط" بھی ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں۔

**"تسکین اوسط"** یہ ہے کہ بحر میں جہاں تین متحرک ایک ساتھ جمع ہوجائیں ان میں سے بیچ والے متحرک کو ساکن کرنے کی اجازت ہے۔

اب ہم ان چوبیس اوزان کو تفصیل سے لکھتے ہیں، ذیل میں چوبیس میں سے ہر نمبر کے آگے تین قسم کی چیزیں لکھی گئی ہیں:

1۔ مذکورہ بالا دو اوزان میں سے کونسا وزن لیا گیا ہے، تسکین کی گئی ہے یا نہیں، آخری رکن فعل ہے یا فعول۔

2۔ وزن کی ظاہری صورت۔

3۔ روایتی عروض کے مطابق وزن کے ارکان۔

1۔ پہلا وزن، بغیر تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل۔۔۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل

2۔ پہلا وزن، صرف پہلی جگہ تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعولم فاعلن مفاعیل فعل۔۔۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل

3۔ پہلا وزن، صرف دوسری جگہ تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعول مفاعلن مفاعیلف عل۔۔۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع

4۔ پہلا وزن، دونوں جگہ تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعولم فاعلن مفاعیلف عل۔۔۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع

5۔ پہلا وزن، بغیر تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول۔۔۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول

6۔ پہلا وزن، صرف پہلی جگہ تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعولم فاعلن مفاعیل فعول۔۔۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول

7۔ پہلا وزن، صرف دوسری جگہ تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعول مفاعلن مفاعیلف عول۔۔۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع

8۔ پہلا وزن، دونوں جگہ تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعولم فاعلن مفاعیلف عول۔۔۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع

9۔ دوسرا وزن، بغیر تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل۔۔۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل

10۔ دوسرا وزن، صرف پہلی جگہ تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعولم فاعیل مفاعیل فعل۔۔۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعَل

11۔ دوسرا وزن، صرف دوسری جگہ تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعول مفاعیلم فاعیل فعل۔۔۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعَل

12۔ دوسرا وزن، صرف تیسری جگہ تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعول مفاعیل مفاعیلف عل۔۔۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع

13۔ دوسرا وزن، تینوں جگہ تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعولم فاعیلم فاعیلف عل۔۔۔ مفعولن مفعولن مفعولن فع

14۔ دوسرا وزن، پہلی اور دوسری جگہ تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعولم فاعیلم فاعیل فعل۔۔۔ مفعولن مفعولن مفعول فعَل

15۔ دوسرا وزن، پہلی اور تیسری جگہ تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعولم فاعیل مفاعیلف عل۔۔۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فع

16۔ دوسرا وزن، دوسری اور تیسری جگہ تسکین، آخری رکن فعل۔۔۔ مفعول مفاعیلم فاعیلف عل۔۔۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فع

17۔ دوسرا وزن، بغیر تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول۔۔۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول

18۔ دوسرا وزن، صرف پہلی جگہ تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعولم فاعیل مفاعیل فعول۔۔۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعول

19۔ دوسرا وزن، صرف دوسری جگہ تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعول مفاعیلم فاعیل فعول۔۔۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعول

20۔ دوسرا وزن، صرف تیسری جگہ تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعول مفاعیل مفاعیلف عول۔۔۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع

21۔ دوسرا وزن، تینوں جگہ تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعولم فاعیلم فاعیلف عول۔۔۔ مفعولن مفعولن مفعولن فاع

22۔ دوسرا وزن، پہلی اور دوسری جگہ تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعولم فاعیلم فاعیل فعول۔۔۔ مفعولن مفعولن مفعول فعول

23۔ دوسرا وزن، پہلی اور تیسری جگہ تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعولم فاعیل مفاعیلف عول۔۔۔ مفعولن مفعولُ مفاعیلن فاع

24۔ دوسرا وزن، دوسری اور تیسری جگہ تسکین، آخری رکن فعول۔۔۔ مفعول مفاعیلم فاعیلف عول۔۔۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع

## مثنوی کے اوزان

محترم جناب مزمل شیخ بسمل صاحب نے مثنوی کے سات اوزان بتائے ہیں، ہر ایک کا نام، بحر کے ارکان اور پھر مثالی فقرہ لکھا جا رہا ہے:

1۔بحرِ متقارب مثمن محذوف۔۔۔فعولن فعولن فعولن فعل۔۔۔بھلا ہے بھلا ہے بھلا ہے بھلا
2۔بحرِ ہزج مسدس محذوف۔۔۔مفاعیلن مفاعیلن فعولن۔۔۔بہت بہتر بہت بہتر بھلا ہے
3۔بحرِ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف۔۔۔مفعولُ مفاعلن فعولن۔۔۔کیا خوب کمال ہے بھلا ہے
4۔بحرِ خفیف مسدس مخبون محذوف۔۔۔فاعلاتن مفاعلن فعلن۔۔۔بہتریں ہے کمال ہے عمدہ
5۔بحرِ رمل مسدس محذوف۔۔۔فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔۔۔خوب عمدہ خوب عمدہ خوب ہے
6۔بحرِ رمل مسدس مخبون محذوف۔۔۔فعلاتن فعلاتن فعلن۔۔۔دل و جاں سے دل و جاں سے پیارا
7۔بحرِ سریع مسدس محذوف۔۔۔مفتعلن مفتعلن فاعلن۔۔۔خوب بھلا خوب بھلا خوب ہے

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, اپریل 3, 2014 #1

پسندیدہ × 2

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

اس صفحے کی تشہیر

0 G+1 Tweet

سرورق > فورم > محفلِ ادب > بزم سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید
رابطہ مدد سرورق اوپر
قواعد و ضوابط
Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

# شاعری سیکھیں (انیسویں قسط) اصطلاحات

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزمِ سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، مئی 15, 2014

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

انیسویں قسط:
محترم قارئین! ماشاءاللہ آپ نے شاعری سیکھنے کے لیے اب تک کئی سارے اسباق پڑھ لیے، ان کی مشقیں بھی کرلیں، قافیے کی بھی خوب مشق کی، وزن بھی درست کرتے رہے، کلام کو موزوں بھی کرتے رہے، بحریں بھی پڑھتے اور یاد کرتے رہے، بحروں کے مطابق کچھ نظمیں بھی لکھ چکے۔ ماشاءاللہ لا قوۃ الا باللہ۔ بلاشبہ یہ سب اللہ کی نعمت اور توفیق سے ہوا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب علم عروض میں استعمال ہونے والی مشہور مشہور اصطلاحات کی الفبائی ترتیب پر آسان اور جامع انداز میں تعریفات پیش کردی جائیں، ان میں سے بعض تعریفات کو مثالوں سے بھی واضح کیا گیا ہے۔

آزاد نظم: وہ کلام جس میں ایک رکن کی پابندی کی جائے، اس میں ارکان کی تعداد شاعر کی مرضی پر منحصر ہوتی ہے، نیز قافیے کی پابندی بھی ضروری نہیں ہوگی، البتہ ایسا کلام جس میں کسی رکن کو ملحوظ نہ رکھا جائے وہ نثر ہے، اسے آزاد نظم کہنا ٹھیک نہیں۔

ابتدا: بحر کے چار ارکان میں سے پہلا رکن۔ اسے "صدر" بھی کہتے ہیں۔

اِخفاء: اگر کسی صحیح ساکن حرف کے بعد متحرک الف آجائے تو الف کو گرا کر اس کی حرکت پچھلے حرف کو دینا اخفا کہلاتا ہے۔ جیسے "کار آمد" کو فاعلاتن بھی باندھ سکتے ہیں اور مفعولن بھی۔

ایطا: ایک ہی قافیے کو لفظاً و معناً ایک شعر کے دونوں مصرعوں میں لانا۔

ایطائے جلی: قافیے کو لفظاً و معناً مکرر لانا جیسے: دکان دار کا قافیہ دل دار۔

ایطائے خفی: قافیوں میں وہ تکرار جس کی طرف ذہن فوراً منتقل نہ ہو، جیسے: آب کا قافیہ گلاب۔

بحر: شعر کے وزن کو کہتے ہیں۔

تخییل / تخیل: وہ قوت جس کے ذریعے نظر نہ آنے والی اشیا یا وہ اشیا جو حواس کی کمی کی وجہ سے محسوس نہیں کی جاتیں، انھیں خود

محسوس کیا جائے یا دوسروں کو کروایا جائے۔

ترصیع: دونوں مصرعوں کے تمام الفاظ یا اکثر الفاظ بالترتیب ہم وزن لانا، جیسے:
نام تیرا ہے زندگی میری
کام میرا ہے بندگی تیری

تسکینِ اوسط: مسلسل تین متحرک حروف میں سے بیچ والے حرف کو ساکن کرنا۔

تقطیع: شعر کے اجزا کو بحر کے اوزان پر وزن کرنا۔

حرفِ روی: قافیے کا سب سے آخری بار بار آنے والا اصلی حرف، جیسے شام اور نام کا میم۔

حرکت: زبر، زیر اور پیش میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔

حسن مطلع: غزل یا قصیدے کا دوسرا مطلع۔

حشوِ اول: بحر کے چار ارکان میں سے دوسرا رکن۔

حشوِ ثانی: بحر کے چار ارکان میں سے تیسرا رکن۔

حمد: وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔

دائرہ: وہ گول خط جس میں تہ بہ تہ اوزان لکھے جائیں۔

دیوان: کسی شاعر کی نظموں کا مجموعہ۔

ذوبحرین: وہ نظم یا شعر یا مصرع جو دو بحروں میں ہو۔

رباعی: وہ چار مصرعے جو اوزانِ مخصوصہ پر ہوں، رباعی میں پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے، رباعی کے چوبیس اوزان ہیں، کسی بھی رباعی میں ان چوبیس میں سے کوئی بھی چار اوزان جمع کیے جا سکتے ہیں، جو چار مصرعے ان چوبیس اوزان کے مطابق نہ ہوں ان کو رباعی نہیں بل کہ قطعہ کہنا چاہیے۔

ردیف: وہ تمام حروف اور الفاظ جو شعر میں حرفِ روی کے بعد بار بار آتے ہیں۔

رکن: بحر کا ایک حصہ، ارکان کل آٹھ ہیں: 1 فَعُولُن 2 فَاعِلُن 3 مَفَاعِیلُن 4 فَاعِلَاتُن 5 مُسْتَفْعِلُن 6 مُتَفَاعِلُن 7 مَفْعُولَات

8مُفَاعِلَتُن۔

زحاف: بحروں کے ارکان میں کوئی حرف کم یا زیادہ کرنا۔

زمین: ردیف، قافیہ اور بحر کا تعین۔

ساکن: وہ حرف جس پر زبر، زیر اور پیش نہ ہو، بلکہ سکون ہو۔

سببِ خفیف: ہجائے بلند کا پرانا نام۔

سببِ ثقیل: وہ دو حروف جو دونوں متحرک ہوں۔

سقم: شعر میں کوئی ایسی چیز جو قواعدِ شعر و عروض کے خلاف ہو۔

شعر: وہ کلام جس میں وزن اور قافیے کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔

صدر/ابتدا: بحر کے چار ارکان میں سے پہلا رکن۔

عرض/ضرب: بحر کے چار ارکان میں سے آخری رکن۔

عروض: وہ علم جس میں کسی شعر کا وزن معلوم کیا جاتا ہے یا کسی شعر کو وزن میں رکھنے کی رہنمائی لی جاتی ہے۔

غزل: وہ نظم جس میں ہر شعر میں ایک مکمل مضمون ہو، غزل میں عام طور پر عشق و محبت کا ذکر ہوتا ہے، اور اس کا پہلا شعر مطلع اور آخری شعر مقطع ہوتا ہے۔

قافیہ: شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو قوافی کہا جاتا ہے، تمام قوافی میں حرف روی ایک ہو نا ضروری ہے، جیسے علمی کے قوافی ہیں: قلمی، نرمی اور گرمی۔ ان سب میں حرف روی "م" ہے، لہٰذا "قلبی"، "سختی" اور "سردی" جیسے الفاظ "علمی" کے قوافی نہیں بن سکتے کیوں کہ ان میں حرف روی "م" نہیں ہے۔

قطعہ: وہ نظم جس میں کوئی ایک چیز بیان کی جائے، اس میں مطلع نہیں ہوتا اور کم سے کم دو شعر ہوتے ہیں۔

کلیات: ایک ہی شخص کی تمام منظومات یا تصنیفات کا مجموعہ۔

متحرک: وہ حرف جس پر زبر، زیر یا پیش ہو۔

مثنوی: وہ نظم جس میں کوئی مسلسل بات بیان کی اجائے، اس میں ہر شعر کا قافیہ جدا لیکن ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ

محاکات: کسی چیز یا کسی حالت کو اس انداز سے بیان کرنا کہ سننے یا پڑھنے والے کے دماغ میں اس چیز یا حالت کی عمدہ سے عمدہ تصویر آجائے۔

مصرع: شعر کا آدھا حصہ۔

مطلع: غزل یا قصیدے کا پہلا شعر جس میں دونوں مصرعے مقفّٰی ہوں۔

معرّا: وہ نظم جو قافیہ اور تعدادِ ارکان کی قید سے آزاد ہو۔ اسے "آزاد نظم" بھی کہتے ہیں، مگر ہوتی یہ بھی موزوں ہی ہے، اگر وزن کا بھی خیال نہ رکھا جائے تو اسے "آزاد نظم" یا "نظمِ معرّا" کہنے کے بجائے "نثر" کہنا چاہیے۔

مقطع: غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا نام یا تخلص بھی بیان کرتا ہے۔

مقفّٰی: وہ کلام جس میں قافیہ ہو۔

نظم: وہ کلام جو وزن کے مطابق ہو۔

نعت: وہ نظم جس میں نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا جائے۔

وتد: تین حروف۔

وتد مجموع: وہ تین حروف جن کے پہلے دو حروف متحرک اور تیسرا ساکن ہو۔ جیسے: سَفَر، قَلَم، شَجَر۔

وتد مفروق: وہ تین حروف جن کا پہلا اور تیسرا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ جیسے: "عالَمی" میں "عَالَ"

وتد مقرون: وہ تین حروف جن کا پہلا متحرک اور دوسرا اور تیسرا ساکن ہو۔ جیسے: "قول، عام، سیب"

وزن: شعر کے دونوں مصرعوں کا حروف اور حرکات وسکنات کی تعداد اور ترتیب میں یکساں ہونا۔

ہجائے بلند: وہ دو حروف جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ اسے "سبب خفیف" بھی کہتے ہیں۔

ہجائے کوتاہ: وہ ساکن جس سے پہلا حرف ساکن ہو یا وہ متحرک جس کے بعد والا حرف متحرک ہو۔

الحمد للہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہو گئی ہے۔

اگلی قسط

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمداسامہ سَرسَری, مئی 15, 2014 #1

پسندیدہ × 2 زبردست × 1

---

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

واہ! اسامہ بھائی یہ تو بہت اچھا کیا تمام اصطلاحات جمع فرمادیں، بندہ جو بھول جائے ایک نظر میں دیکھ سکتا ہے۔ تلاش کرنے کی محنت سے چھٹی مل گئی۔

> آزاد نظم: وہ کلام جس میں ایک رکن کی پابندی کی جائے،

یہاں بھی پابندی کرنی ہے تو آزادی کہاں ہے پھر؟ پھر تو یہ بھی "پابند" نظم ہوئی نا؟

کسی آزاد نظم کی مثال دیجیے جو کسی رکن کی پابند ہو تاکہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

ساقی۔, مئی 15, 2014 #2

پسندیدہ × 1

---

محمداسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

> ساقی۔ نے کہا: ↑
> واہ! اسامہ بھائی یہ تو بہت اچھا کیا تمام اصطلاحات جمع فرمادیں، بندہ جو بھول جائے ایک نظر میں دیکھ سکتا ہے۔ تلاش کرنے کی محنت سے چھٹی مل گئی۔

پسند فرمانے کا بہت شکریہ۔
جزاکم اللہ خیرا۔

محمداسامہ سَرسَری, مئی 15, 2014 #3

دوستانہ × 1

---

> ساقی۔ نے کہا: ↑
> یہاں بھی پابندی کرنی ہے تو آزادی کہاں ہے پھر؟ پھر تو یہ بھی "پابند" نظم ہوئی نا؟
> کسی آزاد نظم کی مثال دیجیے جو کسی رکن کی پابند ہو تاکہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

تلاش کرکے دکھاتا ہوں، صبر۔

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری, مئی 15, 2014 #4

دوستانہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

استادِ محترم جناب محمد یعقوب آسی صاحب کی نظم ہے، اس میں ایک رکن ہے "مفاعیلن" شروع سے آخر تک اس رکن کی پابندی کی گئی ہے۔
البتہ اتنی گنجائش ہوتی ہے کہ ایک جملے کے آخر میں "مفا" اور "عیلن" دوسرے جملے کے شروع میں۔

یہ وقتِ صبحِ کاذب ہے
یہ مشرق کی طرف جو چھا گئی ہے
وہ ردائے نور جھوٹی ہے
ابھی پھر تیرگی ہوگی!
وہ راتوں کا مسافر
دیر گزری، جانبِ مغرب رواں تھا
رات کا افسوں جواں تھا
میں نے دیکھا تھا
وہ بے منزل کا راہی
جو تھکن سے چور لگتا تھا
وہ جس کے ہر قدم سے
اک نقاہت سی ہویدا تھی
کماں تھی یا کمر تھی اُس تھکے ہارے مسافر کی
جو مانگے کی شعاعیں اس نے پہنی تھیں
وہ خود بھی مر رہی تھیں
اور جگنو مر چکے تھے
ہاں!
ابھی تو موت بام و در پہ چھائی ہے
ابھی اولادِ آدم شب گرفتہ ہے
وہ ہنستی بولتی گلیاں
گھروں میں شور بچوں کا، وہ بے ہنگام ہنگامے
سبھی! اس بے کراں شب کے سمندر میں
کسی کالی بلا کے سحرِ بے درماں میں جکڑے ہیں
ابھی تو رات ہونی ہے!

مگر، مایوس کیا ہونا!
کہ وقتِ صبحِ کاذب تو
نقیبِ صبحِ صادق ہے!
ابھی گو رات ہونی ہے
مگر یہ رات کے آخر کا افسوں ہے
طلسمِ تیرگی کی آخری گھڑیاں
کسی کالی بلا کی موت کی ہچکی
کہ جس کے ساتھ
اس کے سارے جادو ٹوٹ جائیں گے
نوائے جاں فزا "اللہ اکبر" کی
زمیں کو، آسماں کو
روشنی سے ایسے بھر دے گی
کہ چڑیاں چہچہائیں گی
شگوفے مسکرائیں گے
سنو!
جو رات کی اس آخری ساعت میں
جاگے اور سو جائے
اُسے
صبحِ مبیں کی اوّلیں ساعت سے
محرومی کا
ایسا زخم آئے گا
کبھی جو بھر نہ پائے گا!

محمد اسامہ سَرسَری, مئی 15, 2014 #5

متفق × 1 زبردست × 1

---

الف عین
لائبریرین
مراسلے: 26,727
جھنڈا:
موڈ: دھوپ

تو کیا اس کے ساتھ شاعری کی تمام اقساط مکمل ہو گئیں؟

الف عین, مئی 15, 2014 #6

Arshad Khan khattak

محفلین

مراسلے: 36

جھنڈا:

موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

واہ! اسامہ بھائی یہ تو بہت اچھا کیا تمام اصطلاحات جمع فرمادیں، بندہ جو بھول جائے ایک نظر میں دیکھ سکتا ہے۔ تلاش کرنے کی محنت سے چھٹی مل گئی۔

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

مرے دل میں کسی دنیا کی شہزادی
کئی برسوں سے رہتی ہے
کسی ساحل پہ تنہا بیٹھ کے اکثر
میں اس کی جھیل سی نیلی
میں اس کی جھیل سی گہری
نگاہوں کو تصور میں
لئے چپ چاپ اکثر سوچتا ہوں
تو نہ جانے کیوں
میں ان میں ڈوب جاتا ہوں
تری سوچوں کی دریا میں
میں تجھ کو پا ہی لیتا ہوں
کسی ساحل پہ لے جا کر
میں تم میں رنگ بھرتا ہوں
محبت کے تصور میں
لیکن اب پوچھتا ہوں ان ہواؤں سے
کہاں ہے اب وہ شہزادی
وہ نیلے جھیل کی دیوی
رکن ہے مفاعیلن

Arshad Khan khattak, مئی 15, 2014 #7

پسندیدہ × 1

الف عین نے کہا: ↑

توکیا اس کے ساتھ شاعری کی تمام اقساط مکمل ہو گئیں؟

استاد جی!

یہ سلسلہ ماہنامہ ذوق وشوق میں شائع ہو رہا تھا، مدیر صاحب نے کہا تھا کہ مئی 2014 تک اس سلسلے کو چلانا ہے، اس لیے مئی میں یہ

آخری قسط کے طور پر شائع ہوئی تھی، مگر میرا ارادہ اسے اپنے طور پر مزید آگے چلانے کا ہے۔

محمداسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

محمداسامہ سَرسَری, مئی 16, 2014 #8

پسندیدہ × 1   معلوماتی × 1

---

یہ تمام اصطلاحات ایک صفحے میں ملاحظہ فرمائیے:

آخری تدوین: جون 17, 2014

محمداسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

محمداسامہ سَرسَری, جون 17, 2014 #9

پسندیدہ × 1

---

سید عاطف علی
محفلین
مراسلے: 2,814
جھنڈا:
موڈ:

> محمداسامہ سَرسَری نے کہا: ↑
>
> رباعی میں پہلے اور چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے

رباعی کی تعریف میں دوسرے مصرعے کے ساتھ ناانصافی ہوگئی ہے۔غالباً اس کا قافیے کا حق چھین لیا گیا ہے۔

سید عاطف علی, ستمبر 7, 2014 #10

---

محمداسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404

> سید عاطف علی نے کہا: ↑
>
> رباعی کی تعریف میں دوسرے مصرعے کے ساتھ ناانصافی ہوگئی ہے۔غالباً اس کا قافیے کا حق چھین لیا گیا ہے۔

بجافرمایا، مراسلہ نمبر 9 میں تصحیح شدہ ہے، اس میں بھی تدوین کردیتا ہوں۔ جزاک اللہ خیرا۔

محمداسامہ سَرسَری, ستمبر 7, 2014 #11

دوستانہ × 1

جھنڈا:

سید عاطف علی
محفلین
مراسلے: 2,814
جھنڈا:
موڈ:

یہ تمام اسباق یقیناً انتہائی عرق ریزی سے تیا کیے گئے ہیں اور ہم جیسے مبتدیوں کے لیے خصوصاً بہت قابل قدر ہیں۔۔ جزاک اللہ

سید عاطف علی, ستمبر 7, 2014 #12

پسندیدہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

سید عاطف علی نے کہا: ↑

یہ تمام اسباق یقیناً انتہائی عرق ریزی سے تیا کیے گئے ہیں اور ہم جیسے مبتدیوں کے لیے خصوصاً بہت قابل قدر ہیں۔۔ جزاک اللہ

عاطف بھائی! کیوں مذاق اڑا رہے ہیں، آپ جیسے ادیب ابن ادیب لوگوں کی رہنمائی میں تو یہ اسباق تیار کیے گئے ہیں۔

محمد اسامہ سَرسَری, ستمبر 7, 2014 #13

دوستانہ × 1

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض

اس صفحے کی تشہیر

Tweet 0

سرورق > فورم > محفلِ ادب > بزم سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید	رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.
قواعد و ضوابط

# شاعری سیکھیں (بیسویں اور آخری قسط) بارے کچھ غزل کے

محمد اسامہ سَرسَری نے 'بزم سخن' کی ذیل میں اس موضوع کا آغاز کیا، جون 16, 2014

صفحہ 1 از 2 1 2 اگلا >

**محمد اسامہ سَرسَری**
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

بیسویں قسط:
بارے کچھ غزل کے

غزل گوئی میں گرچہ ہوں نہ قابل میں
غزل سنجوں میں ہونے آیا شامل میں

**غزل کی تعریف:** وہ نظم جس کے ہر شعر میں ایک مکمل مضمون ہو، غزل میں عام طور پر عشق و محبت کا ذکر ہوتا ہے، اس کا پہلا شعر مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔

سید ضیاءالدین نعیم کہتے ہیں:
”غزل بہت آسان صنف سخن ہے۔ غزل کہنے کی محض رسم پوری کرنی ہو تو چند قافیے کاغذ پر لکھ لیجیے، مضمون وہ خود سجھا دیں گے، ردیف مضمون کی بندش کا طریقہ سجھادے گی۔۔۔۔۔(اس کے برخلاف) اگر غزل ذمے داری سے کہی جائے، اسے ذاتی تجربے کے اظہار کا ذریعہ بنایا جائے تو اس سے زیادہ صبر آزما کوئی دوسری صنف سخن نہیں۔ رسمی غزل کہنے والوں کے لیے جن سہولتوں کا اوپر ذکر ہوا ایک ذمہ دار غزل گو شاعر کے لیے وہی سہولتیں مشکلات کی شکل اختیار کر لیتی ہیں، کیوں کہ اسے تو اپنی بات اپنے لہجے میں کہنی ہے۔“

## بیس مفید باتیں:

اردو محفل فورم اور فیس بک پر بندے نے بہت سے اساتذہ سے استفادہ کیا، غزل کے بارے میں بہت سی باتیں معلوم ہوئیں، ان میں سے بیس باتیں جو اس وقت یادداشت میں محفوظ ہیں نقل کررہا ہوں:

1. **اہمیت:** غزل اردو شاعری کی سب سے اہم صنف ہے، اکابر شعرائے کرام کے دواوین میں سب سے زیادہ یہی صنف ملتی ہے۔
2. **تعداد اشعار:** غزل میں کم از کم پانچ اشعار ہونے چاہییں، نیز غزل کے اشعار میں طاق عدد کو پسند کیا جاتا ہے۔
3. **وزن:** غزل کے تمام مصرعوں کا عروضی وزن مشترک ہونا چاہیے، البتہ غزل میں تمام عروضی بحروں میں کسی بھی ایک بحر کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔

4. **مطلع:** غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں، مطلع کہلاتا ہے۔
5. **مقطع:** غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا نام یا تخلص لاتا ہے، مقطع کہلاتا ہے۔
6. **قوافی:** ہر شعر کا دوسرا مصرع قافیہ بند ہونا چاہیے اور قوافی کی باریکیاں عروض سے بھی زیادہ پیچیدہ ہیں، اساتذہ اور اکابر شعراء کے ہاں قواعدِ قوافی کا مکمل لحاظ نظر آتا ہے، اس لیے ایک غزل گو کے لیے قوافی کی معلومات حاصل کرنا ناگزیر ہے۔
7. **اعلان:** مطلع میں شاعر اپنی غزل کی زمین کا گویا اعلان کرتا ہے کہ اب پوری غزل اسی بحر میں ہو گی، اسی قافیے کی پابند ہو گی، اسی ردیف کو نبھایا جائے گا۔
8. **ردیف:** غزل میں ردیف کا رکھنا ضروری نہیں، لیکن اگر رکھ لی جائے تو اسے نبھانا از حد ضروری ہوتا ہے۔
9. **مضمون:** غزل کے ہر شعر میں ایک مکمل مضمون بیان کرنا چاہیے، اب تک عام طور پر عشق و محبت پر غزلیں لکھی جاتی رہیں، مگر اب دیگر موضوعات کو شعرائے کرام اپنی غزل کی زینت بناتے ہیں۔
10. **دولخت:** غزل کے ہر شعر کے ایک مصرع کا مفہوم دوسرے مصرع پر موقوف ہوتا ہے، اگر ایک ہی شعر میں پہلے مصرع میں ایک مکمل بات کر کے دوسرے مصرع میں کوئی اور تخیل مکمل طور پر پیش کیا تو یہ عیب ہے، اسے "دولخت" کہتے ہیں۔
11. **غزل مسلسل:** پوری غزل میں ایک ہی موضوع بھی رکھا جا سکتا ہے، اسے غزلِ مسلسل کہتے ہیں، مگر اس میں بھی غزل کے ہر شعر کا مضمون کے لحاظ سے مکمل ہونا ضروری ہے۔
12. **قطعہ:** اگر ایک شعر میں ایک مضمون مکمل نہ ہو سکے تو دو شعروں میں اس مضمون کی تکمیل کی جا سکتی ہے، اس صورت میں یہ دو شعر قطعہ کہلائیں گے، جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔
13. **خیالاتی فضا:** غزل میں الگ الگ خیالات لانے کے باوجود غزل کی مجموعی فضا ایک ہونی چاہیے، یہ نہیں کہ ایک شعر میں محبوب سے جدائی پر غم سے نڈھال ہونے کا ذکر ہے تو دوسرے شعر میں محبوب سے ملاقات پر خوشی سے سرشاری کی کیفیت کو بیان کیا جا رہا ہے۔
14. **لسانی فضا:** پوری غزل کی لسانی فضا بھی ایک رکھنی چاہیے، ہندی الفاظ کے ساتھ فارسی کی مخصوص تراکیب سے غزل چوں چوں کا مربا بن جائے گی۔
15. **ابلاغ:** شاعر کو ابلاغ پر اپنی توجہ مکمل طور پر مرکوز رکھنی چاہیے، ابہام سے بچتے ہوئے اپنی بات قاری تک پہنچانے کے لیے شاعر کو اپنے اور قاری کے بیچ فنی، فکری، مذہبی، لسانی، سماجی، نفسیاتی اور سیاسی فاصلوں کو ضرور سامنے رکھنا چاہیے۔
16. **بھرتی:** پوری غزل میں نہ کوئی لفظ بھرتی کا ہونا چاہیے، نہ ہی کوئی شعر۔
17. **الفاظ کی نشست:** غزل کے ہر شعر میں الفاظ کی نشست اتنی عمدہ ہونی چاہیے کہ کوئی اور شاعر اسی معنی کو اسی زمین میں اس سے اچھے انداز میں نہ کہہ سکے۔
18. **زمین کا سحر:** نئے شعراء کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ بحر، قافیہ اور ردیف مبتدی کو اپنے سحر میں جکڑ لیتے ہیں، کثرتِ مشق اور ریاضت کا تسلسل ہی شاعر کو اس سحر سے نکال سکتا ہے۔
19. **شعریت:** غزل کے ہر شعر کو "شعریت" کے مقام تک پہنچانا چاہیے اور شعریت سے مراد وہ اوصاف ہیں جو شعر کو نثر اور کلامِ منظوم سے ممتاز کریں۔
20. **ریاضت:** اپنی لکھی ہوئی غزل پر کچھ دنوں تک بھرپور تنقیدی نگاہ ڈالنی چاہیے، پھر کچھ عرصے بعد اسے دوبارہ بنظرِ تنقید دیکھنا چاہیے، خود تنقیدی کی عادت انسان کو اس کے فن میں کمال عطا کرتی ہے، اپنی غزل پر بار بار تنقیدی نگاہ

ڈالنا، اغلاط کو گرفت میں لے کر ان کی اصلاح کرنا، ایک ایک خیال کو کئی کئی بار متبادل صورتوں میں موزوں کرنا ہی شاعری کی اصطلاح میں "ریاضت" کہلاتے ہے، جس کے بعد نہ صرف ہمیشہ داد دینے والی عوام، بلکہ ماہر تنقید نگار بھی اسے کہنہ مشق شاعر اور استاد ماننے اور کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

## قطعہ :

غزل میں ایک شعر میں ایک مضمون باندھا جاتا ہے۔ اگر ایک مضمون ایک شعر میں پورا بیان نہ ہو سکے تو اُسے دوسرے شعر میں بھی لے جا سکتے ہیں، پھر بھی مضمون تشنہ ہو تو تیسرے شعر میں اسے مکمل کیا جا سکتا ہے۔ اساتذہ کے ہاں غزلوں کے اندر قطعہ بند اشعار پائے جاتے ہیں، اس طرح کے مواقع میں اساتذہ قطعے سے پہلے "ق" لکھ دیتے ہیں، تاکہ قاری پر یہ واضح ہو جائے کہ آئندہ آنے والے شعر میں مضمون پورا نہیں ہوگا، بلکہ اس سے اگلا شعر اس مضمون کی تکمیل کرے گا۔ پھر بعد میں قطعے کو بذاتِ خود شعر و نظم کی ایک صنف قرار دے دیا گیا۔

## اساتذۂ فن اور ان کے مراتب :

کچھ شعراء ایسے گزرے ہیں جو بڑے شاعر بھی کہلائے، استاد بھی مانے جاتے ہیں اور انھیں سند کا درجہ بھی حاصل ہے، جبکہ کچھ شعراء شاعری میں اونچا مقام رکھنے اور استاد ہونے کے باوجود سند تسلیم نہیں کیے گئے اور بہت سے ایسے شعرائے کرام بھی ہیں کہ شاعری میں ان کے مقام کی رفعت تسلیم ہونے کے باوجود انھیں استاد اور سند نہیں کہا جا سکتا۔

اس بارے میں یقیناً ایک سے زیادہ آرا ہو سکتی ہیں، میں یہاں اپنے استاد محترم جناب محمد یعقوب آسی صاحب کی پیش کردہ ترتیب لکھنے پر اکتفا کرنا چاہوں گا:

استاد محترم فرماتے ہیں:

''یہ فہرست ہے جو اب تک تجویز کی گئی یا ان بزرگوں کو استاد شعراء کہا گیا۔ میرا نکتہ یہ ہے کہ بڑا شاعر ہونا اور بات ہے، استاد ہونا اور بات ہے اور فنی حوالے سے سند کی حیثیت رکھنا اور بات ہے (فکری اور نظریاتی اسناد کا معاملہ یہاں نہیں)۔ اگر ان تفریقات کے ساتھ بات کی جائے تو اپنی جسارتیں پیش کیے دیتا ہوں۔ دیکھیے لتاڑیے گا نہیں، جہاں میں نے کچھ نہیں لکھا اُس کو نفی نہ سمجھیے گا، بلکہ میری کم علمی پر مبنی خاموشی گردانیے گا۔

مرزا غالب: بڑا شاعر، استاد، سند

میر تقی میر: بڑا شاعر، استاد، سند

مومن: بڑا شاعر، استاد

میر درد: بڑا شاعر، استاد، سند

ذوق: بڑا شاعر، استاد، سند

آتش: بڑا شاعر، استاد، سند

احسان دانش: بڑا شاعر

جمیل الدین عالی: مشہور شاعر

احمد ندیم قاسمی: بڑا شاعر

رئیس امروہوی: بڑا شاعر، استاد

امیر خسرو: بڑا شاعر

ولی دکنی: بڑا شاعر، استاد

مرزا محمد رفیع سودا: بڑا شاعر، استاد، سند

نظیر اکبر آبادی: بڑا شاعر

داغ دہلوی: بڑا شاعر، استاد، سند

فیض احمد فیض: بڑا شاعر

مجید امجد: بڑا شاعر

ن م راشد: بڑا شاعر

قتیل شفائی: بڑا شاعر

صوفی تبسم: بڑا شاعر

سلیم کوثر: بڑا شاعر

فن میں سند کا معاملہ ذرا توجہ طلب ہے۔ اگر کہیں دو یا زیادہ اسناد میں ٹکراؤ کی کیفیت ہو تو میرا مشرب ہے کہ ان سب کو درست مانا جائے۔"

اپنے ایک قطعے پر اس مضمون بلکہ اس سلسلے کا اختتام کرتا ہوں:

**قطعہ**

عشق کامل ہو نہیں سکتا رقیبوں کے بنا
خوبروِ لیلٰی و قیسِ بادیہ کافی نہیں
خوب پِتّا مارنا ہوگا غزل کے واسطے
سَرسَری تمرینِ وزن و قافیہ کافی نہیں

## خاتمہ:

بندے نے ان حضرات سے فن شاعری کی بہت سی مفید باتیں سیکھی ہیں اور آیندہ بھی ان شاءاللہ سیکھتا رہے گا، بندہ اپنے تمام اساتذہ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے، اللہ تعالی ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

استادِ محترم جناب محمد یعقوب آسی صاحب

استادِ محترم جناب اعجاز عبید صاحب

استادِ محترم جناب مزمل شیخ بسمل صاحب

دعاؤں کا طالب:

محمد اسامہ سَرسَری

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

آخری تدوین: فروری 5, 2015

سر سری، 16 جون 2014 #1
پسندیدہ × 4 زبردست × 1

---

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ: خاموش

اللہ کریم آپ کے فکر و فن کو مزید و موثر وسعتوں سے نوازے آمین.

ابن رضا، 16 جون 2014 #2

پسندیدہ × 1

---

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ: خوشگوار

ابن رضا نے کہا: ↑

> اللہ کریم آپ کے فکر و فن کو مزید و موثر وسعتوں سے نوازے آمین.

آپ جیسے ماہرین کی صحبت میں یہی کہوں گا کہ یہ دعا پہلے سے ہی قبولیت کے درجے کو پہنچی ہوئی ہے۔

محمد اسامہ سَرسَری، 16 جون 2014 #3

دوستانہ × 1

---

ابن رضا
لائبریرین
مراسلے: 3,468
جھنڈا:
موڈ: خاموش

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

> آپ جیسے ماہرین کی صحبت میں یہی کہوں گا کہ یہ دعا پہلے سے ہی قبولیت کے درجے کو پہنچی ہوئی ہے۔

تو پھر جناب اسے خاکسار کی طرف سے تائیدِ تازہ و اظہارِ خیر گردان لیجیے اور ہمیں ہمارے قد سے اونچا شمار نہ کیجیے

ابن رضا، 16 جون 2014 #4

دوستانہ × 1

---

جناب استاذ محمد اسامہ سر سری بھائی میری طرف سے اس سلسلے کو احسن طریقے سے انجام تک پہنچانے پر دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔ آپ نے سخت محنت، کوشش، لگن اور سعیِ پیہم سے علم عروض کے اسباق کو آسان ترین الفاظ و زبان میں پیش کیا کہ میرے جیسا کوتاہ علم بھی اپنی حثیت کے مطابق جو کچھ چن سکتا تھا چنا اور چن رہا ہے۔ میں یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو

ساقی۔
محفلین
مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

یہ سلسلہ شروع کرنے اور اختتام تک پہنچانے کے دوران خوب فائدہ ہوا ہو گا کہ علم پھیلانے سے بڑھتا ہی جاتا ہے۔
جزاک اللہ۔ اللہ تعالیٰ علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔

ساقی۔, جون 16, 2014 #5

پسندیدہ × 1

---

محمد اسامہ سرسری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

> جناب استاذ محمد اسامہ سرسری بھائی میری طرف سے اس سلسلے کو احسن طریقے سے انجام تک پہنچانے پر دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔ آپ نے سخت محنت، کوشش، لگن اور سعی پیہم سے علم عروض کے اسباق کو آسان ترین الفاظ و زبان میں پیش کیا کہ میرے جیسا کوتاہ علم بھی اپنی حیثیت کے مطابق جو کچھ چن سکتا تھا چنا اور چن رہا ہے۔ میں یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو یہ سلسلہ شروع کرنے اور اختتام تک پہنچانے کے دوران خوب فائدہ ہوا ہو گا کہ علم پھیلانے سے بڑھتا ہی جاتا ہے۔
> جزاک اللہ۔ اللہ تعالیٰ علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔

بالکل درست فرمایا آپ نے ساقی بھائی، اس سلسلے کے ساتھ ساتھ ہی میں سیکھتا رہا ہوں اور اب میں برملا کہہ سکتا ہوں کہ میں نے شاعری سیکھنا شروع کردیا ہے، اس لیے کہ اس کورس کے بارے میں میں سب کو یہی بتاتا ہوں کہ ان بیس اسباق کی مشق کرنے کے بعد آپ شاعری کے میدان میں قدم رکھ سکتے ہیں، اب آپ کو اگر مزید آگے جانا ہے تو اس کے لیے استاد محترم یعقوب آسی صاحب، مزمل شیخ بسمل صاحب اور ان جیسے دیگر اہل فن کی تحریریں اور کتابیں مفید و ممد ثابت ہوں گی۔

محمد اسامہ سرسری, جون 16, 2014 #6

معلوماتی × 1 دوستانہ × 1

---

محمد اسامہ سرسری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

> جناب استاذ محمد اسامہ سرسری بھائی میری طرف سے اس سلسلے کو احسن طریقے سے انجام تک پہنچانے پر دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔

اب تک کتنی نظمیں اور غزلیں لکھ لیں آپ نے؟ کچھ بتائیے تو سہی، یا وزن سیکھ کر چھوڑ دیا۔

محمد اسامہ سرسری, جون 20, 2014 #7

پسندیدہ × 1

ساقی۔
محفلین

مراسلے: 3,186
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

اب تک کتنی نظمیں اور غزلیں لکھ لیں آپ نے؟ کچھ بتایئے تو سہی، یا وزن سیکھ کر چھوڑ دیا۔

اسامہ بھائی ابھی تک جو محفل پر پوسٹ کی ہیں ان کی لسٹ نیچے فراہم کی ہے۔ اتنی کی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔۔مزید مطالعہ بھی جاری ہے۔

"چراغ طور جلاؤ، بڑا اندھیرا ہے"

رات ہی تو ہے آخر، رات کٹ ہی جائے گی

محبت سے لفظوں کے موتی پرو کر

ستم گر ستم سے کنارہ کرو اب

زندگی چھوڑ دے، یوں تماشا نہ کر

اک خدا کے سوا، چھوڑ دے سب کو تو

محبت محبت کرو تم

ساقی۔, جون 20, 2014     #8

زبردست × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

ساقی۔ نے کہا: ↑

اسامہ بھائی ابھی تک جو محفل پر پوسٹ کی ہیں ان کی لسٹ نیچے فراہم کی ہے۔ اتنی کی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔۔مزید مطالعہ بھی جاری ہے۔

"چراغ طور جلاؤ، بڑا اندھیرا ہے"

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

محبت سے لفظوں کے موتی پرو کر

ستم گر ستم سے کنارہ کرو اب

زندگی چھوڑ دے، یوں تماشا نہ کر

اک خدا کے سوا، چھوڑ دے سب کو تو

محبت محبت محبت کرو تم

سبعہ معلقات۔

محمد اسامہ سَرسَری, جون 20, 2014 #9

متفق × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

اس کتاب کی خصوصیات:

1۔ان بیس اسباق کی خوب اچھی طرح تصحیح کی گئی ہے اور خاطر خواہ اضافہ اور تبدیلی کے بعد اب ان اسباق کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

2۔علاوہ ازیں عروض وادب سے متعلق مختلف سوالات کے تشفی بخش جواب شامل کیے گئے ہیں۔

3۔کچھ غزلوں کو مع تصحیحات واصلاحات کتاب کی زینت بنایا گیا ہے۔

4-اپنے اساتذۂ کرام محترم جناب اعجاز عبید صاحب، محترم جناب محمد یعقوب آسی صاحب اور محترم جناب مزمل شیخ بسمل صاحب سے حاصل کردہ مفید باتوں کے اضافے نے اس کتاب کو خود صاحبِ کتاب کے لیے حد درجے قابل استفادہ بنادیا ہے۔

آخری تدوین: فروری 5, 2015

محمد اسامہ سَرسَری, فروری 5, 2015 #10

پسندیدہ × 1 متفق × 1

RAZIQ SHAD
محفلین
مراسلے: 6
جھنڈا:
موڈ:

استاد محترم محمد اسامہ سرسری صاحب۔السلام علیکم:-اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے۔آپ کا سایہ ہمیشہ قائم،دائم رہے۔۔۔۔ آمین

رب العزت آپ کے فکر وفن کو مزید ترقی سے نوازے اور آپ علم کو پھیلاتے رہیں اور روشنیاں بکھیرتے رہیں۔۔۔آمین

RAZIQ SHAD, اگست 20, 2015 #11

پسندیدہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

RAZIQ SHAD نے کہا: ↑

> استاد محترم محمد اسامہ سرسری صاحب۔السلام علیکم:-اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے۔آپ کا سایہ ہمیشہ قائم،دائم رہے۔۔۔۔ آمین
> رب العزت آپ کے فکر وفن کو مزید ترقی سے نوازے اور آپ علم کو پھیلاتے رہیں اور روشنیاں بکھیرتے رہیں۔۔۔آمین

آمین! ولک مثل ذلک، جزاکم اللہ خیرا۔

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 22, 2015 #12

جھنڈا:

---

عروہ خان
محفلین
مراسلے: 17
جھنڈا:
موڈ:

چلیں کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملے گا اس عمدہ بزم میں بہت چھالگا آپ سب کے بیچ

عروہ خان, اگست 25, 2015 #13

پسندیدہ × 1

---

عروہ خان
محفلین
مراسلے: 17
جھنڈا:
موڈ:

السلام علیکم استاد صاحب مجھے اردو شاعری سیکھنے کا شوق ہے اور یہاں اس بزم میں میرا یہ شوق پورا ہو جائے گا

عروہ خان, اگست 25, 2015 #14

پسندیدہ × 1

---

عروہ خان
محفلین
مراسلے: 17
جھنڈا:
موڈ:

آمین

عروہ خان, اگست 25, 2015 #15

پسندیدہ × 1

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

عروہ خان نے کہا: ↑

السلام علیکم استاد صاحب مجھے اردو شاعری سیکھنے کا شوق ہے اور یہاں اس بزم میں میرا یہ شوق پورا ہو جائے گا

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ان شاءاللہ۔

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 25, 2015 #16

آوازِ دوست
محفلین
مراسلے: 1,388
جھنڈا:
موڈ:

محمد اسامہ سَرسَری نے کہا: ↑

تمام قسطیں یہاں ملاحظہ فرمائیں۔

بیسویں قسط:

مزید نمائش کے لیے کلک کریں۔۔۔

**غزل کی تعریف:** وہ نظم جس کے ہر شعر میں ایک مکمل مضمون ہو، غزل میں عام طور پر عشق و محبت کا ذکر ہوتا ہے، اس کا پہلا شعر مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔

سید ضیاءالدین نعیم کہتے ہیں:
”غزل بہت آسان صنف سخن ہے۔ غزل کہنے کی محض رسم پوری کرنی ہو تو چند قافیے کاغذ پر لکھ لیجیے، مضمون وہ خود سجھا دیں گے، ردیف مضمون کی بندش کا طریقہ سمجھا دے گی۔۔۔۔۔ (اس کے برخلاف) اگر غزل ذمے داری سے کہی جائے، اسے ذاتی تجربے کے اظہار کا ذریعہ بنایا جائے تو اس سے زیادہ صبر آزما کوئی دوسری صنف سخن نہیں۔ رسمی غزل کہنے والوں کے لیے جن سہولتوں کا اوپر ذکر ہوا ایک ذمہ دار غزل گو شاعر کے لیے وہی سہولتیں مشکلات کی شکل اختیار کر لیتی ہیں، کیوں کہ اسے تو اپنی بات اپنے لہجے میں کہنی ہے۔“

## بیس مفید باتیں:

اردو محفل فورم اور فیس بک پر بندے نے بہت سے اساتذہ سے استفادہ کیا، غزل کے بارے میں بہت سی باتیں معلوم ہوئیں، ان میں سے بیس باتیں جو اس وقت یادداشت میں محفوظ ہیں نقل کر رہا ہوں:

1. **اہمیت:** غزل اردو شاعری کی سب سے اہم صنف ہے، اکابر شعرائے کرام کے دواوین میں سب سے زیادہ یہی صنف ملتی ہے۔
2. **تعداد اشعار:** غزل میں کم از کم پانچ اشعار ہونے چاہییں، نیز غزل کے اشعار میں طاق عدد کو پسند کیا جاتا ہے۔
3. **وزن:** غزل کے تمام مصرعوں کا عروضی وزن مشترک ہونا چاہیے، البتہ غزل میں تمام عروضی بحروں میں کسی بھی ایک بحر کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔
4. **مطلع:** غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں، مطلع کہلاتا ہے۔
5. **مقطع:** غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا نام یا تخلص لاتا ہے، مقطع کہلاتا ہے۔
6. **قوافی:** ہر شعر کا دوسرا مصرع قافیہ بند ہونا چاہیے اور قوافی کی باریکیاں عروض سے بھی زیادہ پیچیدہ ہیں، اساتذہ اور اکابر شعراء کے ہاں قواعدِ قوافی کا مکمل لحاظ نظر آتا ہے، اس لیے ایک غزل گو کے لیے قوافی کی معلومات حاصل کرنا ناگزیر ہے۔

7. **اعلان:** مطلع میں شاعر اپنی غزل کی زمین کا گویا اعلان کرتا ہے کہ اب پوری غزل اسی بحر میں ہوگی، اسی قافیے کی پابند ہوگی، اسی ردیف کو نبھایا جائے گا۔
8. **ردیف:** غزل میں ردیف کا رکھنا ضروری نہیں، لیکن اگر رکھ لی جائے تو اسے نبھانا از حد ضروری ہوتا ہے۔
9. **مضمون:** غزل کے ہر شعر میں ایک مکمل مضمون بیان کرنا چاہیے، اب تک عام طور پر عشق و محبت پر غزلیں لکھی جاتی رہیں، مگر اب دیگر موضوعات کو شعرائے کرام اپنی غزل کی زینت بناتے ہیں۔
10. **دولخت:** غزل کے ہر شعر کے ایک مصرع کا مفہوم دوسرے مصرع پر موقوف ہوتا ہے، اگر ایک ہی شعر میں پہلے مصرع میں ایک مکمل بات کر کے دوسرے مصرع میں کوئی اور تخیل مکمل طور پر پیش کیا تو یہ عیب ہے، اسے "دولخت" کہتے ہیں۔
11. **غزل مسلسل:** پوری غزل میں ایک ہی موضوع بھی رکھا جا سکتا ہے، اسے غزلِ مسلسل کہتے ہیں، مگر اس میں بھی غزل کے ہر شعر کا مضمون کے لحاظ سے مکمل ہونا ضروری ہے۔
12. **قطعہ:** اگر ایک شعر میں ایک مضمون مکمل نہ ہو سکے تو دو شعروں میں اس مضمون کی تکمیل کی جا سکتی ہے، اس صورت میں یہ دو شعر قطعہ کہلائیں گے، جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔
13. **خیالاتی فضا:** غزل میں الگ الگ خیالات لانے کے باوجود غزل کی مجموعی فضا ایک ہونی چاہیے، یہ نہیں کہ ایک شعر میں محبوب سے جدائی پر غم سے نڈھال ہونے کا ذکر ہے تو دوسرے شعر میں محبوب سے ملاقات پر خوشی سے سرشاری کی کیفیت کو بیان کیا جا رہا ہے۔
14. **لسانی فضا:** پوری غزل کی لسانی فضا بھی ایک رکھنی چاہیے، ہندی الفاظ کے ساتھ فارسی کی مخصوص تراکیب سے غزل چوں چوں کا مربا بن جائے گی۔
15. **ابلاغ:** شاعر کو ابلاغ پر اپنی توجہ مکمل طور پر مرکوز رکھنی چاہیے، ابہام سے بچتے ہوئے اپنی بات قاری تک پہنچانے کے لیے شاعر کو اپنے اور قاری کے بیچ فنی، فکری، مذہبی، لسانی، سماجی، نفسیاتی اور سیاسی فاصلوں کو ضرور سامنے رکھنا چاہیے۔
16. **بھرتی:** پوری غزل میں نہ کوئی لفظ بھرتی کا ہونا چاہیے، نہ ہی کوئی شعر۔
17. **الفاظ کی نشست:** غزل کے ہر شعر میں الفاظ کی نشست اتنی عمدہ ہونی چاہیے کہ کوئی اور شاعر اسی معنی کو اسی زمین میں اس سے اچھے انداز میں نہ کہہ سکے۔
18. **زمین کا سحر:** نئے شعراء کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ بحر، قافیہ اور ردیف مبتدی کو اپنے سحر میں جکڑ لیتے ہیں، کثرت مشق اور ریاضت کا تسلسل ہی شاعر کو اس سحر سے نکال سکتا ہے۔
19. **شعریت:** غزل کے ہر شعر کو "شعریت" کے مقام تک پہنچانا چاہیے اور شعریت سے مراد وہ اوصاف ہیں جو شعر کو نثر اور کلامِ منظوم سے ممتاز کریں۔
20. **ریاضت:** اپنی لکھی ہوئی غزل پر کچھ دنوں تک بھرپور تنقیدی نگاہ ڈالنی چاہیے، پھر کچھ عرصے بعد اسے دوبارہ بنظرِ تنقید دیکھنا چاہیے، خود تنقیدی کی عادت انسان کو اس کے فن میں کمال عطا کرتی ہے، اپنی غزل پر بار بار تنقیدی نگاہ ڈالنا، اغلاط کو گرفت میں لے کر ان کی اصلاح کرنا، ایک ایک خیال کو کئی کئی بار متبادل صورتوں میں موزوں کرنا ہی شاعری کی اصطلاح میں "ریاضت" کہلاتے ہے، جس کے بعد نہ صرف ہمیشہ داد دینے والی عوام، بلکہ ماہر تنقید نگار بھی اسے کہنہ مشق شاعر اور استاد ماننے اور کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

## قطعہ:

غزل میں ایک شعر میں ایک مضمون باندھا جاتا ہے۔ اگر ایک مضمون ایک شعر میں پورا بیان نہ ہو سکے تو اُسے دوسرے شعر میں بھی لے جا سکتے ہیں، پھر بھی مضمون تشنہ ہو تو تیسرے شعر میں اسے مکمل کیا جا سکتا ہے۔ اساتذہ کے ہاں غزلوں کے اندر قطعہ بند اشعار پائے جاتے ہیں، اس طرح کے مواقع میں اساتذہ قطعے سے پہلے "ق" لکھ دیتے ہیں، تاکہ قاری پر یہ واضح ہو جائے کہ آئندہ آنے والے شعر میں مضمون پورا نہیں ہوگا، بلکہ اس سے اگلا شعر اس مضمون کی تکمیل کرے گا۔ پھر بعد میں قطعے کو بذاتِ خود شعر و نظم کی ایک صنف قرار دے دیا گیا۔

## اساتذۂ فن اور ان کے مراتب:

کچھ شعراء ایسے گزرے ہیں جو بڑے شاعر بھی کہلائے، استاد بھی مانے جاتے ہیں اور انھیں سند کا درجہ بھی حاصل ہے، جبکہ کچھ شعراء شاعری میں اونچا مقام رکھنے اور استاد ہونے کے باوجود سند تسلیم نہیں کیے گئے اور بہت سے ایسے شعرائے کرام بھی ہیں کہ شاعری میں ان کے مقام کی رفعت تسلیم ہونے کے باوجود انھیں استاد اور سند نہیں کہا جا سکتا۔

اس بارے میں یقیناً ایک سے زیادہ آرا ہو سکتی ہیں، میں یہاں اپنے استاد محترم جناب محمد یعقوب آسی صاحب کی پیش کردہ ترتیب لکھنے پر اکتفا کرنا چاہوں گا:

استاد محترم فرماتے ہیں:
"یہ فہرست ہے جواب تک تجویز کی گئی یا ان بزرگوں کو استاد شعراء کہا گیا۔ میرا نکتہ یہ ہے کہ بڑا شاعر ہونا اور بات ہے، استاد ہونا اور بات ہے اور فنی حوالے سے سند کی حیثیت رکھنا اور بات ہے (فکری اور نظریاتی اسناد کا معاملہ یہاں نہیں)۔ اگر ان تفریقات کے ساتھ بات کی جائے تو اپنی جسارتیں پیش کیے دیتا ہوں۔ دیکھیے لتاڑیے گا نہیں، جہاں میں نے کچھ نہیں لکھا اُس کو نفی نہ سمجھیے گا، بلکہ میری کم علمی پر مبنی خاموشی گردانیے گا۔

مرزا غالب: بڑا شاعر، استاد، سند

میر تقی میر: بڑا شاعر، استاد، سند

مومن: بڑا شاعر، استاد

میر درد: بڑا شاعر، استاد، سند

ذوق: بڑا شاعر، استاد، سند

آتش: بڑا شاعر، استاد، سند

احسان دانش: بڑا شاعر

جمیل الدین عالی: مشہور شاعر

احمد ندیم قاسمی: بڑا شاعر

رئیس امرہوی: بڑا شاعر، استاد

امیر خسرو: بڑا شاعر

ولی دکنی: بڑا شاعر، استاد

مرزا محمد رفیع سودا: بڑا شاعر، استاد، سند

نظیر اکبر آبادی: بڑا شاعر

داغ دہلوی: بڑا شاعر، استاد، سند

فیض احمد فیض: بڑا شاعر

مجید امجد: بڑا شاعر

ن م راشد: بڑا شاعر

قتیل شفائی: بڑا شاعر

صوفی تبسم: بڑا شاعر

سلیم کوثر: بڑا شاعر

فن میں سند کا معاملہ ذرا توجہ طلب ہے۔ اگر کہیں دو یا زیادہ اسناد میں ٹکراؤ کی کیفیت ہو تو میرا مشرب ہے کہ ان سب کو درست مانا جائے۔"

اپنے ایک قطعے پر اس مضمون بلکہ اس سلسلے کا اختتام کرتا ہوں:

**قطعہ**

عشق کامل ہو نہیں سکتا رقیبوں کے بنا
خوبروِ لیلیٰ و قیسِ بادیہ کافی نہیں
خوب پِتّا مارنا ہوگا غزل کے واسطے
سرسری تمرینِ وزن و قافیہ کافی نہیں

## خاتمہ:

بندے نے ان حضرات سے فن شاعری کی بہت سی مفید باتیں سیکھی ہیں اور آئندہ بھی ان شاء اللہ سیکھتا رہے گا، بندہ اپنے تمام اساتذہ کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

استادِ محترم جناب محمد یعقوب آسی صاحب

استادِ محترم جناب اعجاز عبید صاحب

استاذِ محترم جناب مزمل شیخ بسمل صاحب

دعاؤں کا طالب:
محمد اسامہ سَرسَری

الحمدللہ بندۂ ناچیز کی کتاب "آؤ، شاعری سیکھیں" کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے۔

لیں جی کتاب بھی چھپ گئی ہے آپ کی ماشاءاللہ! تو آپ بھی شاعری کے اُستاد ہوئے ناں اَب تو

آوازِ دوست, اگست 25, 2015 #17

دوستانہ × 1

فرحان عباس
محفلین

مراسلے: 202
جھنڈا:
موڈ:

@محمداسامہسَرسَری
@محمد یعقوب آسی سر
اگر ہم غزل کے ہر شعر میں یعنی پوری غزل میں ایک ہی موضوع یا خیال بیان کریں.
تو پھر غزل اور نظم میں کیا فرق ہوا.
نظم بھی تو اسی کو کہتے ہیں.

فرحان عباس, اگست 25, 2015 #18

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین

مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

آوازِ دوست نے کہا: ↑

> لیں جی کتاب بھی چھپ گئی ہے آپ کی ماشاءاللہ! تو آپ بھی شاعری کے اُستاد ہوئے ناں اَب تو

اجی! ہم تو یہاں کے نالائق شاگردوں میں شمار ہونے کو ہی اپنے لیے باعث فخر محسوس کرتے ہیں۔

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 25, 2015 #19

پسندیدہ × 1

فرحان عباس نے کہا: ↑

> @محمداسامہسَرسَری
> @محمد یعقوب آسی سر
> اگر ہم غزل کے ہر شعر میں یعنی پوری غزل میں ایک ہی موضوع یا خیال بیان کریں.
> تو پھر غزل اور نظم میں کیا فرق ہوا.

نظم بھی تو اسی کو کہتے ہیں.

محمد اسامہ سَرسَری
لائبریرین
مراسلے: 6,404
جھنڈا:
موڈ:

پوری غزل میں ایک ہی موضوع یا خیال ہو تو اسے غزل مسلسل کہتے ہیں۔
نظم میں بھی ایک ہی خیال کو خوبصورت الفاظ میں پرو دیا جاتا ہے۔
مگر بایں ہمہ غزل اور نظم میں دیگر ہیئاتی فروق کے علاوہ خود موضوع یا خیال کے لحاظ سے بھی یہ فرق موجود رہتا ہے کہ غزل کے ہر شعر میں بات مکمل ہوتی ہے جبکہ نظم کا مجموعہ ایک مکمل خیال ہوتا ہے۔
علاوہ ازیں نظم کے کسی ایک مصرع میں آپ کو ایک مکمل بات بھی محسوس ہو سکتی ہے پھر اس کے بعد دوسرے مصرع میں جاری خیال کے ساتھ وابستہ کوئی اور مکمل بات ہو سکتی ہے، لیکن اگر غزل کے کسی شعر میں یہ صورت اختیار کی گئی تو اس شعر کو دولخت قرار دے دیا جائے گا۔

محمد اسامہ سَرسَری, اگست 25, 2015 #20

صفحہ 1 از 2 | 1 | 2 | اگلا >

(یہاں تبصرہ کرنے کے لئے داخل یا مندرج ہونا لازم ہے۔)

ٹیگ: محمد اسامہ سَرسَری, شوق شاعری (مکمل), عروض, غزل, غزل گوئی, اردو غزل

## اس صفحے کی تشہیر

Tweet G+1 0

سرورق > فورم > محفلِ ادب > بزم سخن

Ignore Threads by Nobita

نستعلیق اردو جدید

رابطہ مدد سرورق اوپر

Forum software by XenForo™ ©2010-2014 XenForo Ltd.

قواعد و ضوابط